عمران سیریز
ڈائمنڈ ہارٹ
ظہیر احمد
www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام
www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

محترم قارئین!

السلام علیکم:۔

میرا نیا ناول ''ڈائمنڈ ہارٹ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے نام کی طرح یہ ناول بھی اپنی مثال آپ ہے۔ یہ ناول ایک نئی جہت پر لکھا گیا ہے جس میں آپ کو بہت سی نئی نئی باتیں پڑھنے کو ملیں گی۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنے لکھے ہوئے سابقہ ناولوں سے بڑھ کر اور انتہائی منفرد انداز کے ناول لکھوں جو آپ کو اپنے ساحرانہ حصار میں لے لیں اور آپ اس ناول میں ایسے کھو جائیں کہ اسے مکمل کئے بغیر ہاتھ سے نہ رکھ سکیں۔

اپنی اس کوشش میں، میں کس حد تک کامیاب ہوتا ہوں اس کا اندازہ مجھے آپ کے خطوط پڑھ کر ہو جاتا ہے جو میری ان کوششوں کو نہ صرف پسند کرتے ہیں بلکہ سراہتے بھی ہیں۔ بہت سے قارئین کا اصرار ہے کہ میں ضخیم ناول تحریر کیا کروں جنہیں پڑھنے کے بعد ہی ان کی تشنگی دور ہوتی ہے۔ ان کے لئے عرض کروں گا کہ جب بھی میں کوئی ناول لکھنا شروع کرتا ہوں تو اسے کہانی کے دھارے پر چھوڑ دیتا ہوں۔ کہانی خود بخود آگے بڑھتی ہے اور ناول مکمل ہونے کے بعد ہی پتہ چلتا ہے کہ ناول کس قدر ضخیم ہے اور کتنے صفحات تک پھیل گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ ناول جتنا ضخیم ہوتا ہے اس کی قیمت بھی اتنی ہی تگڑی ہوتی ہے اور اس مہنگائی کے طوفانی دور میں

ہر ایک کے بس کی بات نہیں کہ وہ اس قدر مہنگا ناول خرید سکے
قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے بہت سے دوست میرے ناول پڑھنے
سے رہ جاتے ہیں جو اچھی بات نہیں ہے کیونکہ میں ناول اپنے
نہیں اپنے ان تمام چاہنے والوں کے لئے لکھتا ہوں جو میری
تحریریں پڑھنا پسند کرتے ہیں اور نئے آنے والے ناولوں
شدت سے منتظر ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود میں کوشش کروں
گا کہ میں ساتھ ساتھ مشترکہ کارناموں پر مبنی ضخیم ناول لکھ کر ان
دوستوں کو پیش کر سکوں جن کی تشنگی ضخیم ناول پڑھے بغیر دور نہیں
ہوتی۔

اب اجازت دیں۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا وہ
دروازے پر ہی نہ صرف ٹھٹھک گیا بلکہ اس کی آنکھیں بھی حیرت
سے پھیلتی چلی گئیں۔

آپریشن روم میں بلیک زیرو اکیلا نہیں تھا۔ جو کرسی عمران کے
لئے مخصوص تھی وہاں سر سلطان انتہائی پریشانی کے عالم میں بیٹھے
ہوئے تھے۔ سر سلطان کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی
شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''السلام علیکم یا حیرت گاہ و حیرت زدگان صاحبان''...... عمران
نے اونچی آواز میں کہا تو وہ دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے
لگے۔

''اوہ۔ آپ آ گئے عمران صاحب۔ آئیں آئیں۔ ہم آپ کا
ہی انتظار کر رہے تھے''...... بلیک زیرو نے عمران کو دیکھ کر فوراً اس
کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ سر سلطان بھی

عمران کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہو گئے تھے۔

"تم نے جس طرح ایمرجنسی کال کر کے مجھے بلایا تھا مجھے تو آنا ہی تھا لیکن تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا تھا کہ جس ایمرجنسی کے لئے تم نے بلایا ہے وہ تمہارے پاس ہی بیٹھے ہوئے ہیں"۔ عمران نے حیرت سے سر سلطان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ یہ پہلا موقع تھا کہ سر سلطان دانش منزل میں بلیک زیرو کے ساتھ آپریشن روم میں موجود تھے۔

عمران فلیٹ میں سونے کی تیاری کر رہا تھا کہ اسے بلیک زیرو نے کال کی تھی اور اسے فوری طور پر دانش منزل پہنچنے کے لئے کہا تھا۔ اس نے دوسری کوئی بات نہیں کی تھی اور عمران کا جواب سنے بغیر فون بند کر دیا تھا۔ بلیک زیرو کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا اور وہ انتہائی پریشان لگ رہا تھا۔ پہلے تو عمران نے سوچا کہ وہ اسے فون کر کے اس کی پریشانی اور سنجیدگی کی وجہ پوچھے لیکن پھر اس نے خود ہی دانش منزل آنے کا فیصلہ کر لیا اور فوری طور پر فلیٹ سے نکل کر دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

"اسے میں نے کہا تھا کہ یہ فوری طور پر تمہیں یہاں آنے کا کہے ورنہ تم نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر الٹی سیدھی باتیں شروع کر دینی تھیں اور خواہ مخواہ وقت برباد ہو جاتا"...... سر سلطان نے کہا۔

"مطلب میں الٹی سیدھی باتیں کرتا ہوں اور میری وجہ سے

وقت برباد ہوتا ہے"...... عمران نے بھنویں اچکا کر کہا۔

"عمران پلیز۔ اب یہاں مت شروع ہو جانا۔ معاملہ انتہائی نازک ہے۔ جب تم سنو گے تو تمہارے پیروں تلے سے بھی زمین نکل جائے گی"...... سر سلطان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"وہ تو آپ کو یہاں دیکھ کر پہلے ہی میرے پیروں تلے سے نکل چکی ہے۔ آپ کا یہاں ہونا اور آپ کے چہرے کی سجاوٹ، مم مم۔ میرا مطلب ہے گھبراہٹ اور آپ کی قدر دانی۔ ہونہہ پھر زبان پھسل گئی۔ پریشانی۔ ہاں آپ کے چہرے کی پریشانی دیکھ کر ہی لگ رہا ہے کہ معاملہ کس قدر گمبھیر ہو سکتا ہے"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو اس کی باتیں سن کر سر سلطان کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران صاحب۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے سر سلطان کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب آیا ہوں تو بیٹھوں گا بھی اور چائے بھی پیوؤں گا اور اگر چائے کے ساتھ ساتھ مجھے سنیکس یا پیٹیز اور سموسے بھی مل جائیں تو میں ان کے ساتھ بھی انصاف کروں گا پھر تمہاری بھی سنوں گا اور سر کامران، میرا مطلب ہے سر عامر جبران اوہ کیا نام تھا ان کا۔ دماغ کے ساتھ بار بار نجانے کیوں زبان بھی پھسل جاتی ہے۔ ہاں یاد آیا۔ بچپن میں ان کے ماں باپ نے ان کا نام شاہ سلطان رکھا

تھا۔ سرکاری عہدہ سنبھالتے ہی ان کی زندگی بھی شاہانہ ہو گئی تھی اور یہ چونکہ جدید دور کے شاہ بن گئے تھے اس لئے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ لگا شاہ ہٹا کر سر لگا لیا تھا حالانکہ ان کا سر پہلے سے ان کی مضبوط گردن پر موجود تھا لیکن شاید سرکاری عہدے داروں کے دو سر ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے بھی اپنے نام کے ساتھ سر لگا لیا اور شاہ سلطان سے سر سلطان بن گئے۔ کیوں جناب۔ میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا"...... عمران نے آگے بڑھ کر سر سلطان کے سامنے پڑی ہوئی دوسری کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تم سنجیدگی سے میری بات سنو گے یا نہیں"...... سر سلطان نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اب اگر سنجیدہ خاتون میرے ساتھ نہ آئی ہو تو میں کیا کروں۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں میں ابھی جا کر شہر سے کسی ایسی خاتون کا کو ڈھونڈ لاتا ہوں جس کا نام سنجیدگی ہو تو میں اسے ساتھ لا کر اطمینان سے آپ کی بات سنوں گا"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب پلیز"...... بلیک زیرو نے کراہنے والے انداز میں کہا۔

"اب یہ پلیز کون صاحب ہیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"لگتا ہے اس وقت اس کے سر پر مذاق کا بھوت سوار ہے۔ یہ

سنجیدگی سے میری بات نہیں سنے گا اور اس حالت میں اس سے بات کرنا فضول ہے۔ میں نے یہاں آ کر بلاوجہ اپنا وقت ضائع کیا ہے۔ ویسے بھی جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی گیا ہے۔ اب میرے ساتھ جو ہو گا دیکھا جائے گا اور اس کے علاوہ میں کر بھی کیا سکتا ہوں"۔ سر سلطان نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں جناب۔ اگر آنٹی اجازت دے دیں تو آپ اس عمر میں بھی دوسری بلکہ تیسری بھی کر سکتے ہیں اور اسلام میں چار چار رکھنے کی اجازت ہے اگر آپ افورڈ کر سکتے ہیں تو میں آپ کو چوتھی بھی کرنے کا نیک مشورہ دے سکتا ہوں اور وہ بھی مفت میں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان تھکے تھکے انداز میں سر جھٹک کر مسکرا دیئے۔

"شکر ہے۔ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تو آئی۔ ورنہ آپ کی حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے آپ اب گئے یا تب گئے"۔ عمران نے کہا تو سر سلطان چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ارے ارے۔ میرا مطلب آپ کا دنیا سے جانے کا نہیں تھا۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ دانش منزل سے اب گئے کہ تب گئے"۔ عمران نے ان کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے فوراً کہا تو سر سلطان نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑے۔

"تم سے باتوں میں جیتنا واقعی مشکل ہے"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن ان کے لہجے میں مایوسی اور پریشانی کا عنصر

بدستور موجود تھا۔

"میں نے کسی کو ہارنے کا موقع ہی نہیں دیا تو پھر میں کسی سے بھلا کیا جیت سکتا ہوں اور آپ جیسے ایکس ون کے ہونے کے باوجود میں ابھی تک کنوارے کا کنوارا بیٹھا ہوا ہوں۔ حالانکہ آپ نے ایکسٹو سے لڑ جھگڑ کر اور ایکسٹو کے اصولوں کے خلاف جا کر وزیر اعظم سے ایگزیکٹیو آرڈر بھی پاس کرا لیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے حاضر سروس ممبران جب چاہیں جس سے چاہیں شادی کر سکتے ہیں۔ آپ کا یہ قانون ممبران کے لئے تو بن گیا تھا۔ اگر اس ایگزیکٹیو آرڈر میں آپ پرائم منسٹر صاحب سے یہ بھی پاس کرا لیتے کہ ڈپٹی چیف سے صرف فری لانسر ہی شادی کرسکتا ہے تو کم از کم تنویر میرے راستے کی دیوار تو نہ بنا رہتا۔ وہ لاکھ ناک بھوں چڑھاتا اور لاکھ مجھے آنکھیں دکھاتا مگر میں اس کے سامنے دھڑلے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کو اٹھا کر، مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ بیاہ کر لے جاتا"...... عمران نے جان بوجھ کر پھر گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم چاہو تو میں تمہارے لئے تنویر کو سمجھا سکتا ہوں"...... سر سلطان نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا اور انہیں نارمل ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو کے چہرے پر سکون آ گیا ورنہ اسے یہی ڈر تھا کہ عمران کی بے تکی باتیں سن کر سر سلطان غصے سے وہاں سے چلے جائیں گے۔

"صرف سمجھانے سے کام نہیں چلے گا جناب۔ ویسے بھی سمجھ میں اسے کچھ آتا ہے جس کے پاس سمجھ نام کی چیز ہوتی ہے اور جولیا کے معاملے میں سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی وہ ناسمجھ بن جاتا ہے پھر اس کے سامنے لاکھ سمجھ داری کی باتیں کی جائیں اس کی سمجھ بے سمجھ ہو کر رہ جاتی ہے"...... عمران نے سمجھ کی گردان کرتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے بات کروں گا تو وہ مجھے منع نہیں کرے گا"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ آپ کو منع نہیں کرے گا"۔ عمران نے جیسے باقاعدہ بحث کرنے والے لہجے میں کہا۔

"ایک تو میں اس سے عمر میں بڑا ہوں اور دوسرا اسے معلوم ہے کہ جب میں ایکسٹو کے سامنے اڑ سکتا ہوں تو وہ تو صرف سیکرٹ سروس کا ایک ممبر ہے اور ابھی کچھ دیر پہلے تم نے مجھے ایکس ون کہا تھا۔ اب ایکس ون تنویر تو کیا اس کے باپ سے بھی بات کرسکتا ہوں"...... سر سلطان نے جیسے موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بہتر یہی ہو گا کہ پہلے آپ تنویر کے باپ کو ڈھونڈیں اور پھر اس سے بات کریں اگر ان محترم کی سمجھ میں آ گیا تو وہ پھر اپنے بیٹے کو خود ہی سمجھا لیں گے لیکن یہ دیکھ لیں کہ تنویر کے ڈیڈی جان جس دنیا میں ہیں وہاں جانے کا تو ٹکٹ مل سکتا ہے واپسی کا کوئی ٹکٹ نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

”میں جانتا ہوں۔ اور اب اگر تمہاری باتیں ختم ہو گئی ہوں تو میں کچھ کہوں“...... سر سلطان نے ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اتنی دیر سے آپ ہی تو بول رہے ہیں۔ میں نے کچھ کہا ہے کیا“...... عمران نے اس قدر معصومیت سے کہا کہ سر سلطان نہ چاہتے ہوئے بھی کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ بلیک زیرو بھی عمران کی معصومیت پر مسکرا دیا تھا۔

”تم واقعی نہیں سدھر سکتے“...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جس دن میں سدھر گیا اس دن قیامت ہی آ جائے گی اور ہر شخص دل کا مریض بن کر رہ جائے گا خاص طور پر آپ۔ آپ جب بھی سنجیدہ ہوتے ہیں آپ کا بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے اور یہ بلڈ پریشر بعض اوقات انتہائی خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ بڑے کہتے ہیں کہ بلڈ پریشر کے مریضوں کو غصہ کرنے۔ زیادہ پریشان ہونے اور گھبراہٹ زدہ ہونے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ بلڈ پریشر کا اثر یا تو دل پر ہوتا ہے یا پھر دماغ پر۔ دل پر اثر ہو تو ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے اور دماغ پر اثر ہو تو ہیمبرج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور بڑوں سے میری مراد ڈاکٹر حضرات ہیں“...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔ عمران نے سر سلطان کی پریشانی دیکھ کر جان بوجھ کر ان سے ایسی باتیں کی تھیں تا کہ ان کا ذہنی دباؤ ختم ہو سکے اور وہ نارمل ہو جائیں اور وہ کافی حد تک

اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی رہا تھا۔

”اب سمجھا تم میری پریشانی اور گھبراہٹ دیکھ کر جان بوجھ کر مجھ سے ایسی باتیں کر رہے تھے تا کہ میں نارمل ہو جاؤں“...... سر سلطان نے کہا۔

”اور میں اپنی کوشش میں کامیاب بھی رہا ہوں اس لئے میں انعام کا حق دار تو بن ہی گیا ہوں۔ تو لائیے میرا انعام“...... عمران نے کہا۔

”کیسا انعام“...... سر سلطان نے کہا۔

”ارے۔ میں نے ابھی ابھی آپ کی جان بچائی ہے۔ اگر گھبراہٹ اور خوف کی وجہ سے آپ کو برین ہیمبرج یا ہارٹ اٹیک ہو جاتا تو مجھے فوری طور پر آپ کو کسی مہنگے سے مہنگے ہسپتال لے جانا پڑتا۔ آپ کی زندگی بچتی یا نہ بچتی آپ کی تجوریاں آپ کے علاج میں ضرور خالی ہو جاتیں کیونکہ اس دور کے ڈاکٹر صاحبان مسیحا کم اور قصاب زیادہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس بس کسی مریض کے جانے کی دیر ہوتی ہے اور وہ اس کی کھال اتارنے کے لئے پہلے سے ہی چاقو چھریاں تیز کر کے رکھ لیتے ہیں۔ میں نے آپ کو باتوں کی ڈوز دے کر نارمل کیا ہے اور آپ کے دس بیس لاکھ خرچ ہونے سے بچائے ہیں اس لئے میرا اتنا تو حق بنتا ہی ہے کہ میں انعام کے طور پر آپ سے چار پانچ لاکھ لے سکوں“...... عمران نے باقاعدہ تقریر کرنے والے انداز میں کہا۔

”پاکیشیا کا دل چوری ہو گیا ہے“...... سر سلطان نے عمران کو ایک بار پھر پٹڑی سے اترتے دیکھ کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

”توبہ توبہ۔ اس عمر میں بھی کسی نے آپ کا دل چوری کر لیا ہے۔ خدا کا خوف کریں۔ اگر آنٹی کو پتہ چل گیا تو“...... عمران نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

”میں نے اپنا دل چوری ہونے کا نہیں کہا۔ پاکیشیا کے دل کے چوری ہونے کا کہا ہے۔ نانسنس“...... سر سلطان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اچھا۔ میں سمجھا آپ کا دل کسی حسینہ نے چوری کر لیا ہے اور......“ عمران نے کہنا چاہا لیکن سر سلطان نے فوراً درمیان سے اس کی بات کاٹ دی۔

”میں ڈائمنڈ ہارٹ کی بات کر رہا ہوں“...... سر سلطان نے ہونٹ چبا کر کہا۔

”ہارٹ تو سب کا ہی سیکرٹ ہوتا ہے۔ کھال اور پسلیوں کے پیچھے چھپا ہوا جسے کوئی نہیں دیکھ سکتا اور ہر انسان کے ہارٹ میں نجانے کتنے راز چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر وہ اوپن ہو جائیں تو پھر اس ہارٹ کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی۔ جب ہارٹ کی قدر و قیمت نہ رہے تو وہ ڈائمنڈ کی بجائے میٹ ہارٹ بن جاتا ہے۔ گوشت کا ایک لوتھڑا اور بس“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”لگتا ہے اب مجھے واقعی یہاں سے چلے جانا چاہئے۔ تم نے میری بات سنجیدہ ہو کر سنی ہی نہیں تو میں یہاں بیٹھا کیا کر رہا ہوں“...... سر سلطان نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”ارے ارے۔ آپ تو چھوٹی چھوٹی باتوں کا برا مان جاتے ہیں۔ اس عمر میں آپ کو زیادہ غصہ نہیں کرنا چاہئے میں آپ کو پہلے ہی غصہ سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ اس لئے خود کو کول کریں اور مجھے ساری بات کھل کر بتائیں اور میں اب آپ کی خواہش پر سچ مچ سنجیدہ ہو جاتا ہوں“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایسی صورت بنا لی جیسے اس سے بڑا مسکین اور یتیم انسان دنیا میں کوئی اور موجود ہی نہ ہو۔ اس کی شکل دیکھ کر نہ صرف سر سلطان بلکہ بلیک زیرو کی بھی ہنس پڑا۔

”یہ کیا بات ہوئی۔ آپ مجھے سنجیدہ دیکھنا چاہتے تھے اور اب جب میں سنجیدہ ہوا ہوں تو آپ نے مجھ پر ہنسنا شروع کر دیا ہے“...... عمران نے برا مان جانے والے انداز میں کہا۔

”اب میں تم سے کیا کہوں“...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جو کہنا ہے کہہ دیں۔ میں کون سا برا منانے والوں میں سے ہوں“...... عمران نے فوراً کہا۔

”میں ڈائمنڈ ہارٹ کی بات کر رہا تھا“...... سر سلطان نے ایک

بار پھر سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"یہ وہی ڈائمنڈ ہارٹ ہے نا جو آپ نے حال میں ہی بنایا۔ اور جس میں آپ نے پاکیشیا کی تمام تر معلومات ایک ہی جگہ جم کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں چاہتا تھا کہ پاکیشیا میں بے شمار محکمے اور لاتعدا ایجنسیاں ہیں جو اپنی تمام معلومات اپنے تک ہی محدود رکھتی ہیں او ان میں بہت سے ایسے محکمے اور ایجنسیاں ہیں جو ضرورت کے وقت اور اپنی ساکھ بچانے کے لئے اپنے ریکارڈ میں ہیر پھیر کر رہتے ہیں اس لئے میں نے فوری طور پر وزارت خارجہ کے تحت ایک ایسا ادارہ تشکیل دیا کہ پاکیشیا کی تمام ایجنسیاں اور تمام محکم جات چاہے ان کا تعلق کسی بھی منصب یا وزارت سے ہی کیوں ہو وہ اپنی معلومات ڈائمنڈ ہارٹ کو ٹرانسفر کریں گے اور اس پر کا بھی شروع ہو گیا تھا۔ میں نے تمام ایجنسیوں اور محکموں کے ریکار کے ساتھ سائنسی ایجادات جو تیار ہو چکی تھیں اور جن پر کام کیا رہا تھا اور جن ایجادات کے بارے میں سوچا جا رہا تھا ان کے ریکارڈ بھی ڈائمنڈ ہارٹ میں فیڈ کرا دیئے تھے۔ اس کے علاو پاکیشیا کس ملک کا مقروض ہے اور پاکیشیا کی معیشت کے وہ تما پروگرامز جن سے پاکیشیا کو فائدہ اور نقصان پہنچتا رہا ہے اور اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے ان پروگرامز کو بھی خصوصی طور پر ڈائمن ہارٹ کے ریکارڈ میں فیڈ کرا دیا تھا اور آئندہ بھی ایسی پالیسیاں

بنائی جا رہی تھیں کہ پاکیشیا میں ہونے والے بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے کام کی بھی تفصیل ڈائمنڈ ہارٹ میں فیڈ کر دی جائے گی تاکہ تمام محکموں اور ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ پاکیشیائی معیشت کے فائدے اور نقصان پر بھی نظر رکھی جا سکے اور پاکیشیا میں کرپشن اور ایسے تمام جرائم کا احاطہ کیا جا سکے جس سے پاکیشیا کے مفادات کو شدید نقصان پہنچتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ محکمہ آپ نے قائم کیا تھا اور اس کے چیف بھی آپ ہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں اس محکمے کو اپنی ہی نگرانی میں چلانا چاہتا تھا تاکہ ڈائمنڈ ہارٹ کو ملنے والی معلومات فیک نہ ہوں اور ان میں کوئی رد و بدل نہ کیا جا سکے کیونکہ اس کی ساری ذمہ داری میں نے خود لی تھی اس لئے اس محکمے کی نگرانی کی ذمہ داری بھی میری ہی تھی۔ میں نے اس محکمے کو انتہائی خفیہ طور پر بنایا تھا اور وہاں ہونے والے تمام کام بھی خفیہ طور پر ہی سر انجام پا رہے تھے۔ چونکہ پاکیشیا کے ہر محکمے اور ہر ایجنسی سے روزانہ کی بنیاد پر رپورٹس لی جا رہی تھیں اس لئے ان کا کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا بنانا بہت ضروری تھا اور اس کے لئے میں نے ایک ایسے ماسٹر کمپیوٹر کا انتخاب کیا تھا جو جدید ترین ہو اور وسیع تر ڈیٹا سیو کر سکتا ہو اور اس پر کسی سائبر کرائم کا بھی حملہ نہ ہو سکتا ہو۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ ہیکرز ماسٹر کمپیوٹر تک رسائی حاصل کر کے اس میں موجود پاکیشیا کا یہ اہم مواد اپنے قبضے میں لے سکے۔

ماسٹر کمپیوٹر میں لگی ہارڈ ڈرائیو جو ایک ڈائمنڈ ہارڈ ڈرائیو تھی، سے مواد کسی بھی طرح کاپی بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور میں نے ڈائمنڈ ہارٹ کے خفیہ سنٹر کی فول پروف سیکورٹی کا بھی انتظام کرایا تھا تاکہ کوئی بھی غیر متعلق شخص اس سنٹر تک نہ پہنچ سکے اور ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا تھا لیکن میری تمام کوششیں بے کار گئیں اور کوئی ماسٹر کمپیوٹر سے ہارڈ ڈرائیو ہی نکال کر لے گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔ آخری الفاظ کہتے ہوئے ان کا لہجہ رندھ گیا تھا۔

"اور کیا کیا تھا اس ڈائمنڈ ہارٹ میں"...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"یہ پوچھو کیا نہیں تھا اس میں۔ پاکیشیا کا شاید ہی ایسا کوئی شعبہ ہو جس کی ڈائمنڈ ہارٹ میں معلومات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ ڈائمنڈ ہارٹ میں پاکیشیا کے ملکی اور غیر ملکی معاہدوں کی تفصیل بھی موجود تھی جن میں وہ تمام غیر ملکی معاہدے بھی موجود ہیں جو خفیہ طور پر طے پائے تھے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا ڈائمنڈ ہارٹ میں پاکیشیائی آرمی کے بارے میں معلومات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں بتا تو رہا ہوں کہ پاکیشیا کا کوئی محکمہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جس کی معلومات ڈائمنڈ ہارٹ میں موجود نہ ہو"۔ سر سلطان نے کہا۔

"پھر تو واقعی اس ملک کا اب اللہ ہی حافظ ہے۔ اگر پاکیشیا کے

دشمنوں کے پاس یہ سب معلومات پہنچ گئیں تو وہ ہمیں اپنا غلام بنانے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے اور ہم ان کے ہاتھوں اس قدر بلیک میل ہوں گے کہ ہمیں ان بلیک میلرز سے اپنی گردن تک چھڑانی مشکل ہو جائے گی"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب تم بتاؤ میں کیا کروں۔ مجھے تو اپنے اردگرد ہر طرف موت کے سائے ناچتے دکھائی دینا شروع ہو گئے ہیں"...... سر سلطان نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"آپ کو کس احمق نے مشورہ دیا تھا کہ آپ ایسا محکمہ بنائیں۔ پاکیشیا میں محکموں کی پہلے سے بھرمار ہے اوپر سے آپ نے ایک ایسا ادارہ تشکیل دے دیا جو دوسرے تمام اداروں کا سربراہ ہو اور جس کے پاس ہر قسم کی معلومات ہو تاکہ وہ کسی کے ہاتھ لگ جائے تو سارے کا سارا پاکیشیا اس کی مٹھی میں چلا جائے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ میرا اپنا آئیڈیا تھا اور اس کے لئے میں نے پرائم منسٹر، صدر مملکت اور ارکان پارلیمنٹ کے ساتھ ساتھ سینٹ کے ممبران سے بھی باقاعدہ ڈسکس کی تھی اور ان سب کی منظوری کے بعد ہی میں نے یہ ادارہ تشکیل دیا تھا۔ اگر بادی النظر میں دیکھا جائے تو پاکیشیا میں جس قدر لوٹ کھسوٹ ہو رہی ہے اور کرپشن عروج پر ہے اس کے لئے ایسے ایک محکمے کی اشد ضرورت تھی تاکہ اس محکمے

کے پاس ہر طرح کی معلومات ہوں اور وہ ہر محکمے کی کارکردگی پر نظر رکھ سکے اور اس کی اصلاح کر سکے۔ اس کے علاوہ یہ ادارہ بنانے کا میرا مقصد یہ بھی تھا کہ وہ ادارے اور ایجنسیاں جو ڈھنگ سے کام نہیں کر رہی ہیں اور وقت پڑنے پر اپنی رپورٹس اور فائلیں بدل دیتی ہیں انہیں بھی اس سے روکا جا سکے اور ہمارے پاس وہ تمام ریکارڈ ہو جس سے ہم ملک کے اندر ہونے والی تمام خامیوں کو سامنے لا کر ان کا خاتمہ کر سکیں اور تمام ادارے اپنی حد بندیوں میں رہ کر کام کر سکیں تا کہ جمہوریت کا بول بالا ہو اور پاکیشیا ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا آگے بڑھ سکے“...... سر سلطان نے کہا۔

”آپ کا ارادہ تو نیک تھا اور ملکی مفاد کے لئے بھی اہم سنگ میل ثابت ہو سکتا تھا لیکن آپ نے جس طرح سے اس پراجیکٹ کو اپنے طور پر ہینڈل کرنے کی کوشش کی تھی۔ آپ کی یہ کوشش ہی غلط تھی“...... عمران نے کہا۔

”کوشش غلط تھی۔ کیا مطلب۔ کس کوشش کی بات کر رہے ہو تم“...... سر سلطان نے چونک کر کہا۔

”یہی کہ آپ سیکرٹ سنٹر کی حفاظت کی نہ صرف خود نگرانی کریں گے بلکہ اس کی حفاظت کا بھی تمام ذمہ آپ نے اپنے سر لے لیا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر اعتماد کرنے کی بجائے آپ نے ڈائمنڈ ہارٹ کے سیکرٹ سنٹر کی حفاظت کی ذمہ داری ملٹری انٹیلی جنس کے سپرد کر دی تھی“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تشکیل اس لئے نہیں کی گئی تھی کہ چھوٹے چھوٹے معاملات کی نگرانی کرتی رہے یا پھر کسی ایک مقام کی حفاظت کے لئے مسلسل ایک ہی جگہ تعینات رہے۔ تم سب جس طرح سے ملک و قوم کے مفاد اور تحفظ کا کام کرتے ہو وہ زیادہ ضروری ہے۔ غیر ممالک سے آنے والے ایجنٹوں کا مقابلہ کرنا۔ انہیں اپنے کسی مشن میں کامیاب نہ ہونے دینا اور دوسرے ممالک میں جا کر اپنے مشن مکمل کرنا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کی تعداد محدود ہیں جو آئے دن تمہاری سرکردگی میں بیرون ملک مشن سر انجام دیتے ہیں۔ اگر میں سیکرٹ سنٹر کی نگرانی کی ذمہ داری تمہیں دے دیتا تو تم نے اعتراض کرنا تھا کہ میں نے تمہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک ایسے قید خانے میں ڈال دیا ہے جہاں سوائے نگرانی کرنے کے اور ان کے پاس کوئی کام ہی نہ ہوتا اور ایسا کرنے سے ان کی صلاحیتوں کو زنگ لگ سکتا تھا“...... سر سلطان نے کہا۔

”ضروری نہیں کہ اس کے لئے میں انہی ممبران کا انتخاب کرتا جو ہمارے ساتھ پرمننٹ کام کر رہے ہیں۔ ایسے کاموں کے لئے سیکرٹ سروس کے ممبران میں اضافہ بھی تو کیا جا سکتا ہے اور انہیں بطور ٹریننگ ایسے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے آزمایا بھی جا سکتا ہے اور جب وہ آزمائش کی بھٹی سے نکل کر کندن بنتے ہیں تب ہی ملک و قوم کو ایسے سپوت ملتے ہیں جو ملک و قوم کی آن و بان کے

لئے اپنی جان تک دے دیتے ہیں''...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

''بہرحال میں نے سیکرٹ سروس کی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا تھا کہ سیکرٹ سنٹر کی نگرانی کے لئے خصوصی طور پر ملٹری انٹیلی جنس کے ممبران لئے جائیں اور وہ اپنا کام انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے تھے مگر......'' سر سلطان کہتے کہتے رک گئے۔

''مگر ان کی خوش اسلوبی سے دی جانے والی ڈیوٹی کے باوجود سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کر لیا گیا''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اس میں ملٹری انٹیلی جنس کی کوئی غلطی نہیں ہے''...... سر سلطان نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر کس کی غلطی ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کے ہوتے ہوئے سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیسے ہو گیا''...... عمران نے باقاعدہ بحث کرنے والے انداز میں کہا۔

''اس میں میری اپنی کوتاہی ہے''...... سر سلطان نے سر جھکاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

''کیسی کوتاہی''...... عمران نے پوچھا۔

''ماسٹر کمپیوٹر میں ڈیٹا فیڈنگ کے لئے مجھے منجھے ہوئے آپریٹرز کی ضرورت تھی۔ میں نے اس کے لئے بھی مختلف محکموں سے

آپریٹرز کا انتخاب کیا تھا جو محنتی بھی تھے اور ایماندار بھی۔ ان آپریٹرز کی تعداد دس تھی جو مختلف محکموں سے آنے والی رپورٹس کی کمپیوٹرز میں ڈیٹا فیڈنگ کرتے تھے اور پھر ان تمام کمپیوٹروں کو ماسٹر کمپیوٹر سے لنک کر کے ان کا ڈیٹا ماسٹر کمپیوٹر کی ڈائمنڈ ہارڈ ڈرائیو میں منتقل کر دیا جاتا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر کو اوپن کرنے کا کوڈ سوائے میرے کوئی نہیں جانتا تھا۔ میں اس کمپیوٹر کا کوڈ خود لگاتا تھا اور اپنے سامنے ہی دوسرے کمپیوٹرز کا ڈیٹا اس میں فیڈ کراتا تھا۔ جب سارا ڈیٹا فیڈ ہو جاتا تو میں دوبارہ اس کمپیوٹر کو کوڈ لگا کر آف کرا دیتا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر کی فیڈنگ کے لئے بھی مجھے ایک ماسٹر مائنڈ آپریٹر کی ضرورت تھی اور اتفاق سے ان دنوں میری ہمشیرہ کا ایک بیٹا گریٹ لینڈ سے آیا ہوا تھا جس نے کمپیوٹر میں ماسٹر ڈگری حاصل کر رکھی تھی۔ وہ پاکیشیا میں ہی سیٹل ہونا چاہتا تھا اس لئے اپنی ہمشیرہ کے کہنے پر میں نے اسے سیکرٹ سنٹر میں رکھ لیا۔ وہ انتہائی ایماندار اور محنتی نوجوان تھا جو میری ہمشیرہ کا بیٹا یعنی میرا بھانجا بھی تھا اس لئے میں اس سے زیادہ کس پر بھروسہ کر سکتا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر کی کیز اس کے سپرد کرنے کے باوجود میں نے اسے ماسٹر کمپیوٹر اوپن اور کلوز کرنے کا کوڈ نہیں بتایا تھا۔ اس کمپیوٹر کو میری ہی نگرانی میں اوپن اور کلوز کیا جاتا تھا۔ کل شام جب میں نے سیکرٹ سنٹر جا کر ماسٹر کمپیوٹر میں رپورٹس فیڈ کرنے کے لئے ماسٹر کمپیوٹر کا کوڈ لگا کر اسے آن کیا تو ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی خلل آ رہا تھا اس کا ڈیٹا

ریکارڈ اوپن نہیں ہو رہا تھا۔ میرے بھانجے نے کہا کہ کمپیوٹر کے ہارڈ ویئر میں کوئی وائرس داخل ہو گیا ہے۔ جب تک اس وائرس کو اریز نہیں کیا جائے گا ڈیٹا فیڈنگ نہیں ہو سکے گی۔ اس کے کہنے کے مطابق وائرس کمپیوٹر کے پروسیسر اور ریم میں تھا جو معمولی کاربن کی وجہ سے آیا تھا اور جب تک پروسیسر اور ریم کو کھول کر انہیں صاف نہ کیا جاتا اس وقت تک کمپیوٹر ورکنگ پوزیشن میں نہیں آ سکتا تھا۔ میں نے اپنی نگرانی میں اسے کمپیوٹر کھولنے اور ہارڈ ویئر کی صفائی کی اجازت دے دی۔ ماسٹر کمپیوٹر ایک الگ اور خفیہ روم میں رکھا گیا تھا جہاں میرے اور میرے بھانجے کے سوا کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ میں نے ماسٹرز کیز سے کمپیوٹر کھول دیا اور وہ کمپیوٹر کی ریم اور پروسیسر نکال کر ان کی صفائی میں مصروف ہو گیا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک مجھے اپنا سر بھاری ہوتا ہوا محسوس ہوا اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتا نجانے مجھے کیا ہوا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو یہ دیکھ کر خوف سے میری جان ہی نکل گئی کہ میں بدستور ماسٹر کمپیوٹر روم میں تھا اور میرا بھانجا وہاں سے غائب تھا۔ کمپیوٹر کے پرزے کھلے ہوئے تھے جب میں نے ان پرزوں کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر میرا خون خشک ہو گیا کہ ان میں ڈائمنڈ ہارڈ ڈرائیو نہیں تھی۔ میں نے گھبرا کر ہارڈ ڈرائیو کو ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ مجھے کہیں نہ ملی۔ میں نے روم سے نکل کر اپنے بھانجے کو تلاش کیا لیکن سیکورٹی والوں

نے مجھے بتایا کہ ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی خرابی ہو گئی تھی اس لئے میرا بھانجا میری اجازت سے سیکرٹ سنٹر سے باہر گیا تھا تاکہ وہ مارکیٹ سے ایک خاص سافٹ ویئر لا سکے اور اس کی مدد سے کمپیوٹر کا وائرس اریز کر سکے چونکہ سیکرٹ سنٹر کے تمام افراد بشمول سیکورٹی والے جانتے تھے کہ وہ میرا بھانجا ہے اور اس کی سیکرٹ سنٹر میں آنے اور جانے پر کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے وہ وہاں سے نکل گیا تھا اور جاتے ہوئے ماسٹر کمپیوٹر کی ڈائمنڈ ہارڈ ڈرائیو بھی ساتھ لے گیا تھا جو اس کمپیوٹر اور پاکیشیا کا دل تھا۔ میں نے ہر جگہ اسے تلاش کرایا لیکن اس کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں گیا ہے“...... سر سلطان نے رکے بغیر ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ عزیز رشتہ داروں کو سرکاری کاموں میں اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہئے وہ کب بدل جائیں یا کب ان کی نیت میں فتور آ جائے اس کے بارے میں کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا ہے“...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”لیکن وہ انتہائی معصوم، نیک اور باکردار بچہ ہے۔ میں اسے برسوں سے جانتا ہوں۔ اس کے خمیر میں بے ایمانی، جھوٹ اور دھوکے بازی نام کی کوئی چیز نہیں تھی“...... سر سلطان نے کہا۔

”اگر وہ اتنا ہی باکردار تھا تو پھر وہ آپ کو بے ہوش کر کے ماسٹر کمپیوٹر کی ڈائمنڈ ہارڈ ڈرائیو کیوں نکال کر لے گیا ہے“۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے''...... سر سلطان نے سر جھٹک کر کہا۔

''نام کیا ہے اس کا''...... عمران نے پوچھا۔

''عامر جبران''...... سر سلطان نے کہا۔

''کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے گریٹ لینڈ کی کس یونیورسٹی میں کمپیوٹر کی ماسٹر ڈگری لی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس نے سپر سونک یونیورسٹی میں کمپیوٹر کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی تھی''...... سر سلطان نے کہا۔

''اس کے علاوہ اس کی گریٹ لینڈ میں اور کیا سرگرمیاں تھیں کیا اس کے بارے میں بھی آپ کو علم ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں اس کی دوسری سرگرمیوں کے بارے میں کیسے جان سکتا ہوں۔ یہ اس کی پرسنل لائف ہے وہ گریٹ لینڈ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے گیا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں اس کی کیا مصروفیات تھیں اس کے بارے میں نہ میں نے اس سے کبھی کچھ پوچھا تھا اور نہ ہی اس نے بتایا تھا''...... سر سلطان نے کہا۔

''وہ آپ کا بھانجا تھا اس لئے آپ نے اسے سرکاری ملازمت دینے سے پہلے یہ معلوم کرنے کی زحمت نہیں کی تھی کہ اس کی ایکٹیوٹیز کیا تھی اور وہ گریٹ لینڈ میں کن لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا تھا اور کیا کیا کرتا تھا''...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ چونکہ میرے ہاتھوں میں پلا بڑھا تھا اس لئے میں

نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس طرح مجھے اور اپنے ملک کو دھوکہ دے سکتا ہے''...... سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے کبھی آستین کے سانپوں کا سنا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ عامر جبران واقعی آستین کا سانپ ثابت ہوا ہے لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ آخر اس نے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیوں کیا ہے۔ وہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اب اسے میں آپ کی کم عقلی کہوں یا بھولپن۔ پاکیشیا کا دل اس کے پاس ہے جس میں پاکیشیا کا ہر راز موجود ہے۔ وہ ان رازوں کو اگر کسی بھی ملک میں لے جا کر فروخت کرنے کی کوشش کرے تو اسے کیا نہیں مل سکتا۔ وہ راتوں رات ارب پتی بن سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس میں جہاں بہت سی خوبیاں تھیں وہاں اس میں یہ ایک خامی ضرور تھی کہ وہ راتوں رات دنیا کا امیر ترین انسان بننے کے خواب دیکھتا رہتا تھا۔ اس سلسلے میں وہ مجھ سے بھی ڈسکس کرتا تھا اور میں اسے یہی مشورہ دیتا تھا کہ وہ دن رات انتھک محنت کرے۔ اس کی محنت ہی اسے اس مقام پر پہنچا سکتی ہے کہ وہ امیر اور دولت مند ہو جائے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اس کے باوجود آپ نے اس کے لہجے میں جرم کی بو محسوس نہیں کی۔ راتوں رات امیر بننے کے بارے میں سوچنے والا پازیٹو کم اور نیگیٹیو انداز میں زیادہ سوچتا ہے اور پھر آپ نے تو خود اسے خزانوں کے ڈھیر پر لے جا کر بٹھا دیا تھا کہ آؤ بیٹا جو چاہو لے جاؤ چاہے سارے خزانے ہی خالی کر دو''...... عمران کے لہجے میں بدستور تلخی کا عنصر تھا۔

''تمہارا یہ کڑوا انداز اور تلخی اپنی جگہ درست ہے۔ میرے پاس تمہاری ان باتوں کا کوئی جواب بھی نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں نے واقعی رشتہ داری کے چکروں میں پڑ کر بہت بڑی بھول کر دی ہے۔ اب اس بھول کی مجھے کیا سزا ملنی چاہئے اس کے بارے میں بھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مجھے تو ڈائمنڈ ہارٹ کی فکر ہے اگر وہ واقعی دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا تو پھر ہمارا کیا ہو گا''...... سر سلطان نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

''وہی ہو گا جو آپ کا بھانجا چاہتا ہے اور کیا ہونا ہے''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تو بتاؤ۔ اب میں کیا کروں۔ تم ایک بار صرف ایک بار اسے پکڑ کر میرے سامنے لے آؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے تمہارے سامنے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ نے اس کی تلاش کے لئے اب تک کیا کیا ہے''۔ عمران

نے سر جھٹک کر کہا۔

''میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ چند دوسری ایجنسیوں کو بھی اس کی تلاش پر لگا دیا ہے اور اس کا نام ای سی ایل میں بھی ڈلوا دیا ہے تاکہ وہ ملک سے فرار نہ ہو سکے''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ واقعی بھولے بادشاہ ہیں۔ جو شخص آپ کی ناک کے نیچے سے اس قدر قیمتی چیز نکال کر لے گیا ہے کیا وہ اپنے اصلی نام اور اصلی حلیئے سے اس ملک سے فرار ہونے کی کوشش کرے گا''۔ عمران نے ایک بار پھر منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں۔ تم ہی بتاؤ۔ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا اسی لئے میں سیدھا یہاں آ گیا کہ امید کی آخری کرن تم ہو اور اس معاملے کو تم ہی ہینڈل کر سکتے ہو۔ اب میری اور پاکیشیا کی قسمت تمہارے ہاتھوں میں ہے تم جو فیصلہ کرو گے مجھے منظور ہو گا۔ میری اس کوتاہی پر اگر تم مجھے اپنے ہاتھوں سے گولی بھی مار دو گے تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں''...... سر سلطان نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ کو گولی مارنے سے اگر پاکیشیا کا دل پاکیشیا کو واپس مل جاتا تو میں اس کام سے بھی دریغ نہ کرتا لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بہرحال یہ بتائیں کہ عامر جبران سیکرٹ سنٹر میں کب سے کام کر رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

”تقریباً دس روز سے“...... سر سلطان نے جواب دیا۔
”کیا وہ سیکرٹ سنٹر سے سیدھا گھر ہی جاتا تھا یا اس کا کوئی اور بھی ٹھکانہ تھا“...... عمران نے کہا۔
”نہیں۔ میں نے بتایا ہے نا کہ وہ دیکھنے میں انتہائی معصوم اور سیدھا سادا سا لگتا ہے۔ وہ گھر سے میرے ساتھ ہی آتا تھا اور میرے ساتھ ہی واپس جاتا تھا۔ اس نے راستے میں کبھی کہیں ڈراپ ہونے کی بھی کوشش نہیں کی تھی“...... سر سلطان نے کہا۔
”کتنے بجے وہ آپ کے ساتھ آتا اور جاتا تھا“...... عمران نے پوچھا۔
”صبح آٹھ بجے وہ میرے ساتھ نکلتا تھا اور پھر رات کو چھ سات بجے میرے ساتھ ہی واپس جاتا تھا۔ اگر مجھے دیر بھی ہو جاتی تب بھی وہ میرے انتظار میں بیٹھا رہتا تھا“...... سر سلطان نے کہا۔
”کیا وہ آپ کے گھر آپ کے ساتھ ہی رہتا تھا“...... عمران نے پوچھا۔
”نہیں۔ وہ آفیسرز کالونی ٹو میں رہتا ہے۔ جو میری گھر سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے“...... سر سلطان نے کہا۔
”تو کیا اسے لینے آپ اس کے گھر جاتے تھے یا وہ آپ کے پاس آتا تھا“...... عمران نے پوچھا۔
”وہی آتا تھا میرے پاس البتہ واپسی پر میں اسے اس کی رہائش گاہ پر چھوڑتا تھا اور پھر اپنی رہائش گاہ پر جاتا تھا لیکن آج وہ

اپنی کار میں خود ہی مجھ سے پہلے سیکرٹ سنٹر پہنچ گیا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ آفس ٹائمنگ کے بعد اسے کسی دوست سے ملنے جانا تھا جس پر مجھے بھلا کیا اعتراض ہوسکتا تھا“...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیا وہ یہاں سے اپنی کار لے کر گیا تھا“...... عمران نے پوچھا۔
”ہاں۔ اس کی کار پارکنگ میں نہیں تھی“...... سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔
”کیا آپ کو اس کے دوستوں کے بارے میں معلوم ہے“۔ عمران نے پوچھا۔
”نہیں۔ اور اسے یہاں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے۔ وہ تین ہفتے پہلے آیا تھا۔ میرے خیال کے مطابق تو اس کا یہاں کوئی دوست نہیں ہے“...... سر سلطان نے کہا۔
”آپ نے اس کی والدہ۔ میرا مطلب ہے اپنی ہمشیرہ سے پوچھا ہے کہ جب آپ اسے واپس گھر ڈراپ کرتے تھے تو کیا وہ گھر میں ہی رہتا تھا یا کہیں گھومنے پھرنے بھی جاتا تھا“...... عمران نے پوچھا۔
”میری اپنی ہمشیرہ سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ واپسی کے بعد گھر سے باہر نہیں نکلتا تھا لیکن آتے ہی وہ کھانا کھا کر اور کچھ وقت اپنی والدہ کے ہمراہ گزار کر اپنے کمرے

میں چلا جاتا تھا اور پھر صبح ہی کمرے سے باہر آتا تھا اور ہمشیرہ کے کہنے کے مطابق بھی اس کا یہاں کوئی دوست نہیں ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اس کے پاس سیل فون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے اس کا سیل فون نمبر رجسٹریشن آفس سے چیک کرایا تھا۔ وہ بہت کم فون استعمال کرتا تھا۔ زیادہ تر اس کی کالیں میرے لئے ہوتی تھیں یا پھر آفس آنے کے بعد وہ اپنی والدہ سے ہی بات کرتا تھا۔ اس کی فون بک میں تیسرا کوئی نمبر تھا ہی نہیں''۔ سر سلطان نے کہا۔

''اب وہ نمبر آف آ رہا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا سیل فون اس کے گھر میں ہی تھا جو وہ یقیناً جان بوجھ کر وہیں چھوڑ گیا تھا''...... سر سلطان نے کہا۔

''مطلب یہ کہ آپ اس کی رہائش گاہ میں جا کر اس کے کمرے کی تلاشی لے چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ اس نے میرے لئے بہت بڑا عذاب کھڑا کر دیا تھا اسے تلاش کرنے کے لئے مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا''...... سر سلطان نے جواب دیا۔

''پھر کچھ ملا آپ کو اس کے کمرے سے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کے کمرے میں ضرورت کا سامان بے حد کم تھا۔

سوائے ایک صوفہ، دو تین کرسیوں یا پھر اس کا بیڈ۔ اس کے کمرے میں ریڈنگ ٹیبل تک موجود نہیں تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ واقعی بہت سادگی پسند ہو''...... سر سلطان نے کہا۔

''کیا ڈائمنڈ ہارٹ چوری کرنے کے بعد وہ اپنے گھر گیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میری ہمشیرہ کے کہنے کے مطابق وہ صبح میرے گھر گیا تھا کہ میرے ساتھ آفس جا سکے اس کے بعد سے وہ گھر آیا ہی نہیں تھا''...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ بتائیں کہ کیا اس کے پاس اپنا کوئی پرسنل کمپیوٹر تھا۔ جیسے لیپ ٹاپ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کنکشن''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا ایک لیپ ٹاپ تھا۔ جسے وہ ہر وقت اپنے کمرے میں ہی رکھتا تھا اور ظاہر ہے جب اس کے پاس لیپ ٹاپ تھا تو اس نے نیٹ کنکشن بھی لے رکھا ہوگا''...... سر سلطان نے کہا۔

''تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا جس سے بھی رابطہ تھا وہ اس سے فون یا ٹرانسمیٹر قسم کی کسی چیز سے نہیں بلکہ لیپ ٹاپ اور انٹر نیٹ کے ساتھ ویڈیو لنک کرتا تھا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ویڈیو لنک''...... سر سلطان نے کہا۔

''جی ہاں۔ کمپیوٹر کی دنیا نے انقلاب برپا کر رکھا ہے۔ کمپیوٹر کی

وجہ سے نہ صرف دوسرے مواصلاتی نظام بلکہ سیل فون کا استعمال بھی کم سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ اب لوگ انٹرنیٹ کنکشن کے ساتھ کمپیوٹر سے ویڈیو لنک کرتے ہیں اور نہ صرف ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ ایک دوسرے سے گھنٹوں بات بھی کر سکتے ہیں جو سیل فون اور دوسرے مواصلاتی نظام سے بے حد ارزاں ہوتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ویڈیو لنک کے بارے میں مجھے بھی پتہ ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ عامر جبران کس سے ویڈیو لنک کرتا ہو گا''...... سر سلطان نے سر جھٹک کر کہا۔

''اسی سے جس کی ایماء پر وہ یہاں آیا تھا اور جس کے کہنے پر اس نے سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ عامر جبران کسی کے اشارے پر کام کر رہا تھا''...... سر سلطان نے کہا۔

''ظاہر ہے یہ کام اس اکیلے کا تو نہیں ہو سکتا۔ اس نے پری پلاننگ سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کیا ہے جس کا وہ اسی وقت فائدہ اٹھا سکتا ہے جب کوئی اس کا ساتھ دے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تمہارے خیال میں اس کے پیچھے کون ہو سکتا ہے''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''اس کے رابطوں کا ذریعہ خاص طور پر اس کے ویڈیو لنکس کو چیک کرنا پڑے گا۔ تب ہی پتہ چل سکے گا کہ وہ کس سے لنک میں رہا تھا''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''یہ تو تب ہو سکتا ہے کہ جب ہمیں عامر جبران کی آئی ڈی۔ میرا مطلب ہے کہ ای میل ایڈریس معلوم ہو یا اس بات کا علم ہو کہ وہ کون سا ویڈیو لنک استعمال کرتا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا جو خاموشی سے بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''اس نے اپنی رہائش گاہ میں جو نیٹ ورک لگا رکھا تھا اس کمپنی کا پتہ کرو۔ کمپنی کا پتہ چل گیا تو ان سے ہمیں عامر جبران کے کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس بھی مل جائے گا اور اس کا تمام ڈیٹا بھی، جس سے پتہ چل جائے گا کہ وہ اپنے کمپیوٹر میں کون سے سافٹ ویئر یوز کرتا تھا اور اس کا لنک کہاں کہاں تھا''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں یہ کام ابھی کروا لیتا ہوں اور اگر آپ کہیں تو میں کسی ممبر کو سر سلطان کے بھانجے کی رہائش گاہ میں بھی بھیج دیتا ہوں ہو سکتا ہے اسے وہاں سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جو ہمیں عامر جبران تک پہنچا سکتا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ان کی بھی ڈیوٹی لگا دو تا کہ وہ عامر جبران کے ساتھ اس کی کار بھی تلاش کر سکیں اور اس کے کمپیوٹر کا آئی پی ایڈریس بھی معلوم کرو۔ اس کا کمپیوٹر اس کے ساتھ ہی ہو گا۔ ہم اسے ٹریک

کریں گے تو پھر عامر جبران ملک میں ہو یا غیر ملک میں اس کا پتہ چل جائے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ یہ بتائیں کہ آپ نے صرف کمپیوٹر میں ہی کوڈ لگا رکھا تھا یا ہارڈ ڈرائیو پر بھی کوئی کوڈ لگا ہوا تھا''...... عمران نے سر سلطان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میرا کوڈ کمپیوٹر کے ہارڈ ڈرائیو کے لئے ہی تھا۔ کمپیوٹر خراب ہونے کی صورت میں اگر ہارڈ ڈرائیو نکال کر دوسرے کمپیوٹر میں لگا دی جاتی تو وہ اسی صورت میں اوپن ہو سکتی تھی جب مخصوص پاس ورڈ لگایا جاتا''...... سر سلطان نے کہا۔

''کیا وہ پاس ورڈ عامر جبران جانتا تھا یا کبھی آپ نے اس کے سامنے پاس ورڈ لگا کر کمپیوٹر آن کرنے کی کوشش کی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے ماسٹر کمپیوٹر کا لنک اپنے آفس میں موجود ایک کمپیوٹر سے کر رکھا تھا۔ میں اپنے آفس میں ہی بیٹھ کر ماسٹر کمپیوٹر کا پاس ورڈ اوپن اور کلوز کر سکتا تھا''...... سر سلطان نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہم اس بات کی تسلی کر سکتے ہیں کہ بغیر پاس ورڈ کے اس ہارڈ ڈرائیو کو کسی بھی دوسرے کمپیوٹر میں اوپن نہیں کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی بس اسی بات کی تسلی ہے۔ اگر کسی نے ڈائمنڈ

ہارٹ کا پاس ورڈ توڑنے کی کوشش کی تو پھر ہارڈ ڈرائیو میں موجود تمام ڈیٹا خود بخود ضائع ہو جائے گا میں عامر جبران کے آنے سے پہلے خصوصی طور پر اس ہارڈ ڈرائیو کو سیف بنانے کے لئے ملک بھر کے ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر انجینئرز کو اس کام پر لگایا تھا اور چونکہ یہ دیسی ساختہ ہارڈ ڈرائیو ہے اس لئے اسے کھولنا اور اس کا ڈیٹا چیک کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ ڈر اس بات کا ہے کہ اس ہارڈ ڈرائیو میں ہماری سالوں کی محنت ہے جو ضائع ہو جائے گی اور اگر ہم نے اس پراجیکٹ پر دوبارہ کام کیا تو بہت مشکل ہو جائے گی''...... سر سلطان نے کہا۔

''دنیا میں سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر انجینئرز کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہارڈ ڈرائیو ملکی ہو یا غیر ملکی اس کا پاس ورڈ کھولا جا سکتا ہے اور جس کسی نے یہ کام کر دیا پاکیشیا کا کباڑا کرنے کے لئے کافی ہو گا اس لئے ہمیں ہر حال میں اور جلد سے جلد اس ہارڈ ڈرائیو تک پہنچنا ہو گا اور اسے واپس حاصل کرنا ہو گا تاکہ آپ کی اور پاکیشیا کی ساکھ بچائی جا سکے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اور یہ کام تم کر سکتے ہو صرف تم''...... سر سلطان نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

''کیا آپ کے پاس آپ کے بھانجے عامر جبران کی کوئی تصویر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں جانتا تھا کہ تم اس کی تصویر مجھ سے ضرور مانگو

گے۔ اس لئے میں ہمشیرہ کے گھر سے اس کی ایک تصویر لے آیا ہوں''...... سر سلطان نے کہا اور انہوں نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے لفافہ کھول کر اس میں سے ایک پاسپورٹ سائز کی تصویر نکال لی۔ تصویر میں ایک معصوم اور انتہائی ہنس مکھ نوجوان دکھائی دے رہا تھا جس کی چوڑی پیشانی اور چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کی غماز تھی۔ نوجوان نے مائنس پوائنٹ کی عینک لگا رکھی تھی۔

''اس تصویر کو اپنے موبائل میں سیو کر کے سب ممبران کو ایم ایم ایس کر دو تاکہ ضرورت پڑنے پر ممبران کو اس کی تلاش پر لگایا جا سکے اور ایک تصویر ٹائیگر کو بھی بھیج دینا تاکہ وہ اسے زیر زمین دنیا میں بھی تلاش کرنے کا کام کر سکے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجی تو بھاری میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر شخص چونک پڑا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی جسے وہ انتہائی باریک بینی اور نہایت انہماکی سے دیکھنے میں مصروف تھا۔ فون کی گھنٹی سن کر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ادھیڑ عمر شخص نے انتہائی کرخت آواز میں کہا۔

''پرنسز مارگریٹ بول رہی ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس پرنسز۔ بولو۔ کس لئے کال کی ہے''...... باس نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں نے آپ کو یہ اطلاع دینے کے لئے کال کی ہے کہ ہمارا کام پورا ہو گیا ہے اور پاکیشیا کا ڈائمنڈ ہارٹ اب میرے قبضے میں ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو باس بے اختیار اچھل

پڑا۔

"اوہ اوہ۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ کہاں ہے ڈائمنڈ ہارٹ"۔ باس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری مٹھی میں ہے باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے لے کر آپ کے پاس آ جاؤں"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں کیوں نہیں۔ جلدی آ جاؤ۔ اس میں بھلا پوچھنے کی کیا بات ہے"...... باس نے اسی انداز میں کہا۔

"اوکے باس۔ میں بس دس منٹ تک آپ کے پاس پہنچ جاؤں گی"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"اوکے"...... باس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پاکیشیا کے ڈائمنڈ ہارٹ کا پرنسز مارگریٹ کے پاس موجود ہونے کا سن کر اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔ اس نے فوراً اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور اسے اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور ٹون سن کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"حیالمنڈ بول رہا ہوں۔ میری لارڈ سے بات کراؤ"...... باس نے قدرے مؤدب لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں

کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ سپیکنگ"...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"سالمنڈ بول رہا ہوں لارڈ"...... سالمنڈ نے لارڈ کی آواز سن کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... لارڈ نے اسی طرح کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میں آپ کو ایک خوشخبری دینا چاہتا ہوں لارڈ"...... باس نے مسرت بھرے انداز میں کہا۔

"کیسی خوشخبری"...... لارڈ نے بغیر کسی ردِعمل کے پوچھا۔

"پاکیشیا کا ڈائمنڈ ہارٹ ہمارے پاس پہنچ چکا ہے"...... سالمنڈ نے کہا تو ایک لمحے کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"کیا ڈائمنڈ ہارٹ تمہارے پاس ہے"...... چند لمحے توقف کے بعد لارڈ نے پوچھا۔

"نو لارڈ۔ ڈائمنڈ ہارٹ لیڈی ایجنٹ پرنسز مارگریٹ کے پاس ہے۔ وہ ابھی دس منٹ میں ڈائمنڈ ہارٹ لے کر میرے پاس پہنچ رہی ہے"...... سالمنڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر مجھے ابھی کال کرنے کی کیا ضرورت تھی نانسنس۔ جب ڈائمنڈ ہارٹ تمہارے قبضے میں آ جاتا اور تم اس بات کی تصدیق کر

لیتے کہ وہ اصلی ہے تب مجھے کال کرتے۔ نانسنس‘‘...... لارڈ نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا اور لارڈ کی گرجدار آواز سن کر سالمنڈ کی پیشانی پر پسینہ ابھر آیا۔

’’اوہ۔ سوری لارڈ۔ میں فرطِ جذبات میں آ گیا تھا اسی لئے میں نے آپ کو یہ خوشخبری دینے کے لے فون کیا تھا‘‘...... سالمنڈ نے فوراً کہا۔

’’تم گریٹ ایجنسی کے باس ہو سالمنڈ۔ تمہیں ایسی حماقتوں سے گریز کرنا چاہئے۔ میں نے تم سے کئی بار کہا ہے کہ جب تک تمہارے پاس کسی بات کی تصدیق شدہ رپورٹ نہ ہو اس وقت تک مجھے کال کر کے میرا وقت ضائع نہ کیا کرو۔ مجھے اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں‘‘...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

’’یس لارڈ۔ سوری لارڈ۔ میں آئندہ احتیاط کروں گا‘‘۔ سالمنڈ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہر بار تم یہی کرتے ہو نانسنس پھر سوری کرنا شروع کر دیتے ہو۔ اب اگر تم سے ایسی حماقت ہوئی تو پھر اپنی اس حماقت کو آخری حماقت سمجھنا۔ نانسنس‘‘...... لارڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے دوسری طرف لارڈ نے رسیور غصے سے کریڈل پر پٹخ دیا ہو۔

’’مجھ سے واقعی حماقت ہوئی ہے۔ ابھی پرنسز مارگریٹ واقعی پاکیشیا کا ڈائمنڈ ہارٹ میرے پاس لائی ہی نہیں ہے اور جب تک

اس بات کی تصدیق نہیں ہو جاتی کہ وہ اصلی ہارٹ ہے اس وقت تک مجھے لارڈ سے بات نہیں کرنی چاہئے تھی‘‘...... سالمنڈ نے رسیور رکھ کر میز پر پڑا ہوا رومال اٹھا کر اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔ دس منٹ گزرتے ہی کمرے کے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک ہوئی۔

’’یس کم اِن‘‘...... سالمنڈ نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نہایت خوبصورت اور جوان لڑکی جس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں تک ترشے ہوئے تھے اندر آ گئی۔ لڑکی کا چہرہ بے حد کھلا ہوا تھا اس کی بڑی بڑی اور گہری نیلی آنکھیں اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔ اس نے نیلی جیکٹ اور جینز پہن رکھی تھی۔ اس کا رنگ روپ واقعی کسی شہزادی جیسا ہی تھا۔

’’گڈ نون باس‘‘...... لڑکی نے اندر آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

’’گڈ نون۔ آؤ پرنسز۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا‘‘...... باس نے اسے دیکھ کر رسمی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا۔

’’یس باس‘‘...... لڑکی نے کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی سالمنڈ کے سامنے آ گئی۔

’’بیٹھو‘‘...... سالمنڈ نے کہا اور پرنسز ’تھینکس‘ کہتی ہوئی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

’’کہاں ہے ڈائمنڈ ہارٹ‘‘...... سالمنڈ نے اس کی طرف غور

سے دیکھتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے سرخ رنگ کی مخمل کی ڈبیہ نکالی اور اٹھ کر بڑے احترام سے سالمنڈ کی طرف بڑھا دی۔ سالمنڈ نے اس سے ڈبیہ لے کر ڈبیہ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو ڈبیہ کا اوپر والا ڈھکن خود بخود کھلتا چلا گیا اور ڈبیہ میں ماچس کی ڈبیہ کے سائز کا چمکدار اور سفید رنگ کا ایک ڈائمنڈ دکھائی دیا۔ ڈائمنڈ کا حجم زیادہ نہیں تھا اور اس کی موٹائی بھی کافی کم تھی۔ ڈائمنڈ پر ہر طرف انتہائی باریک مگر سیاہ رنگ کے ڈاٹس دکھائی دے رہے تھے۔

”تو یہ ہے پاکیشیا کا ڈائمنڈ ہارٹ جس میں پاکیشیا کے تمام راز بند ہیں“...... سالمنڈ نے ڈائمنڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ شاید ہی ایسا کوئی راز ہو جو پاکیشیا نے اس میں نہ رکھا ہو۔ اگر یہ راز اوپن ہو کر ہمارے ہاتھ آ جائیں تو پاکیشیا مکمل طور پر ہماری مٹھی میں آ جائے گا“...... پرنسز نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”کہاں سے اور کیسے ملا تمہیں یہ ڈائمنڈ ہارٹ“...... سالمنڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں جس یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں وہاں ایک پاکیشیائی نوجوان بھی تھا باس جس کا نام عامر جبران تھا۔ میری اور اس کی پرانی فرینڈ شپ تھی۔ وہ مجھ پر حد سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا اور مجھ سے اپنی ہر بات شیئر کرتا تھا۔ میں بھی اس سے ہر بات کرتی تھی

لیکن میں نے اسے یہ کبھی نہیں بتایا تھا کہ میرا تعلق گریٹ ایجنسی سے ہے اور میں وہاں ایکسٹرا کلاسز اٹنڈ کرنے آتی ہوں۔ عامر جبران نے مجھے اپنے بیک گراؤنڈ کے بارے میں بتایا تھا جس سے مجھے اس بات کا پہلے سے ہی علم تھا کہ وہ پاکیشیا کہ سیکرٹری خارجہ سر سلطان کا بھانجا ہے جن کے انڈر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تمام اموری انتظام ہے۔ میں اس میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتی تھی لیکن جس دن آپ نے گریٹ ایجنسی کے ایجنٹوں کی سپیشل میٹنگ بلائی تھی اور ہمیں بریفنگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ آپ کے پاس ایسی اطلاعات ہیں کہ پاکیشیا نے نئی ٹیکنالوجی کے تحت ایک سپیشل سنٹر بنایا ہے جسے سیکرٹ سنٹر کا نام دیا گیا ہے اور اس سیکرٹ سنٹر کا تعلق پاکیشیا کے ہر خاص و عام ادارے سے تھا جہاں سے رپورٹس تیار کر کے خاص طور پر سیکرٹ سنٹر میں ٹرانسفر کی جاتی تھیں اور پاکیشیا ان ریکارڈز کو سیکرٹ سنٹر کے ایک ماسٹر کمپیوٹر میں یکجا کر رہا ہے۔ اس کمپیوٹر میں ایک ایسی ہارڈ ڈرائیو لگی ہوئی ہے جس میں موجود ڈیٹا کو نہ تو کاپی کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس ڈیٹا کو کسی طریقے سے ہیک کیا جا سکتا ہے۔ اس ڈرائیو کو پاکیشیائی سائنس دانوں نے تیار کیا تھا اور اس کا نام ڈائمنڈ ہارٹ رکھا گیا تھا اور ڈائمنڈ ہارٹ میں پاکیشیا کا ہر راز موجود تھا۔ آپ نے بریفنگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر کسی طرح سے پاکیشیا کا ڈائمنڈ ہارٹ ہمیں مل جائے تو ہم پاکیشیا کو مکمل طور پر اپنے بس میں کر سکتے ہیں اور اس کا سارا

کنٹرول ہمارے اختیار میں ہو گا جس سے ہم جب چاہیں اور جو چاہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا تھا کہ سیکرٹ سنٹر کا تمام انتظامی اور اموری انتظام سیکرٹری خارجہ سر سلطان کے ہاتھوں میں ہیں اور یہ سارا پراجیکٹ انہی کے توسط سے چلتا ہے۔ سر سلطان کا نام سن کر میں چونک پڑی تھی۔ آپ ڈائمنڈ ہارٹ کے معاملے میں ابھی ایجنٹوں کو متحرک نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن سر سلطان کا نام میرے ذہن میں جیسے چپک سا گیا تھا۔ اس لئے میں نے سر سلطان کے بھانجے عامر جبران کی طرف زیادہ توجہ دینا شروع کر دی تھی اور پھر میں نے اسے اپنے حسن کے جال میں ایسا پھنسا لیا کہ وہ میرے لئے اپنی جان بھی دینے کے لئے تیار تھا۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ میری زلفوں کا اسیر ہو چکا ہے اور میری ہر بات حکم کی طرح مانتا ہے تو میں نے اسے شادی کی آفر کی جو اس نے فوراً قبول کر لی تھی۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ میں ایک لارڈ کی بیٹی ہوں اور لارڈز اپنے بیٹے اور بیٹیوں کی شادیاں عام لوگوں سے نہیں کرتے۔ اس لئے اسے بھی کچھ ایسا کرنا پڑے گا کہ میرا باپ اس سے میری شادی کرنے کے لئے ہنسی خوشی تیار ہو جائے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ میرے باپ کو چونکہ وہ لارڈ ہے اور ہر لارڈ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے پاس دنیا کے قیمتی ترین ڈائمنڈ ہوں۔ میرے باپ کے پاس قیمتی ترین ڈائمنڈز ہیں مگر اس کے پاس ڈائمنڈ ہارٹ نہیں ہے۔ دنیا میں صرف ایک

ڈائمنڈ ہارٹ ہے جو پاکیشیا کے پاس ہے ڈائمنڈ ہارڈ ڈرائیو کی شکل میں۔ میرے باپ کو ڈائمنڈ ہارٹ ڈرائیو بے حد پسند ہے۔ یہ ہارڈ ڈرائیو پاکیشیا میں ہی تیار کیا گیا ہے اور اب تک صرف ایک ڈائمنڈ ہارٹ ڈرائیو تیار کیا جا سکا ہے۔ اس طرح کا دوسرا اور کوئی ڈرائیو تیار نہیں کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ اصلی ڈائمنڈ سے تیار کیا گیا ہے اس لئے یہ پاکیشیا کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے جس میں پاکیشیا نے پاکیشیا کے وجود میں آنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات و واقعات کے ساتھ ہر بات تفصیل سے فیڈ کر دی ہے۔ میں نے عامر جبران سے کہا تھا کہ میرے باپ کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ اس ڈائمنڈ سے بنی ہوئی ہارڈ ڈرائیو میں کیا ہے اسے تو صرف اور صرف ڈائمنڈ ہارٹ میں دلچسپی ہے اور میرے باپ نے یہاں تک کہہ رکھا ہے کہ جو بھی اسے ڈائمنڈ ہارٹ لا کر دے گا وہ اپنی تمام جائیداد اس کے نام کر دے گا اور اگر ڈائمنڈ ہارٹ عامر جبران لا کر میرے باپ کو دے دے گا تو میرا باپ کبھی بھی مجھے اس سے شادی کرنے سے انکار نہیں کر سکے گا۔ پہلے تو عامر جبران مجھے ٹالتا رہا لیکن جب میں نے اس سے قدرے فاصلہ رکھنا شروع کر دیا تو جیسے اس کی جان پر بن آئی اور آخر کار اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا کہ وہ میرے لئے پاکیشیا جائے گا اور اپنی ہر ممکن کوشش کرے گا کہ وہ ڈائمنڈ ہارٹ لا کر میرے باپ کو دے دے۔
چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

پاکیشیا جا کر اس نے زیادہ سے زیادہ سر سلطان کے نزدیک رہنا شروع کر دیا۔ چونکہ میں اسے بتا چکی تھی کہ سیکرٹ سنٹر کا تمام انتظامی اور اموری انتظام سر سلطان کے پاس ہے اس لئے وہ اسی کوشش میں لگا ہوا تھا کہ سر سلطان کسی طرح اسے سیکرٹ سنٹر تک کی رسائی دے دے اس کے بعد وہ وہاں سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور پھر اس کی کوششیں رنگ لائیں اور سر سلطان نے خود ہی اسے سیکرٹ سنٹر میں کام کرنے کی بات کر دی۔ اندھے کو کیا چاہئے تھا دو آنکھیں۔ عامر جبران نے فوراً اپنی خدمات سر سلطان کو پیش کر دیں اور وہ چونکہ سر سلطان کا بھانجا تھا اس لئے سر سلطان نے عامر جبران کو اسی ماسٹر کمپیوٹر پر بٹھا دیا جس میں ڈائمنڈ ہارٹ، ہارڈ ڈرائیو لگی ہوئی تھی۔ عامر جبران نے آٹھ دس دن تک دن رات کام کر کے سر سلطان پر اپنی ایمانداری اور فرض شناسی کا خاصا سکہ جما لیا تھا جس کی وجہ سے سر سلطان اس پر بہت بھروسہ کرنا شروع ہو گئے تھے۔ میں نے عامر جبران سے کبھی فون پر بات نہیں کی تھی اس کی اور میری بات ہمیشہ ویڈیو لنک سے ہوتی تھی اور ہم دونوں چونکہ کمپیوٹر انجینئر تھے اس لئے وہ اپنی طرف سے اور میں یہاں ان ویڈیو لنکس سے کی جانے والی کالز ڈیلیٹ کر دیتے تھے تاکہ کسی کو بھی ہمارے رابطے کا علم نہ ہو سکے۔ عامر جبران مکمل طور پر میری ہدایات پر عمل کر رہا تھا اور پھر کل اسے موقع ملا تو اس نے سر سلطان کی غیر موجودگی میں کمپیوٹر میں ایک ایسا

وائرس داخل کر دیا جس کی وجہ سے کمپیوٹر نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ عامر جبران کے کہنے پر سر سلطان سپیشل پاس ورڈ اور سپیشل کی کے ساتھ ماسٹر کمپیوٹر اوپن کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے اور جیسے ہی انہوں نے کمپیوٹر اوپن کیا تو عامر جبران جس نے پہلے ہی اپنی جیب سے ایک کیپسول نکال کر انگلیوں میں دبا رکھا تھا اسے پریس کر کے توڑ دیا۔ اس نے کیپسول توڑنے سے پہلے اپنا سانس روک لیا تھا لیکن چونکہ سر سلطان اس کیپسول سے لاعلم تھے اس لئے وہ اس کیپسول سے نکلنے والی زود اثر گیس سے فوراً بے ہوش ہو گئے تھے اور عامر جبران کو کمپیوٹر سے ہارڈ ڈرائیو نکالنے کا موقع مل گیا۔ چونکہ اس نے سر سلطان کے ساتھ سیکرٹ سنٹر کی انتظامیہ پر بھی اپنا بھروسہ جما لیا تھا اس لئے اسے وہاں سے ہارڈ ڈرائیو جو ڈائمنڈ ہارٹ تھا نکال لانے میں کوئی مسئلہ نہ ہوا۔ میری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس نے ہارڈ ڈرائیو فوری طور پر گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں سفارتی اتاشی کو پہنچا دیا۔ میرا چونکہ سفارتی اتاشی سے لنک تھا۔ اس نے مجھے عامر جبران کے آنے اور ڈائمنڈ ہارٹ لانے کی اطلاع دی گئی تو میں نے اسے عامر جبران کو فوراً ہلاک کرانے کا کہہ دیا اور ڈائمنڈ ہارٹ اپنے پاس محفوظ رکھنے اور اسے مجھ تک پہنچانے کے انتظامات کرانے کا کہا۔ اس نے میری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے سفارت خانے سے باہر لے جا کر عامر جبران کے سر میں گولی مار کر اسے ہلاک کیا اور گریٹ لینڈ آنے والی ایک خصوصی

کوریئر فلائٹ کے ذریعے ڈائمنڈ ہارٹ مجھے روانہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں ڈائمنڈ ہارٹ جس میں حقیقی طور پر پاکیشیا کا دل ہے آپ کے ہاتھوں میں ہے''...... پرنسز نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سالمنڈ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''گڈ شو۔ اس ڈائمنڈ ہارٹ کے لئے تم نے بہترین پلاننگ کی تھی اور جس طرح تم نے اسے حاصل کیا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے۔ تمہاری اس کارکردگی سے میں بے حد خوش ہوں۔ خاص طور پر اس بات سے کہ تم نے اپنے فرائض کے لئے اپنے ذاتی مفاد کو یکسر نظر انداز کر دیا تھا اور عامر جبران کو ہلاک کرا دیا تھا''۔ سالمنڈ نے اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے اپنے مفادات سے زیادہ گریٹ لینڈ کے مفادات عزیز ہیں باس اور میں گریٹ لینڈ کے لئے جہاں اپنی جان دے سکتی ہوں وہاں دوسروں کی جان لے بھی سکتی ہوں''...... پرنسز نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ یہ وہی ڈائمنڈ ہارٹ ہے جس میں پاکیشیا کے تمام راز موجود ہیں''...... سالمنڈ نے کہا۔

''اس بات کا یہی ایک ثبوت کافی ہے باس کہ پاکیشیا میں تو کیا پوری دنیا میں اس جیسا کوئی دوسرا ڈائمنڈ ہارٹ موجود نہیں ہے۔ جسے خصوصی طور پر پاکیشیا میں ہی تیار کیا گیا تھا''...... پرنسز نے

جواب دیا۔

''گڈ شو۔ تمہاری اس بات میں واقعی دم ہے۔ اوکے۔ میں اسے چیک کراتا ہوں اور اس ڈرائیو میں موجود پاکیشیا کا تمام مواد نکلواتا ہوں پھر دیکھتے ہیں کہ ہم اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں''۔ سالمنڈ نے کہا۔

''یس باس لیکن......'' پرنسز مارگریٹ کہتے کہتے رک گئی۔

''ہاں بولو۔ کیا بات ہے۔ تم کچھ پریشان دکھائی دے رہی ہو''...... سالمنڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں ڈائمنڈ ہارٹ کے لئے عامر جبران سے مسلسل رابطے میں رہی تھی۔ وہ مجھے ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں ہر بات تفصیل کے ساتھ بتاتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس ہارڈ ڈرائیو میں ایک خاص پاس ورڈ لگا ہوا ہے جو سوائے سر سلطان کے کوئی نہیں جانتا۔ سر سلطان کے پاس ایک اور کمپیوٹر تھا جو ان کے پاس ہی رہتا تھا اور وہ ماسٹر کمپیوٹر سے لنکڈ تھا۔ سر سلطان اپنے کمپیوٹر کے ذریعے ہی ہارڈ ڈرائیو کا پاس ورڈ لگاتے تھے جس کے بعد عامر جبران اپنا کام کرتا تھا اور کام ختم ہوتے ہی سر سلطان اس ہارڈ ڈرائیو کو دوبارہ پاس ورڈ لگا کر اسے لاکڈ کر دیتے تھے''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا عامر جبران کو اس پاس ورڈ کا علم نہیں تھا یا اس نے سر سلطان سے پوچھا نہیں تھا''...... سالمنڈ نے ہونٹ چباتے

ہوئے پوچھا۔

''نو باس۔ سر سلطان اس معاملے میں عامر جبران پر بھی بھروسہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی عامر جبران کے پاس ایسا کوئی جواز تھا کہ وہ سر سلطان سے پاس ورڈ کے بارے میں پوچھ سکتا''۔ پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کوئی بات نہیں۔ ہمارے پاس ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر انجینئرز کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہم ان کی مدد سے اس پاس ورڈ کو اوپن کرا لیں گے''...... سالمنڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''نو باس۔ یہاں بھی ایک مسئلہ ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو سالمنڈ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیسا مسئلہ''...... سالمنڈ نے کہا۔

''عامر جبران نے بتایا تھا کہ اس ہارڈ ڈرائیو کی ایسی سیٹنگ کی گئی ہے کہ اسے صرف مخصوص پاس ورڈ کے ذریعے ہی کھولا جا سکتا ہے اگر اس ہارڈ ڈرائیو کا پاس ورڈ توڑنے یا کسی اور ذریعے سے اس کا ڈیٹا نکالنے کی کوشش کی گئی تو ڈرائیو میں موجود تمام ڈیٹا خود بخود واش ہو جائے گا''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو سالمنڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو پھر تمہیں چاہئے تھا کہ تم عامر جبران کو مجبور کرتی کہ وہ سر سلطان سے اس کا اصل پاس ورڈ حاصل کرتا۔ اگر ہمیں پاس ورڈ نہ ملا تو پھر ہمیں ڈائمنڈ ہارٹ کا کیا فائدہ ہو گا''۔ سالمنڈ نے

قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے عامر جبران سے کہا تھا لیکن اس نے احتیاط پسندی سے کام لیا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اگر سر سلطان کو اس پر معمولی سا بھی شک ہو گیا تو پھر وہ ڈائمنڈ ہارٹ کبھی حاصل نہیں کر سکے گا اور سر سلطان اسے سیکرٹ سنٹر کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیں گے''۔ پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں سر سلطان پر دھیان دینا پڑے گا اور کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا کہ وہ ہمیں ڈائمنڈ ہارٹ کا پاس ورڈ بتانے پر مجبور ہو جائے''...... سالمنڈ نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میری اطلاع کے مطابق سر سلطان بوڑھا اور کمزور سا آدمی ہے۔ ہمارے ایجنٹ انہیں پاکیشیا سے اغوا کر کے لا سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو وہیں پاکیشیا میں ان پر تشدد کر کے ان سے پاس ورڈ اگلوا سکتے ہیں اور اگر یہ ذمہ داری آپ مجھے دے دیں تو یہ کام میرے لئے بھی مشکل نہیں ہو گا''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی معاملہ گرم ہو گا اس لئے میں تمہیں اور گریٹ ایجنسی کے کسی بھی ایجنٹ کو پاکیشیا جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے مجھے لارڈ سے بات کرنی ہو گی۔ وہی حتمی فیصلہ کرے گا کہ ڈائمنڈ ہارٹ کو اوپن کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہے''۔

سالمنڈ نے کہا۔

''یس باس''...... پرنسز مارگریٹ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''تم بس اس بات پر دھیان دو کہ پاکیشیا کی کسی ایجنسی اور خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم نہ ہو کہ اس معاملے میں گریٹ لینڈ اور گریٹ ایجنسی کا کوئی ہاتھ ہے۔ اگر انہیں پتہ چل گیا کہ پاکیشیا کا ڈائمنڈ ہارٹ گریٹ لینڈ پہنچ گیا ہے اور گریٹ ایجنسی کے پاس ہے تو وہ آندھی اور طوفان بن کر گریٹ لینڈ پہنچ جائیں گے اور ایسا ہمارے لئے کسی طرح سود مند نہیں ہو گا''...... سالمنڈ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ میں نے اور عامر جبران نے انتہائی احتیاط سے کام کیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا کبھی علم نہیں ہو سکے گا کہ عامر جبران نے ڈائمنڈ ہارٹ کہاں اور کسے دیا ہے اور میں تو یہ بھی یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ انہیں عامر جبران کی لاش بھی کبھی نہیں ملے گی۔ عامر جبران خفیہ طور پر گریٹ لینڈ کے سفارت خانے گیا تھا جس کی سفارتی اتاشی سے ملاقات بھی خفیہ ہی رکھی گئی تھی''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''اس کے باوجود میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ عمران جیسے انسان سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کس طرح اس بات کا پتہ لگا لے کہ اس معاملے میں تم ملوث ہو۔ اگر وہ تم تک

پہنچ گیا تو پھر سارا معاملہ میرے اختیار سے نکل جائے گا اور اس بات کا علم اگر لارڈ کو ہو گیا تو وہ فوراً تمہارے ڈیتھ وارنٹ جاری کرا دے گا اور میں تم جیسی ذہین اور حسین لیڈی ایجنٹ سے محروم نہیں ہونا چاہتا''...... سالمنڈ نے کہا اور ڈیتھ وارنٹ کا سن کر پرنسز مارگریٹ کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے باس۔ مجھے یقین ہے کہ عمران کسی صورت میں مجھ تک نہیں پہنچ سکے گا لیکن اس کے باوجود میں آج ہی انڈر گراؤنڈ ہو جاتی ہوں تاکہ کسی بھی قسم کے خطرے کا کوئی احتمال نہ ہو''۔ پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا''...... سالمنڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گئی ہوں''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''اب تم جا سکتی ہو''...... سالمنڈ نے کہا۔

''یس باس''...... پرنسز مارگریٹ نے سر ہلا کر کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

''تم آسکر کے پاس اس کے فلیٹ میں چلی جاؤ۔ میں اسے کال کر دیتا ہوں۔ تمہارے انڈر گراؤنڈ ہونے میں وہ تمہاری بھرپور مدد کرے گا''...... سالمنڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میں آسکر کے پاس چلی جاتی ہوں''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی آفس سے نکلتی چلی گئی۔ ابھی پرنسز مارگریٹ اس کے آفس سے نکلی ہی تھی کہ اسی

لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سالمنڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سالمنڈ سپیکنگ"...... سالمنڈ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لارڈ بول رہا ہوں"...... دوسری جانب سے لارڈ کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس لارڈ میں آپ کو ہی فون کرنے والا تھا"...... لارڈ کی آواز سن کر سالمنڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرنسز مارگریٹ پاکیشیا کا ڈائمنڈ ہارٹ لے کر تمہارے پاس پہنچ چکی ہے۔ کیا تم نے اس سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کر لیا ہے"۔ لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

"یس لارڈ۔ ڈائمنڈ ہارٹ میرے سامنے ہی پڑا ہوا ہے"۔ سالمنڈ نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اب بتاؤ کہ پرنسز مارگریٹ نے پاکیشیا سے ڈائمنڈ ہارٹ کیسے حاصل کیا ہے اور اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ وہی ڈائمنڈ ہارٹ ہے جسے ہم حاصل کرنا چاہتے تھے"...... لارڈ نے پوچھا تو سالمنڈ نے پرنسز مارگریٹ کی بتائی ہوئی تمام تفصیل لارڈ کو بتا دی اور اسے یہ بھی بتا دیا کہ ڈائمنڈ ہارٹ کے اصل ہونے کا کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔

"گڈ شو۔ اب تم ڈائمنڈ ہارٹ لے کر میرے پاس آ جاؤ۔ میں اسے خود چیک کروں گا اور دیکھوں گا کہ اس کے پاس ورڈ کے لئے کیا کرنا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں ابھی آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... سالمنڈ نے کہا۔

"ڈائمنڈ ہارٹ چونکہ پاکیشیا سے حاصل کیا گیا ہے اور اس میں پاکیشیا کے اہم ترین راز موجود ہیں اس لئے اس معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہی حرکت میں لایا جائے گا اس لئے ہمیں اس معاملے میں بے حد احتیاط سے کام لینا ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں جانتا ہوں"...... سالمنڈ نے کہا۔

"جانتے ہو تو پھر کیا مجھے یہ کہنے کی ضرورت ہے نانسنس کہ پرنسز مارگریٹ کا زندہ رہنا ہمارے لئے کس خطرے کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے"...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"یس لارڈ۔ میں اس سلسلے میں آپ سے ہدایات لئے بغیر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اب آپ نے حکم دیا ہے تو پھر آپ بے فکر ہو جائیں۔ پرنسز مارگریٹ آج کے بعد کہیں دکھائی نہیں دے گی"۔ سالمنڈ نے کہا۔

"اگر وہ دکھائی دی تو تم اس دنیا سے غائب ہو جاؤ گے سمجھے تم"...... لارڈ نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور لارڈ کی غراہٹ سن کر سالمنڈ کانپ کر رہ گیا۔

"یس لارڈ۔ میں ابھی اس کا انتظام کر دیتا ہوں"...... سالمنڈ نے کہا اور دوسری طرف سے لارڈ نے رابطہ ختم کر دیا اور سالمنڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل پر ہاتھ مارا۔ رسیور میں

ٹون آتے ہی اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''سالمنڈ بول رہا ہوں''...... سالمنڈ نے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ میں آسکر بول رہا ہوں''...... سالمنڈ کی آواز سن کر دوسری طرف سے مؤدب لہجے میں کہا گیا۔

''کہاں ہو تم''...... سالمنڈ نے پوچھا۔

''میں اپنے فلیٹ میں ہی ہوں باس۔ حکم''...... آسکر نے پوچھا۔

''پرنسز مارگریٹ کو میں نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ لارڈ نے اس کا ڈیتھ آرڈر جاری کر دیا ہے۔ اس لئے جیسے ہی وہ تمہارے پاس آئے لارڈ کے حکم کی تعمیل کر دینا۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ اس کی لاش بھی ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے''۔ سالمنڈ نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن......'' آسکر نے کہنا چاہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت کا عنصر تھا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ لیکن کہنے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی ہے۔ میں نے کہا ہے نا کہ یہ لارڈ کا حکم ہے اور لارڈ کے حکم پر کوئی سوال نہیں اٹھایا جاتا۔ سمجھے تم۔ نانسنس''...... سالمنڈ نے بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''یس۔ یس باس۔ سوری باس۔ رئیلی ویری سوری''...... آسکر

نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں آسکر۔ تم صرف اتنا ہی کیا کرو جتنا تمہیں کرنے کو کہا جائے۔ مجھ سے کسی بات کی تفصیل اور سوال کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔ نانسنس''...... سالمنڈ نے اسی طرح انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ میں آئندہ احتیاط کروں گا''...... آسکر کی دھیمی آواز سنائی دی اور سالمنڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

''نانسنس۔ ہر بات انہیں سمجھانی پڑتی ہے خود سے جیسے انہیں کچھ سمجھ ہی نہیں آتا ہے''...... سالمنڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے غصے سے کھولتا رہا پھر اس نے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے نارمل کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ نارمل ہو چکا تھا اور اس نے نارمل ہوتے ہی اپنے سامنے رکھی ہوئی فائل کھولی اور اس پر دوبارہ کام کرنا شروع ہو گیا۔

”معاملہ بے حد حیرت انگیز ہے اور بری طرح سے الجھ کر رہ گیا ہے۔ سمجھ میں ہی نہیں آ رہا ہے کہ آخر یہ سب ہوا کیسے ہے اور عامر جبران کس کی ایماء پر کام کر رہا تھا“...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بلیک زیرو کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”ہاں واقعی۔ ہم نے ہر جگہ عامر جبران کو تلاش کرایا ہے لیکن اس کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ میں نے ممبران کے ذریعے ایئر پورٹس اور تمام خارجی راستوں پر چیکنگ کرا دی تھی اور انہیں کراس ویژنل چشمے استعمال کرنے کا حکم دیا تھا کہ اگر عامر جبران میک اپ کر کے کہیں نکلنے کی کوشش کرے تو کراس ویژنل چشموں کی مدد سے اسے چیک کر کے پکڑا جا سکے لیکن تا حال کسی طرف سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہیں ملی ہے“...... بلیک زیرو نے

جواباً کہا۔

”اس بات کا بھی کوئی علم نہیں ہو سکا ہے کہ عامر جبران کا ویڈیو لنک سے کس سے رابطہ تھا۔ انٹرنیٹ کنٹرول آفس سے بھی اس کا کوئی ریکارڈ نہیں مل سکا ہے“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ اس کے علاوہ میں نے رجسٹریشن کمپنیوں سے بھی بات کی تھی کہ شاید عامر جبران نے ڈبل سم کارڈز لے رکھے ہوں اور وہ کسی دوسرے سم کارڈ سے بیرونی رابطوں میں ہو لیکن ریکارڈ کے مطابق عامر جبران کا ایک ہی سم کارڈ تھا جس میں ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے پتہ چل سکے کہ وہ کس کس کے رابطے میں تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں نے سر سلطان کے ساتھ جا کر عامر جبران کی رہائش گاہ اور اس کا کمرہ بھی خصوصی طور پر چیک کیا تھا لیکن وہاں سے بھی مجھے کچھ نہیں ملا ہے۔ ان سب باتوں سے تو میرا شک اور بھی زیادہ یقین میں بدلتا جا رہا ہے کہ عامر جبران اکیلا نہیں تھا۔ اس کے پیچھے ضرور کسی کا ہاتھ تھا جو اسے مسلسل گائیڈ کر رہا تھا“...... عمران نے کہا۔

”آپ کے خیال میں عامر جبران کے ساتھ اس معاملے میں کون ہو سکتا ہے جسے ڈائمنڈ ہارٹ میں دلچسپی ہو“...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ڈائمنڈ ہارٹ پاکیشیا کا دل ہے بلیک زیرو۔ اس میں پاکیشیا کا

ہر راز چھپا ہوا ہے۔ یہ پوچھو کہ دنیا میں ہمارا ایسا کون سا مخالف ملک ہو گا جسے ڈائمنڈ ہارٹ میں دلچسپی نہیں ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”لیکن عامر جبران کا تعلق تو پاکیشیا سے ہے اور بادی النظر میں تو وہ انتہائی شریف اور نیک نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ اس کا سابقہ ریکارڈ بھی بے داغ ہے اور وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے گریٹ لینڈ گیا تھا پھر اچانک اسے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرنے اور اسے لے کر غائب ہونے کا خیال کہاں سے آ گیا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”انسان کی نیت بدلتے دیر نہیں لگتی بلیک زیرو۔ ایک تو ڈائمنڈ ہارٹ اور دوسرا اس میں موجود پاکیشیا کا راز جس کے لئے دشمن ملک منہ مانگی اور بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن عامر جبران کے لئے دولت کا حصول کچھ سمجھ میں نہیں آ تا۔ وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہے اور اس کے باپ نے مرنے سے پہلے وصیت میں اپنی تمام جائیداد اس کے نام کر دی تھی۔ وہ سینکڑوں ایکڑ زمین کا مالک ہے اور اس کا بنک بیلنس بھی کم نہیں ہے۔ کم و بیش اس کا بنک بیلنس بیس کروڑ سے زائد کا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”دولت کی ہوس ایسی ہوتی ہے کہ جتنی دولت مل جائے وہ کم ہی لگتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عامر جبران بھی راتوں رات شہنشاہ بننے

کا خواب دیکھ رہا ہو اور شہنشاہ بننے کے لئے اس کے پاس موجود جائیداد اس کے معیار سے بے حد کم ہے جبکہ ڈائمنڈ ہارٹ سے وہ نام کا نہیں حقیقت میں خود کو شہنشاہ بنا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے لیکن میرا دل اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ عامر جبران نے ڈائمنڈ ہارٹ دولت کے حصول کے لئے کیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو پھر تمہیں کیا لگتا ہے کیا وہ ملک دشمن تھا یا وہ کسی کے اشاروں پر ناچ رہا تھا“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آپ کی دوسری بات ٹھیک لگ رہی ہے“...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

”یہ کہ وہ کسی کے اشاروں پر ناچ رہا تھا“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”جی ہاں۔ آج کل جدید سائنس کا دور ہے اور ایسے بہت سے واقعات موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہپناٹائزم اور سائنسی آلات کی مدد سے کسی بھی انسان کا مائنڈ کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کسی ملک دشمن عناصر کو اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ عامر جبران ہی ایسا شخص ہے جس کے ذریعے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس نے عامر جبران کا مائنڈ کنٹرول کر لیا ہو اور پھر اس سے یہ کام کرایا ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ممکن ہے لیکن اس بات کا پتہ تب ہی چل سکتا ہے

کہ کسی طرح سے وہ ہمارے سامنے آ جائے پھر اس کا دماغ ٹٹول کر ہی اس بات کا پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ وہ کنٹرولڈ تھا یا نہیں۔ اس کم بخت کا کسی اور کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی تو نہیں تھا کہ اس سے پتہ کیا جا سکے کہ وہ کیا کرتا پھر رہا تھا''...... عمران نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

''میں نے آپ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے گریٹ لینڈ میں موجود فارن ایجنٹ ماتھر کو ایکٹیو کر دیا ہے تاکہ وہ گریٹ لینڈ میں موجود عامر جبران کی سابقہ رہائش گاہ چیک کر سکے اور اس یونیورسٹی میں بھی جا کر معلومات حاصل کرے جہاں وہ کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ ماتھر کو کوئی کلیو مل جائے اور ہمیں اس سے لائن آف ایکشن مل سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ تم نے اچھا کیا ہے۔ واقعی ہمیں عامر جبران کا بیک گراؤنڈ چیک کرنا ہوگا اس کے علاوہ شاید ہی ہم اس تک یا کسی نتیجے پر پہنچ سکیں''...... عمران نے کہا۔

''ایک بات اور''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''عامر جبران کی کار ماسٹر کالونی سے ملی ہے جسے جلا کر راکھ بنا دیا گیا ہے اور اس کار میں اس کا لیپ ٹاپ بھی جلی ہوئی حالت میں ملا ہے۔ لیپ ٹاپ جلانے سے پہلے اس کی ہارڈ ڈرائیو اور تمام سسٹم کو توڑ پھوڑ دیا گیا تھا تاکہ اس سے کوئی مواد نہ نکالا جا سکے

اور کار کی حالت بھی ایسی ہے جیسے اسے پٹرول چھڑک کر جلایا گیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کار میں کسی کی لاش بھی ملی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کار خالی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کون گیا تھا کار چیک کرنے''...... عمران نے پوچھا۔

''صفدر کی ڈیوٹی لگائی تھی''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اور کوئی خاص بات نوٹ نہیں کی اس نے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں کار کے ارد گرد تو اسے کچھ نہیں ملا تھا لیکن کار سے کچھ فاصلے پر اسے ایک کار کے ٹائروں کے نشان ضرور ملے تھے اس نے ان ٹائروں کی تصویریں بنا لی ہیں تاکہ سرچ کیا جا سکے کہ وہ کس کی کار تھی اس کے علاوہ اسے وہاں پر جوتوں کے بھی چند نشان ملے ہیں وہ بھی اس نے تصویروں میں محفوظ کر لئے ہیں۔ جوتوں کے نشان ایسے ہیں جیسے جوتے کے تلوں کے نیچے برفی جیسے کٹاؤ کے سانچے سے بنے ہوں۔ اس نے مٹی کا بنا ہوا ایک برفی جیسا ٹکڑا بھی بطور کلیو محفوظ کر لیا ہے جو شاید آگے چل کر ہمارے کام آ سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''گڈ شو۔ اور کچھ''...... عمران نے کہا۔

''فی الحال اتنا ہی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے آپریشن روم میں سیٹی کی آواز ابھری تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''دیکھو شاید ماتھر کی کال ہو اور اسے عامر جبران کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ایم آر کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کی مخصوص آواز میں کہا۔

''چیف۔ مجھے عامر جبران کے بارے میں کچھ انفارمیشن ملی ہیں۔ وہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اوور''...... ایم آر نے کہا جو گریٹ لینڈ کا فارن ایجنٹ ماتھر ہی تھا۔

''بتاؤ۔ اوور''...... بلیک زیرو نے اسی انداز میں کہا۔ عمران خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''عامر جبران جس یونیورسٹی میں پڑھتا تھا وہاں اس کی ایک لڑکی سے دوستی تھی جس کا نام مارگریٹ ہے اور وہ یونیورسٹی میں پرنسز کے نام سے مشہور تھی۔ اطلاع کے مطابق عامر جبران اور پرنسز مارگریٹ ایک دوسرے کے بہت کلوز تھے اور ایک دوسرے سے ہر بات شیئر کرتے تھے۔ ان کے بارے میں یہاں تک پتہ

چلا ہے کہ عامر جبران، پرنسز مارگریٹ کی ہر بات آنکھیں بند کر کے مان لیتا تھا''...... ماتھر نے جواب دیا۔

''مجھے ان کی فرینڈ شپ کے قصیدے مت سناؤ۔ کوئی اہم بات ہے تو وہ بتاؤ۔ اوور''...... ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

''یس چیف۔ میں نے پرنسز مارگریٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں جن سے انتہائی حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں۔ اوور''...... ماتھر نے کہا۔

''کیسے انکشافات۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''پرنسز مارگریٹ کا تعلق گریٹ لینڈ کی ایک فعال اور طاقتور ایجنسی سے ہے جس کا نام گریٹ ایجنسی ہے۔ اوور''...... ماتھر نے کہا تو بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

''گریٹ ایجنسی۔ کیا مطلب۔ ایک سٹوڈنٹ کا کسی ایجنسی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پرنسز مارگریٹ دو سال سے گریٹ ایجنسی سے وابستہ ہے اور وہ گریٹ ایجنسی کی ٹاپ لیڈی ایجنٹوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اسے کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا اسی لئے اس نے گریٹ ایجنسی میں رہتے ہوئے بھی یونیورسٹی جوائن کی تھی۔ اوور''...... ماتھر نے کہا۔

''کیا یہ بات یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس جانتے ہیں کہ پرنسز

مارگریٹ کا تعلق کسی ایجنسی سے ہے۔ اوور“...... بلیک زیرو نے
پوچھا۔
”نو چیف۔ اس بارے میں شاید عامر جبران کو بھی پتہ نہیں تھا۔
وہ اسے ایک عام سی سٹوڈنٹ ہی سمجھتا تھا۔ اوور“...... ماتھر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوکے۔ اور کیا معلوم ہوا ہے تمہیں پرنسز مارگریٹ کے بارے
میں۔ اوور“......ایکسٹو نے پوچھا۔
”اس کے کچھ فرینڈز کا کہنا ہے کہ عامر جبران، پرنسز مارگریٹ
کے ہی کہنے پر پاکیشیا گیا تھا۔ وہ دونوں اپنے روم میں باتیں کر
رہے تھے تو ان کے ایک فرینڈ نے ان کی چند باتیں سنی تھیں جس
کے مطابق پرنسز مارگریٹ، عامر جبران کو پاکیشیا جانے اور کسی
خاص کام کرنے کے لئے فورس کر رہی تھی۔ اوور“...... ماتھر نے
کہا۔
”ہونہہ۔ کس کام کے لئے وہ اسے فورس کر رہی تھی۔ اوور“۔
ایکسٹو نے غرا کر کہا۔
”اس کے بارے میں اس کے فرینڈ کو کچھ نہیں معلوم۔ اس نے
ان کی چند ہی باتیں سنی تھیں البتہ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ پرنسز
مارگریٹ اور عامر جبران ایک دوسرے سے مسلسل رابطے میں تھے
اور وہ ایک دوسرے سے سیل فون کی بجائے انٹرنیٹ کی دنیا کے
ویڈیو لنک سے بات چیت کرتے تھے اور ان کی یہ بات چیت

انتہائی خفیہ ہوتی تھی۔ اس کے دوست نے ایک مرتبہ پرنسز
مارگریٹ کو عامر جبران سے ویڈیو لنک پر بات کرتے دیکھ لیا تھا
لیکن جیسے ہی پرنسز مارگریٹ کو پتہ چلا کہ اسے کسی نے دیکھ لیا ہے
اس نے فوراً عامر جبران سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔ اوور“...... ماتھر
نے کہا۔
”اب پرنسز مارگریٹ کہاں ہے۔ اوور“......ایکسٹو نے پوچھا۔
”کل تک پرنسز مارگریٹ یونیورسٹی میں ہی تھی اور وہ اپنی ایک
فرینڈ کے ساتھ یونیورسٹی کے ایک ہاسٹل میں رہتی تھی لیکن کل سے
وہ لاپتہ ہے۔ اس کی فرینڈ کے کہنے کے مطابق پرنسز مارگریٹ
بازار شاپنگ کرنے کے لئے گئی تھی اس کے بعد سے وہ واپس نہیں
آئی ہے۔ میں نے اس کی فرینڈ سے پرنسز مارگریٹ کی رہائش گاہ
کا ایڈریس معلوم کیا اور پھر میں نے جب اس کی رہائش گاہ میں جا
کر چھان بین کی تو پتہ چلا کہ پرنسز مارگریٹ اپنی رہائش گاہ میں کم
ہی آتی ہے اور وہ پچھلے کئی ہفتوں سے گھر واپس نہیں آئی تھی۔ میں
نے اسے ہر جگہ تلاش کیا لیکن تا حال اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا
ہے۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔
”اوکے۔ تم پرنسز مارگریٹ کی تلاش جاری رکھو اور اگر وہ نظر
آئے تو اس پر گہری نظر رکھنا اور اس کی ایکٹیوٹیز کے بارے میں
مجھے وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہنا۔ اوور“...... ایکسٹو نے کہا اور اوور
اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

’’ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عامر جبران نے ڈائمنڈ ہارٹ، پرنسز مارگریٹ کے کہنے پر چوری کیا تھا‘‘...... ٹرانسمیٹر بند ہوتے ہی عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

’’جی ہاں۔ ماتھر کی بتائی ہوئی باتوں سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’پرنسز مارگریٹ جس کا تعلق گریٹ لینڈ کی گریٹ ایجنسی سے ہے۔ اس نے ہی عامر جبران کو مجبور کیا ہو گا کہ وہ پاکیشیا جائے اور سیکرٹ سنٹر تک رسائی حاصل کر کے وہاں سے ڈائمنڈ ہارٹ نکال لائے۔ اس کا مطلب ہے کہ گریٹ ایجنسی کو اس بات کی خبر مل چکی تھی کہ پاکیشیا میں کوئی سیکرٹ سنٹر موجود ہے اور وہاں کیا ہو رہا ہے اور انہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا ہو گا کہ عامر جبران کا تعلق پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سے ہے اور وہی ایک ایسا انسان ہے جو اگر اس کام کے لئے کوشش کرے تو سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کیا جا سکتا ہے‘‘...... عمران نے مسلسل سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

’’اور یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ ان دونوں کا آپس میں ویڈیو لنک سے ہی رابطہ تھا‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’لگتا ہے پرنسز مارگریٹ ضرورت سے زیادہ حسین ہو گی جس کی زلفوں کا عامر جبران اس قدر اسیر ہو گیا تھا کہ اس نے پرنسز مارگریٹ کے لئے اپنے ملک اور اپنے وطن کی سلامتی کو بھی داؤ پر

لگانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ یہ عشق کا بخار انسان کو سچ مچ پاگل کر دیتا ہے اور انسان کو کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں چھوڑتا‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’لیکن عشق کا ایسا بھی کیا بخار کہ انسان ایک لڑکی کے لئے اپنا ملک اور اپنی قوم کی سلامتی ہی داؤ پر لگا دے اور اپنا سب کچھ گنوا دے‘‘...... بلیک زیرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’یہ بخار جس کے دماغ پر سوار ہوتا ہے اس کی عقل و خرد ختم کر دیتا ہے اور پھر اس کے دماغ سے اچھے اور برے کی تمیز ہی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ میرے خیال میں عامر جبران کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’مطلب ایک لڑکی کے کہنے پر وہ ملک و قوم سے غداری کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو پھر ہمیں فوری طور پر پرنسز مارگریٹ کا احاطہ کرنا چاہئے۔ اسی سے پتہ چلے گا کہ عامر جبران اور ڈائمنڈ ہارٹ کہاں ہے‘‘۔ بلیک زیرو نے کہا۔

’’اگر وہ ملے گی تب ہی اس سے کچھ پوچھو گے نا‘‘...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

’’کیا مطلب۔ آپ کے خیال میں وہ نہیں ملے گی اب‘‘۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"اگر یہ کام گریٹ ایجنسی کا ہے اور اگر ڈائمنڈ ہارٹ ان کے ہاتھ آ چکا ہے تو پھر وہ پرنسز مارگریٹ کو کبھی زندہ نہیں چھوڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ پھر تو عامر جبران کے زندہ ہونے کے بھی امکانات کم ہی ہوں گے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ایسے لوگوں کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے جو بغیر سوچے سمجھے الٹے سیدھے کام کر جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ خاموش ہو گئے۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ عمران بھی سن سکے کہ کس کی کال ہے۔

"صفدر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس صفدر۔ کوئی نئی بات معلوم ہوئی"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس چیف۔ میں نے تحقیقات کی ہیں۔ کار کے ٹائروں سے پتہ چلا تھا کہ کار ماؤنٹ ارسٹو ماڈل کی تھی جو صرف گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں ہی موجود ہے اس ماڈل کی دوسری کوئی کار پاکیشیا میں موجود نہیں ہے اور اتفاق سے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں مجھے میرا ایک پرانا دوست بھی مل گیا تھا میں نے اس سے معلومات حاصل کیں تو اس نے بتایا کہ عامر جبران وہاں آیا تھا

اور اس کی کار کے ٹائروں کے نشان بھی مجھے سفارت خانے کے احاطے میں ملے ہیں۔ دوست کے کہنے کے مطابق عامر جبران واپسی پر فرسٹ آفیسر کے پرسنل اسسٹنٹ ڈیوگلس کے ساتھ ماؤنٹ ارسٹو کار میں گیا تھا۔ اس کے بعد ڈیوگلس تو واپس آ گیا تھا لیکن واپسی پر اس کے ساتھ عامر جبران نہیں تھا اور پھر ڈیوگلس اور اس کا ایک ساتھی ماؤنٹ ارسٹو کار اور عامر جبران کی کار لے گئے تھے اس کے بعد ماؤنٹ ارسٹو کار ہی واپس آئی تھی جس میں ڈیوگلس کا وہ ساتھی بھی تھا جو سفارت خانے سے عامر جبران کی کار لے گیا تھا"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور وہ جوتوں کے نشان"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"وہ نشان ڈیوگلس کے ساتھ جانے والے آدمی کے ہیں۔ اس کا نام ایمرے ہے"...... صفدر نے کہا۔

"عامر جبران کو غائب کرنے میں ڈیوگلس کا ہاتھ ہے۔ کیا تم اسے کسی طرح سے یہاں لا سکتے ہو"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"میں اسے سفارت خانے سے تو نہیں اٹھا سکتا لیکن میں نے اس کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ اگر آپ مجھے دو گھنٹوں کا وقت دیں تو میں یہ کام کر لوں گا۔ جیسے ہی وہ اپنی رہائش گاہ پر جانے کے لئے سفارت خانے سے نکلے گا میں اسے راستے سے ہی اٹھا لوں گا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے لے کر دانش منزل میں ہی پہنچ جانا"۔

ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف"...... صفدر نے کہا اور بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب سارے معاملات خود بخود کھلتے جا رہے ہیں۔ عامر جبران سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ نکال کر بلکہ سیدھا گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں گیا تھا اور اس نے لامحالہ ڈائمنڈ ہارٹ پرنسز مارگریٹ کے کہنے پر سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے حوالے کیا ہو گا تا کہ وہ اسے اپنی حفاظت میں گریٹ لینڈ پہنچا سکے اور ڈائمنڈ ہارٹ ہاتھ آتے ہی پرنسز مارگریٹ یا پھر گریٹ ایجنسی کے حکم کے تحت عامر جبران کو ہلاک کر دیا گیا اور اس کے بعد اس کی کار بھی باہر لے جا کر جلا دی گئی تا کہ سارا معاملہ ہی چھپ جائے"...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ گریٹ لینڈ پہنچ چکا ہے"۔
بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ اتنی اہم اور قیمتی چیز سفارت خانے میں تو نہیں پڑی رہ سکتی۔ تم معلوم کرو کہ جب سے عامر جبران غائب ہوا ہے اس کے بعد سے گریٹ لینڈ کون کون سی فلائٹس گئی ہیں اور کیا ان میں گریٹ لینڈ کا کوئی سفارتی نمائندہ سفارتی بیگ لے کر بھی گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فون اٹھایا اور نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

پرنسز مارگریٹ کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ اس وقت ایک مقامی ہوٹل میں موجود تھی۔ اس نے میک اپ بدلا ہوا تھا اور وہ اس ہوٹل میں ایک فرضی نام سے رکی ہوئی تھی۔

پرنسز مارگریٹ کو گریٹ ایجنسی کے باس سالمنڈ اور خاص طور پر لارڈ پر بے حد غصہ آ رہا تھا جس نے اس کے ڈیتھ آرڈرز جاری کیے تھے۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ پرنسز مارگریٹ اپنا ہینڈ بیگ سالمنڈ کے آفس میں اس کی میز پر رکھ کر بھول کر باہر چلی گئی تھی۔ وہ اپنا ہینڈ بیگ لینے کے لئے دوبارہ سالمنڈ کے آفس کی طرف آئی تھی تو اسے بند دروازے کے اندر سے سالمنڈ کی لارڈ سے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ چونکہ سالمنڈ کا آفس ساؤنڈ پروف نہیں تھا اس لئے اس کی اور لارڈ کی آوازیں باہر صاف سنی جا سکتی تھیں اور پرنسز مارگریٹ نے ان دونوں کی باتیں سن لی تھیں اور یہ سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی کہ لارڈ نے سالمنڈ کو اسے فوری طور پر

ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے اور لارڈ سے بات کرنے کے بعد سالمنڈ نے آسکر کو فون کر کے اسے ہلاک کرنے کا ٹاسک دے دیا تھا جس کے پاس سالمنڈ نے اسے جانے کا مشورہ دیا تھا۔

سالمنڈ اور لارڈ کی باتوں نے پرنسز مارگریٹ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس نے گریٹ ایجنسی کے لئے جو کچھ کیا تھا اس کے بدلے میں اسے موت کی سزا دی جا رہی تھی اس پر پرنسز مارگریٹ کو افسوس بھی ہو رہا تھا اور ان دونوں پر غصہ بھی آ رہا تھا کہ اس نے گریٹ ایجنسی کو ٹاپ پوزیشن پر لانے کے لئے سب سے بڑھ کر کام کیا تھا اور ایک دو مشنز میں تو اس کی جان پر بھی بن آئی تھی اور مشنز پر کام کرتے ہوئے اسے کئی بار زخمی بھی ہونا پڑا تھا لیکن اب ایک ڈائمنڈ ہارٹ کی خاطر جسے پرنسز مارگریٹ نے ہی حاصل کیا تھا اس ٹاسک پر کامیاب ہونے کے باوجود اسے انعام دینے کی بجائے موت کی سزا سنا دی گئی تھی۔

گریٹ ایجنسی کے اصولوں اور قواعد کے بارے میں پرنسز مارگریٹ جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ ایک بار لارڈ جس کی ہلاکت کا ڈیتھ آرڈر دے دیتا ہے اس کی موت یقینی ہو جاتی ہے اس لئے پرنسز مارگریٹ نے آسکر کے فلیٹ میں جانے کی بجائے فوری طور پر منظر سے غائب ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ اپنی رہائش گاہ اور یونیورسٹی کے ہاسٹل بھی نہیں گئی تھی بلکہ میک اپ کر کے وہ فوراً ایک ہوٹل میں شفٹ ہو گئی تھی۔ اس نے تیزی سے کام کرتے ہوئے

اپنے کریڈٹ کارڈ سے بڑی رقم بھی نکلوا لی تھی تاکہ ضرورت کے وقت اس کے کام آ سکے ورنہ اس کا کریڈٹ کارڈ کے استعمال سے بھی پکڑے جانے کا خطرہ ہو سکتا تھا۔

پرنسز مارگریٹ کل سے اسی ہوٹل میں موجود تھی اور بند کمرے میں ہی رہ رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ سالمنڈ کو اس کے فرار کا علم ہو گا تو گریٹ ایجنسی کے ایجنٹ فوری طور پر اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے اور وہ اسے ہر ممکن جگہوں پر تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اور جیسے ہی وہ ان کے سامنے آئے گی اسے ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں ہو گی۔

پرنسز مارگریٹ کو یہ بھی پتہ تھا کہ گریٹ ایجنسی کے تربیت یافتہ ایجنٹوں کو اس کی تلاش میں زیادہ وقت نہیں لگے گا وہ سراغ رساں کتوں کی طرح اس کی سونگھتے ہوئے اس تک پہنچ جائیں گے جن سے بچنا اس کے لئے ناممکن ہو جائے گا اس لئے پرنسز مارگریٹ نے فوری طور پر گریٹ لینڈ سے نکلنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ اس کے لئے یہی بہتر تھا کہ وہ اپنی ہی ایجنسی سے بچنے کے لئے فوری طور پر گریٹ لینڈ کو خیر باد کہہ دے۔ چونکہ پرنسز مارگریٹ بھی گریٹ ایجنسی کا حصہ رہ چکی تھی اس لئے اس کے پاس ایسے بہت سے ذرائع موجود تھے جن سے فائدہ اٹھا کر وہ خاموشی سے گریٹ لینڈ سے نکل سکتی تھی اور اس کے لئے اس نے ہوٹل کے بند کمرے میں ہی بیٹھ کر مخصوص افراد سے رابطے بھی کرنے شروع کر دیئے تھے جو

اس کے گریٹ لینڈ سے نکلنے میں معاون ثابت ہو سکتے تھے۔

پرنسز مارگریٹ کا سیل فون اس کے ہینڈ بیگ میں تھا اور ہینڈ بیگ باس سالمنڈ کے آفس میں رہ گیا تھا۔ اب اس کے پاس نیا فون تھا جس سے وہ صرف بھروسے کے آدمیوں سے ہی رابطے کر رہی تھی تاکہ اس کے بارے میں گریٹ ایجنسی کو کچھ علم نہ ہو سکے۔ پرنس مارگریٹ سیل فون ہاتھ میں لئے انتہائی بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔ وہ بار بار سیل فون کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے اسے کسی کی کال کا شدت سے انتظار ہو۔

''ہونہہ۔ نجانے یہ پاسکل کہاں رہ گیا ہے۔ اس نے تو کہا تھا کہ آج صبح تک میرا کام ہو جائے گا۔ اب صبح سے دوپہر ہو رہی ہے نہ وہ آیا ہے اور نہ ہی وہ مجھے کال کر رہا ہے۔ میں اسے کال کرتی ہوں تو اس کا سیل فون آف مل رہا ہے۔ اگر وہ اسی طرح دیر کرتا رہا تو گریٹ ایجنسی کے ایجنٹوں کو مجھ تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکے گا''...... پرنسز مارگریٹ نے غصے اور پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک دروازے پر دستک کی آواز سن کر وہ بری طرح سے اچھل پڑی۔ دستک کی آواز سن کر اس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا۔ وہ چند لمحے بند دروازے کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے ایک میز کی دراز کھول کر اس میں سے منی پسٹل نکالا اور پسٹل لے کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

اس نے منی پسٹل والا ہاتھ اپنی کمر کی طرف کر لیا۔

''کون ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے آواز بدل کر پوچھا۔

''پاسکل ہوں مادام''...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور اس آواز کو پہچان کر پرنسز مارگریٹ کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کا لاک ہٹایا اور ہینڈل گھما کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک نوجوان کھڑا تھا جو شکل و صورت سے کسی انگریزی فلم کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے گرے کلر کا انتہائی شاندار تراش کا سوٹ پہن رکھا تھا جو اس پر بے حد جچ رہا تھا۔

''آؤ۔ اندر آ جاؤ جلدی''...... پرنسز مارگریٹ سر نکال کر باہر راہداری میں ادھر ادھر دیکھ کر نوجوان کو اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے کہا تو نوجوان سر ہلا کر اندر آ گیا۔ اس کے اندر آتے ہی پرنسز مارگریٹ نے دروازہ بند کر کے اسے فوراً لاکڈ کر دیا۔

''آؤ''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور تیزی سے آگے کی طرف بڑھ گئی۔ نوجوان بھی اس کے پیچھے آ گیا۔

''بیٹھو''...... پرنسز مارگریٹ نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو نوجوان سر ہلا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ پرنسز مارگریٹ بھی اس کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی۔

''کہاں تھے تم اور تمہارا سیل فون کیوں آف ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں

کہا۔

''سوری مادام۔ میں آپ کے ہی کام میں لگا ہوا تھا۔ میرے کنٹیکٹ زیادہ ہیں جو ہر وقت مجھے کال کرتے رہتے ہیں ان سے بچنے اور آپ کے کام پر توجہ دینے کے لئے مجھے اپنا سیل فون آف رکھنا پڑا تھا'' ...... پاسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا ہو گیا میرا کام'' ...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

''میں نے تمام انتظامات مکمل کر دیئے ہیں۔ آپ کو آج رات بارہ بجے دریائے ایبون کے شمالی گھاٹ پر پہنچنا ہے۔ میں آپ کو وہیں ملوں گا۔ آپ کو ایک بوٹ کے ذریعے کساٹا بھیجا جائے گا جہاں سے ہمارے آدمی آپ کو پک کریں گے اور پھر آپ کو خاموشی سے کساٹا سے ایک چارٹرڈ طیارے سے جنوبی افریقہ پہنچا دیا جائے گا وہاں سے آپ جہاں جانا چاہیں جانے کے لئے آزاد ہوں گی'' ...... پاسکل نے کہا۔

''راستے میں اگر چیکنگ کی گئی تو'' ...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں۔ چیکنگ سنبھالنا ہمارا کام ہے اور اس کام کے لئے ہم باقاعدہ جگہ جگہ معاوضہ ادا کرتے ہیں آپ کو بس مطلوبہ رقم سے ایک لاکھ ڈالرز زائد دینے ہوں گے''۔ پاسکل نے کہا۔

''ٹھیک ہے دے دوں گی۔ جان سے بڑھ کر میرے لئے اس

وقت اور کچھ نہیں ہے۔ ایک بار میں گریٹ لینڈ سے نکل جاؤں تو پھر میں یہ سب کچھ دوبارہ حاصل کر سکتی ہوں'' ...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''معاف کیجئے گا مادام۔ کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں اگر آپ برا نہ منائیں تو'' ...... پاسکل نے کہا۔

''ہاں پوچھو۔ کیا پوچھنا ہے'' ...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''آپ گریٹ لینڈ کی سب سے بڑی اور فعال گریٹ ایجنسی کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ ہیں اور اس ملک میں تو کیا آپ کی پوری دنیا میں دھوم ہے کہ آپ جیسی ذہین اور فعال لیڈی ایجنٹ شاید ہی اس دنیا میں کہیں موجود ہو۔ آپ کیا نہیں کر سکتیں۔ پھر آپ اس طرح چھپ کر یہاں سے کیوں جانا چاہتی ہیں۔ آپ چاہیں تو ایک منٹ میں یہاں سے وہاں پہنچ سکتی ہیں۔ آپ کے پاس نہ طاقت کی کمی ہے اور نہ دولت کی'' ...... پاسکل نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میری ایجنسی ہی میری دشمن بن گئی ہے اور وہ مجھے راستے سے ہٹانا چاہتی ہے تو تم کیا کہو گے'' ...... پرنسز مارگریٹ نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا تو پاسکل بری طرح سے اچھل پڑا۔

''نہیں۔ میں یہ بات کیسے مان سکتا ہوں کہ جس ایجنسی کے لئے آپ نے اتنا کچھ کیا ہے اور اپنی جان تک داؤ پر لگائی ہے وہ ایجنسی آپ کی دشمن بن جائے اور آپ کو ہی ہلاک کرنے کا سوچ

لے۔ ایسا ہونا ناممکن ہے“...... پاسکل نے کہا۔

”یہ دنیا بے حد خود غرض ہے پاسکل۔ انسان، انسان کو مطلب کے لئے زندہ رکھتا ہے اور جب مطلب پورا ہو جاتا ہے تو ایک لمحے میں اس کی گردن کاٹ دیتا ہے۔ میں نے گریٹ ایجنسی کے لئے ایک بار نہیں کئی بار اپنی زندگی داؤ پر لگائی ہے اور اپنی جان پر کھیل کر گریٹ ایجنسی کی مفادات پورے کئے ہیں اور گریٹ ایجنسی کا نام سرفہرست لانے میں جتنا میرا ہاتھ ہے اتنا شاید ہی کسی کا ہو لیکن اس کے باوجود مجھے صرف اس بات کے لئے موت کی سزا دی جا رہی ہے کہ آنے والے وقتوں میں کہیں گریٹ ایجنسی کا خاتمہ نہ ہو جائے یا گریٹ ایجنسی کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے“۔ پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”کیا مطلب۔ آپ کو ایجنسی سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے یا آپ کی وجہ سے ایجنسی کا کیسے خاتمہ ہو سکتا ہے“...... پاسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چھوڑو تم نہیں سمجھو گے“...... پرنس مارگریٹ نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔

”آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں مادام اور آپ یہ بھی جانتی ہیں کہ میرے بھی یہاں بے پناہ سورسز ہیں جن کی مدد سے یہاں میرے نام کا بھی سکہ چلتا ہے اور ضرورت پڑنے پر میں بھی آپ کے بہت کام آ سکتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو“...... پاسکل نے

لیڈی مارگریٹ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں میں جانتی ہوں۔ اسی لئے تو میں نے گریٹ لینڈ سے اسکیپ کا تمہارے ساتھ پروگرام بنایا ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”تو پھر آپ مجھ پر اس بات کا بھی بھروسہ کر سکتی ہیں کہ آپ مجھے جو بتائیں گی وہ میرے سینے میں ہمیشہ کے لئے دفن رہے گا اور اگر آپ کو کسی معاملے میں میری ضرورت ہوئی تو میں آپ کے لئے اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہوں“...... پاسکل نے کہا۔

”تمہیں ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں کچھ معلوم ہے“۔ پرنسز مارگریٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پاسکل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ڈائمنڈ ہارٹ۔ یہ کیا ہے۔ یہ کسی ڈائمنڈ کا نام ہے کیا“۔ پاسکل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ہاں۔ ڈائمنڈ بھی ہے اور پاکیشیا کے تمام رازوں کا خزانہ بھی“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”پاکیشیا کے رازوں کا خزانہ۔ میں کچھ سمجھا نہیں“...... پاسکل نے اسی انداز میں کہا۔

”میں بتاتی ہوں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور پھر وہ اسے ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں تفصیل بتانا شروع ہو گئی اور ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں سن کر پاسکل کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی

گئیں۔

"تعجب انگیز انتہائی تعجب انگیز۔ آپ نے گریٹ ایجنسی کو پاکیشیا کا دل لا کر دے دیا ہے اور آپ کے اتنے بڑے اور عظیم کارنامے کے صلے میں آپ کو انعام دینے کی بجائے موت کی سزا دی جا رہی ہے یہ تو واقعی سراسر زیادتی ہے"...... پاسکل نے کہا۔

"ہاں۔ اور تم شاید نہیں جانتے کہ ایجنسی کا چیف جو کہ ایک لارڈ ہے وہ جس کے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دیتا ہے اسے ہر حال میں مرنا ہی پڑتا ہے۔ لارڈ اپنے آرڈرز نہ کینسل کرتا ہے اور نہ ہی اس پر نظر ثانی"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"کیا آپ جانتی ہیں کہ گریٹ ایجنسی کا چیف لارڈ کون ہے"۔ پاسکل نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ لارڈ ٹیموتھی ہے جسے گریٹ لینڈ کا چوتھا بڑا سرمایہ دار سمجھا جاتا ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"اوہ۔ تو لارڈ ٹیموتھی گریٹ ایجنسی کا چیف ہے"...... پاسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"۔ پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بتاتا ہوں۔ آپ یہ بتائیں کہ ڈائمنڈ ہارٹ اس وقت کس کے پاس ہے۔ آپ کے باس سالمنڈ کے پاس یا لارڈ ٹیموتھی کے پاس"...... پاسکل نے کہا۔

"میں نے ڈائمنڈ سالمنڈ کو دیا ہے اور اب تک وہ یقیناً اسے لارڈ تک پہنچا چکا ہو گا"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"اگر لارڈ ڈائمنڈ ہارٹ کو انٹرنیشنل مارکیٹ خاص طور پر ان ممالک کو فروخت کرنے کی کوشش کرے جو پاکیشیا سے نفرت کرتے ہیں اور پاکیشیا کو تباہ و برباد کر دینا چاہتے ہیں تو وہ ڈائمنڈ ہارٹ کے بدلے میں لارڈ کو اتنی دولت دے سکتے ہیں کہ لارڈ گریٹ لینڈ کے سرمایہ داروں میں چوتھے نمبر سے پہلے نمبر پر پہنچ جائے گا اور میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ لارڈ ٹیموتھی ڈائمنڈ ہارٹ سے دنیا کا سب سے امیر اور دولت مند انسان بن جائے گا"...... پاسکل نے کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا کے دشمن ممالک واقعی اسے ڈائمنڈ ہارٹ کے عوض منہ مانگے خزانے دے سکتے ہیں"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"حق کی بات تو یہ ہے کہ اتنی بڑی دولت حاصل کر کے لارڈ کو چاہئے کہ وہ آپ کو بھی اس کا بھرپور انعام دے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ڈائمنڈ ہارٹ آپ نے حاصل کیا ہے اس لئے اس پر زیادہ حق آپ کا ہے۔ لارڈ کو ڈائمنڈ ہارٹ سے حاصل ہونے والی دولت کا آدھا حصہ آپ کو دے دینا چاہئے لیکن افسوس۔ اس نے آپ کو انعام دینے کی بجائے آپ کے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دیئے ہیں"...... پاسکل نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ تو لارڈ ہے۔ اس کی کہی ہوئی ہر بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"اگر اس پتھر کو ہی توڑ دیا جائے تو"...... پاسکل نے چند لمحے توقف کے بعد بڑے معنی خیز لہجے میں کہا تو پرنسز مارگریٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔

"میں سمجھی نہیں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سوری مادام۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے لیکن میرے خیال میں ڈائمنڈ ہارٹ پر آپ کا زیادہ حق ہے۔ لارڈ نے جس ڈائمنڈ ہارٹ کے لئے آپ کو ہلاک کرنے کا آرڈر دیا ہے اس ڈائمنڈ ہارٹ کا لارڈ کے پاس ہونا ہی غلط ہے۔ ڈائمنڈ ہارٹ کو آپ کے پاس ہونا چاہئے اور اگر آپ ڈائمنڈ ہارٹ کو کسی اور کے ہاتھ فروخت کریں تو اس سے ملنے والی ساری دولت بھی آپ کی ہو سکتی ہے اور آپ لارڈ سے زیادہ بڑی لارڈ بن سکتی ہیں"...... پاسکل نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں لارڈ سے جا کر ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کروں اور اس پر اپنا قبضہ کر لوں"...... پرنسز مارگریٹ نے پاسکل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام اور یہ کام تب ہی ہو سکے گا جب آپ لارڈ کے خلاف کام کریں گی اور اسے ہلاک کر دیں گی۔ لارڈ کو ہلاک

کرنے کا آپ کو دوہرا فائدہ حاصل ہو گا"...... پاسکل نے کہا۔

"دوہرا فائدہ۔ کیسا دوہرا فائدہ"...... پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو اس کے پاس موجود ڈائمنڈ ہارٹ آپ کو مل جائے گا اور دوسرا آپ چاہیں تو لارڈ کی جگہ گریٹ ایجنسی کی لیڈی چیف بن جائیں گی"...... پاسکل نے کہا تو پرنسز مارگریٹ کے چہرے پر رنگ سے بکھرنا شروع ہو گئے۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے ڈائمنڈ ہارٹ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن اگر میں کسی طریقے سے لارڈ کو ہلاک کر دوں تو اس کی جگہ مجھے ایجنسی کا چیف بنا دیا جائے گا۔ اس کے لئے مجھے سیکرٹری خارجہ سے بات کرنی ہو گی اور میرے پاس ہوم منسٹر کے کچھ ایسے راز ہیں کہ وہ میری کسی بھی بات سے انکار نہیں کر سکے گا"۔ پرنسز مارگریٹ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ پھر تو آپ کو اس نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے"...... پاسکل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن لارڈ تک پہنچنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ اس نے اپنی رہائش گاہ میں حفاظت کا فول پروف انتظام کر رکھا ہے۔ اس کے قلعے کا نام لارڈ فورٹ ہے اور اگر میں کہوں کہ وہ ایک ایسے قلعے میں رہتا ہے جو قطعی طور پر ناقابلِ تسخیر ہے تو غلط نہیں ہو گا۔ اپنی حفاظت کے لئے اس نے قلعے میں مسلح فورس بھی

رکھی ہوئی ہے جن کی نظروں میں آئے بغیر ایک پرندہ بھی اس کے قلعے میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”آپ جیسی ٹاپ لیڈی ایجنٹ کے منہ سے ایسی بات اچھی نہیں لگتی مادام۔ لارڈ فورٹ تو ایک طرف آپ جب فارن مشنز پر جاتی ہیں تو وہاں دشمنوں کے لارڈ فورٹ سے زیادہ حفاظتی انتظامات ہوتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ کسی حفاظتی انتظام کو خاطر میں نہیں لاتی ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے آپ آگ کے سمندر میں بھی چھلانگ لگا دیتی ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں آپ کو لارڈ فورٹ کے حفاظتی انتظامات کی بھی پرواہ نہیں ہونی چاہئے اور پھر ایسی جگہ جہاں آپ کی موت کا سوداگر موجود ہے اس تک پہنچنے اور اس سے اپنا حق لینے کے لئے تو آپ کو ایک لمحے کی بھی دیر نہیں کرنی چاہئے“...... پاسکل نے کہا۔

”تم مجھے لارڈ کے خلاف کام کرنے پر اکسا رہے ہو پاسکل۔ اس کے پیچھے تمہارا اصل مقصد کیا ہے وہ بتاؤ“...... پرنسز مارگریٹ نے پاسکل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”صرف آپ کی بقاء۔ اس کے سوا اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتی تو کوئی بات نہیں۔ آپ رات بارہ بجے میرے بتائے ہوئے مقام پر پہنچ جائیں میں آپ کو یہاں سے

مکھن سے بال کی طرح نکال کر لے جاؤں گا“...... پاسکل نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ پرنسز مارگریٹ غور سے پاسکل کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر اسے ایسا کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا جس سے پتہ چلتا ہو کہ پاسکل کا اصل ارادہ کیا ہے۔

”اگر میں لارڈ کے خلاف کام کروں تو کیا تم اس کے لئے میرا ساتھ دو گے“...... پرنسز مارگریٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یس مادام۔ میں اور میری ساری فورس آپ کے ساتھ ہے اور ہم آپ کے لئے سر دھڑ کی بازی بھی لگا سکتے ہیں“...... پاسکل نے کہا تو پرنسز مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اس معاملے میں سوچتی ہوں اگر مجھے یقین ہو گیا کہ میں واقعی لارڈ کے خلاف کام کر سکتی ہوں تو میں تمہیں دوبارہ کال کر کے بلا لوں گی اور اگر میرا پروگرام نہ بنا تو پھر میں رات بارہ بجے تمہارے بتائے ہوئے مقام پر پہنچ جاؤں گی اور تم مجھ سے کوئی سوال کئے بغیر مجھے یہاں سے نکال دو گے“...... پرنسز مارگریٹ نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

”یس مادام۔ اوکے مادام۔ میں آپ کی کال کا یا پھر دریا کے پاس آپ کا انتظار کروں گا“...... پاسکل نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے چند کاغذات اور مقامی پاسپورٹ نکال کر پرنسز مارگریٹ کی طرف بڑھا دیئے۔

''انہیں ابھی اپنے پاس رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ اب ان کی واقعی ضرورت نہ پڑے''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو پاسکل کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی۔

''یس مادام۔ پھر میں شدت سے آپ کی فون کال کا منتظر رہوں گا''...... پاسکل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کال تو میں تب کر سکوں گی نا جب تم اپنا سیل فون آن رکھو گے جو بدستور آف ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ میں اسے ابھی اوپن کر لیتا ہوں اور اب یہ آپ کو آف نہیں ملے گا''...... پاسکل نے کہا اور اس نے پاسپورٹ اور کاغذات واپس جیب میں رکھے اور دوسری جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا سیل فون نکالا اور اسے آن کرنا شروع ہو گیا۔ وہ ابھی دروازے کے قریب گیا ہی تھا کہ اسی لمحے دروازے پر تیز دستک ہوئی اور پاسکل کے اٹھتے ہوئے قدم یکلخت رک گئے۔

سالمنڈ ابھی اپنے آفس میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سالمنڈ چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس سالمنڈ سپیکنگ''...... سالمنڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لارڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے لارڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس لارڈ۔ حکم''...... لارڈ کی آواز سن کر سالمنڈ نے فوراً مؤدب ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ پرنسز مارگریٹ کے بارے میں، میں کیا سن رہا ہوں نانسنس کہ وہ فرار ہو گئی ہے اور ابھی تک اس کا کچھ علم نہیں ہوا ہے۔ کہاں گئی ہے وہ اور ابھی تک گریٹ ایجنسی کے ایجنٹس اسے تلاش کیوں نہیں کر سکے ہیں''...... لارڈ نے بری طرح سے چیختے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری لارڈ۔ جب آپ مجھے اس کے ڈیتھ آرڈرز دے رہے تھے تو وہ دروازے کے پاس کھڑی میری اور آپ کی باتیں سن رہی تھی۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ نے اس کی ہلاکت کا حکم دے دیا ہے۔

مجھے شاید اس بات کا علم نہ ہوتا لیکن کچھ دیر بعد یہ بات مجھے میری پرسنل سیکرٹری نے بتائی تھی جس نے پرنسز مارگریٹ کو میرے آفس کے دروازے کے باہر کھڑے دیکھا تھا۔ پرنسز مارگریٹ کا ہینڈ بیگ میرے آفس کی ٹیبل پر رہ گیا تھا وہ شاید وہی لینے آئی تھی اور اس نے ہماری باتیں سن لیں اور پھر فوراً ہی یہاں سے نکل گئی تھی''...... سالمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ گریٹ لینڈ میں وہ کہاں جا سکتی ہے۔ اس کے لئے ہر طرف جال بچھا دو تاکہ وہ کسی طرف سے بھی بچ کر نہ نکل سکے''۔ لارڈ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں لارڈ۔ میں نے اس کی تلاش میں ہر طرف آدمی دوڑا رکھے ہیں۔ جلد ہی اس کا پتہ چل جائے گا۔ وہ لاکھ روپ بدل لے لیکن گریٹ ایجنسی کے ایجنٹ اسے ڈھونڈ لیں گے اور اگر وہ پاتال میں بھی چھپی ہو گی تو اسے نکال لیں گے۔ اس کی موت طے ہے جس سے بچنا اس کے لئے آسان نہیں ہو گا''۔ سالمنڈ نے کہا۔

''گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں اور تم اس بات کو بخوبی جانتے ہو کہ میں ایک بار جس کے ڈیتھ آرڈر جاری کر دیتا ہوں اسے ہر حال میں اور ہر قیمت پر مرنا پڑتا ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو''...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

''یس لارڈ۔ میں جانتا ہوں''...... سالمنڈ نے کہا۔

''اس کے علاوہ تم اپنے ایجنٹوں کو گریٹ لینڈ کے تمام داخلی راستوں پر بھی الرٹ رکھو۔ عمران جیسے انسان سے کوئی بعید نہیں ہے کہ اسے اس بات کا علم ہو جائے کہ ڈائمنڈ ہارٹ گریٹ لینڈ میں ہے۔ اسے بس بھنک لگنے کی دیر ہے اور وہ آندھی اور طوفان کی طرح یہاں دوڑا چلا آئے گا''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ۔ میں ابھی احکامات جاری کر دیتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر گریٹ لینڈ آئے تو پھر وہ بھی ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکیں گے''...... سالمنڈ نے کہا۔

''ہمارے ایجنٹس کو جدید ترین سائنسی آلات سے لیس ہونا چاہئے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر جدید میک اپ میں بھی آئیں تو وہ ہمارے ایجنٹوں کی نظروں میں آنے سے نہ بچ سکیں''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ۔ آپ بے فکر رہیں۔ سب کچھ ایسا ہی ہو گا جیسا آپ چاہتے ہیں''...... سالمنڈ نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اور جلد سے جلد پرنسز مارگریٹ کو ٹریس کر کے اس کی ہلاکت

کے بارے میں بتاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ گریٹ لینڈ سے ہی فرار ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا''...... لارڈ نے کہا۔

''میں اسے گریٹ لینڈ سے فرار ہونے کا کوئی موقع نہیں دوں گا لارڈ۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس نے اگر ملک سے فرار ہونے کی کوشش کی تو وہ کس کی مدد لے سکتی ہے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو اس طرف بھی لگا دیا ہے۔ جیسے ہی مجھے علم ہو گا کہ وہ ملک سے فرار ہونے کی تیاری کر رہی ہے تو میں فوراً جا کر اسے گردن سے پکڑ لوں گا اور پھر اپنے ہاتھوں سے ہی اس کی گردن مروڑ دوں گا''...... سالمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... لارڈ نے کہا اور پھر چند ضروری باتیں کر کے اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''میں جانتا ہوں پرنسز تم کہاں چھپی ہوئی ہو سکتی ہو۔ تم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتی ہو کہ میک اپ کر کے کسی ہوٹل میں چھپ جاؤ اور راسکل پاسکل سے رابطہ کرو۔ اگر تم اس ملک سے باہر جانے کی کوشش کرو گی تو سوائے راسکل پاسکل کے تمہارے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ پاسکل تمہیں یہاں سے نکالنے کے لئے کیا کر سکتا ہے۔ میری اس پر گہری نظر ہے۔ وہ جیسے ہی تم سے رابطہ کرے گا یا تم سے ملنے کی کوشش کرے گا تو

مجھے اس کا فوراً علم ہو جائے گا اور پھر وہ لمحہ تمہاری زندگی کا آخری لمحہ ثابت ہو گا''...... سالمنڈ نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے غرا کر کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس سالمنڈ سپیکنگ''...... سالمنڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ریگی بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ یس ریگی۔ مجھے تمہاری ہی کال کا انتظار تھا۔ تم راسکل پاسکل پر نظر رکھ رہے تھے نا''...... سالمنڈ نے یکلخت سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''یس باس اور آپ کا اندازہ بالکل درست ثابت ہوا ہے۔ پرنسز مارگریٹ واقعی پاسکل کے ساتھ ہی رابطے میں ہے اور وہ اس کی مدد سے آج رات گریٹ لینڈ سے فرار ہونے والی ہے''۔ دوسری طرف سے ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سالمنڈ کے ہونٹوں پر یکلخت تلخ اور زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

''گڈ شو۔ کیا پاسکل نے پرنسز مارگریٹ سے خود ملنے کی کوشش کی ہے یا وہ اس سے فون پر رابطہ کر رہا ہے''...... سالمنڈ نے پوچھا۔

''اس کی اور پرنسز مارگریٹ کی فون پر بھی بات ہوئی تھی اور

میں نے ان کا فون ریکارڈ کر لیا تھا۔ پرنسز مارگریٹ نے اسے فوری طور پر ملک سے نکلنے کا انتظام کرنے کے لئے کہہ رہی تھی اور اس کی پاسکل سے اس معاملے میں ڈیل بھی ہو گئی تھی جس نے پرنسز مارگریٹ کے لئے نئے کاغذات اور پاسپورٹ بنانے کا بھی وعدہ کیا تھا اور......'' ریگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''نانسنس۔ فضول کی باتیں چھوڑو اور یہ بتاؤ کیا پرنسز مارگریٹ نے پاسکل کو اپنے ٹھکانے کا بتایا تھا یا نہیں''...... سالمنڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ پرنسز مارگریٹ اس وقت کیتھرائن کے نام سے گولڈ ہوٹل کے روم نمبر سات سو چالیس میں موجود ہے''...... ریگی نے کہا تو سالمنڈ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

گڈ شو۔ اور راسکل پاسکل کہاں ہے''...... سالمنڈ نے پوچھا۔

''وہ ابھی چند لمحے پہلے گولڈ ہوٹل آیا ہے۔ اس نے چونکہ اپنا سیل فون کافی وقت سے آف کر رکھا تھا اس لئے وہ شاید خود ہی پرنسز مارگریٹ سے ملنے پہنچ گیا ہے''...... ریگی نے کہا۔

''اوکے۔ تم اس وقت کہاں ہو''...... سالمنڈ نے پوچھا۔

''میں اسی ہوٹل کی لابی میں موجود ہوں باس''...... ریگی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم وہیں رکو۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔ آج میں اپنے ہاتھوں سے نہ صرف پرنسز مارگریٹ بلکہ راسکل پاسکل کا بھی

خاتمہ کروں گا جو پرنسز مارگریٹ کو سپورٹ کر رہا ہے''...... سالمنڈ نے کہا۔

''یس باس''...... ریگی نے کہا اور سالمنڈ نے اسے چند مزید ہدایات دیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں پڑا ہوا بھاری دستے والا ریوالور نکال کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے آفس سے نکلا جا رہا تھا۔ اس نے آفس کی پارکنگ سے اپنی کار نکالی اور پھر وہ کار لے کر سڑک پر آ گیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کی کار دارالحکومت کی سڑکوں پر برق رفتار سے اُڑی جا رہی تھی۔ اگلے آدھے گھنٹے بعد وہ تھری سٹار گولڈ ہوٹل کی پارکنگ میں تھا اور پارکنگ میں آتے ہی وہ کار لاک کرتا ہوا باہر آ گیا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا ہوٹل کی لابی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

لابی میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک لمبے تڑنگے شخص کو دیکھا جو اسے دیکھ کر ایک میز سے اٹھ کر تیر کی طرح اس کی طرف بڑھا تھا۔

''میں ریگی ہوں باس''...... نوجوان نے کہا۔ وہ چونکہ میک اپ میں تھا اس لئے اس نے سالمنڈ کو پہچان کر اپنا تعارف کرایا تھا۔

''جانتا ہوں نانسنس۔ تمہارا میک اپ اتنا بھی خاص نہیں ہے کہ میں تمہیں پہچان نہ سکوں''...... سالمنڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''یس باس۔ سوری باس''...... ریگی نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ دونوں ابھی تک روم میں ہی ہیں''...... سالمنڈ نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے اس فلور پر ڈیوٹی دینے والے ویٹر کو بھاری رقم دی ہے تاکہ جیسے ہی کمرہ نمبر سات سو چالیس سے کوئی نکلے تو وہ مجھے اس کے بارے میں فوراً انفارم کرے لیکن ابھی تک اس کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی ہے اس لئے پاسکل اور پرنسز مارگریٹ ابھی تک روم میں ہی موجود ہیں''...... ریگی نے کہا۔

''اوکے۔ آؤ۔ میرے ساتھ''...... سالمنڈ نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا لابی سے گزر کر لفٹوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''سیونتھ فلور''...... لفٹ میں داخل ہو کر ریگی نے لفٹ آپریٹر سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ساتویں منزل کا بٹن پریس کر دیا اور لفٹ کا دروازہ سرر کی آواز کے ساتھ بند ہوتا چلا گیا۔ اسی لمحے لفٹ کو خفیف سا جھٹکا لگا اور لفٹ خرامہ روی سے اوپر اٹھنا شروع ہو گئی اور پھر ایک ہلکے سے جھٹکے سے رک گئی۔

لفٹ رکتے ہی اس کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ریگی اور سالمنڈ دروازے سے نکل آئے۔ سامنے طویل راہداری تھی جس کے دائیں بائیں کمروں کے دروازے تھے۔ راہداری آگے جا کر کئی حصوں میں بٹ گئی تھی۔

''آئیں''...... ریگی نے سالمنڈ سے کہا اور سالمنڈ سر ہلا کر اس کے ساتھ چلنے لگا۔ دو تین راہداریوں سے گزر کر ریگی، سالمنڈ کو ایک چھوٹی راہداری میں لے آیا جو آگے سے بند تھی۔ راہداری کے سرے پر ایک ویٹر موجود تھا جو سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ ریگی کو دیکھ کر وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

''کیا وہ ابھی کمرے میں ہی ہیں''...... ریگی نے اس سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ جو آدمی اندر گیا تھا وہ ابھی باہر نہیں آیا ہے''۔ ویٹر نے جواب دیا تو ریگی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سالمنڈ کو لئے راہداری کے آخری سرے پر آ گیا جہاں ایک کمرے کے دروازے پر سات سو چالیس کا ہندسہ چمک رہا تھا۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ''...... ریگی نے سالمنڈ کے اشارے پر جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔ ویٹر نے اس سے نوٹ لیا اور اسے سلام کرتا ہوا مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

سالمنڈ اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ راہداری مڑ کر دوسری طرف نہ چلا گیا۔ جیسے ہی ویٹر دوسری راہداری کی طرف گیا۔ سالمنڈ نے جیب سے بھاری دستے والا ریوالور نکال لیا اور کمرے کے دروازے کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ریگی کو اشارہ کیا تو ریگی نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور

دروازے کے پاس آ گیا۔ سالمنڈ ریوالور لئے سائیڈ دیوار سے لگ گیا اور پھر سالمنڈ کا اشارہ پاتے ہی ریگی نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔ اندر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ قدموں کی آواز سنتے ہی ریگی اور سالمنڈ کی گنوں پر گرفت مضبوط ہو گئی۔

عمران اپنی ٹیم کے چار ممبران، جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ گریٹ لینڈ جانے والی ایک فلائٹ میں سوار تھا جو فارس کے ساحلی شہر لی ہوری سے گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کی طرف جانے کے لئے روانہ ہوئی تھی۔

عمران نے پاکیشیا سے ڈائریکٹ گریٹ لینڈ جانے کی بجائے فارس کے ساحلی علاقوں کین اور لی ہوری کی طرف سے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر پہلے کین اور پھر لی ہوری پہنچا تھا۔ لی ہوری چونکہ ساحلی علاقہ تھا اور وہاں سے کئی شپس اور لانچیں گریٹ لینڈ کے دارلحکومت کی طرف ڈائریکٹ جاتی تھیں لیکن عمران نے سمندری راستہ اختیار کرنے کی بجائے ہوائی سفر کو ہی ترجیح دی تھی اور اس نے لی ہوری سے جانے والی فلائٹ میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی سیٹیں بک کرا لی تھیں۔ وہ فارس میں جس میک اپ میں آئے تھے وہ میک اپ انہوں نے کین میں آتے ہی ختم

کر دیئے تھے۔ کین سے لی ہوری پہنچنے پر انہوں نے ایک بار پھر
میک اپ تبدیل کیا اور اب ان کا سفر چونکہ گریٹ لینڈ کے
دارالحکومت کے لئے تھا اس لئے اب وہ نئے میک اپ میں تھے۔
عمران نے لی ہوری میں رک کر اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے
لئے خصوصی کاغذات تیار کرائے تھے جن کی رو سے وہ فارس،
گریٹ لینڈ اور ان کے اردگرد کے کئی ممالک کی سیر کر سکتے تھے۔
ان کے پاس باقاعدہ ٹرانزٹ ویزے تھے جن کی مدد سے وہ ایک
سے دوسرے ملک اور دوسرے سے تیسرے ملک میں آ اور جا سکتے
تھے اس کے علاوہ ان کے پاس سیاحوں کے خصوصی پاسز بھی تھے۔
ان پاسز کی وجہ سے جس ملک میں جاتے وہاں ایک سے دو ہفتوں
کا سٹے بھی کر سکتے تھے۔ چونکہ گریٹ لینڈ اور فارس کا ایک دوسرے
کے ساتھ ٹرانزٹ کا معاہدہ تھا اس لئے دونوں ممالک ان پاسز کا
آزادانہ استعمال کرتے تھے اور دونوں ممالک کے سیاح سیر وتفریح
کے لئے مختلف ذرائع نقل وحمل استعمال کرتے رہتے تھے۔

چونکہ گریٹ لینڈ اور فارس سے بے شمار سیاح آتے جاتے تھے
اس لئے عمران کا خیال تھا کہ سپیشل پاسز ہونے کی وجہ سے وہ بہت
سے جھمیلوں سے بچ جائیں گے اور ایک بار وہ دارالحکومت میں پہنچ
گئے تو ان کے لئے ایک سے دو ہفتوں کا سٹے کافی ثابت ہو گا اور
وہ آسانی سے نہ صرف پرنسز مارگریٹ کو تلاش کر لیں گے بلکہ
گریٹ لینڈ ایجنسی کے خلاف کام کر کے ان سے ڈائمنڈ ہارٹ بھی

واپس حاصل کر لیں گے جسے پاکیشیا کا دل قرار دیا گیا تھا۔
عمران اور اس کے ساتھی خاموش تھے۔ عمران کے ساتھ والی
سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ان کی پچھلی سیٹوں پر صفدر اور تنویر
تھے اور کیپٹن شکیل عمران کے دائیں سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔
تنویر حسب عادت جولیا کو عمران کی بغلی سیٹ میں بیٹھے دیکھ کر کڑھ
رہا تھا لیکن جولیا خود ہی عمران کے ساتھ بیٹھی تھی اس لئے وہ
خاموش ہو گیا تھا ورنہ اس کی یہی کوشش ہوتی کہ جولیا اس کے
ساتھ بیٹھ جائے۔

”کیا بات ہے۔ اس بار تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خاموش
دکھائی دے رہے ہو۔ جب سے ہمارا سفر شروع ہوا ہے تم نے ایک
بار بھی بات نہیں کی ہے“...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر
قدیم پارسی زبان میں کہا۔

”مجھے کہا گیا ہے کہ میں اس بار مشن کو مکمل طور پر سنجیدگی اور
خاموشی سے سرانجام دوں اور راستے میں کسی سے کوئی بات نہ کروں
کیونکہ میں جب بھی بولتا ہوں تو بے لگام بولنا شروع کر دیتا ہوں
اور میری بولنے کی مخصوص عادت کی وجہ سے میرے ساتھ ساتھ تم
سب کے لئے بھی مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے
سوچ لیا ہے کہ نہ میں بولوں گا اور نہ کسی کے لئے مسئلہ بنوں
گا“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”کس نے کہا ہے تمہیں ایسا کرنے کے لئے“...... جولیا نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چوہے کے سوا کون میرے کان کتر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن چیف نے ہمارے سامنے ہی بریفنگ دی تھی اور اس بریفنگ میں ہمارے ساتھ تم بھی موجود تھے۔ میں نے تو چیف کو ایسا کچھ کہتے نہیں سنا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے مجھے الگ سے کال کر کے یہ سب کہا تھا اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کی نظریں اس بار صرف مجھ پر ہی رہیں گی اور اگر اسے معلوم ہوا کہ میں نے اس کی بات پر عمل نہیں کیا تھا تو وہ مجھے اس مشن سے فوراً الگ کر دے گا اور مجھے واپس بلا لے گا اور تم میری حالت زار جانتی ہو۔ کڑکی کا زمانہ چل رہا ہے۔ مشن چھوٹا ہو یا بڑا مگر چیف چھوٹی سی اماؤنٹ کا چیک مجھے تھما دیتا ہے جس سے بمشکل ایک ہفتہ ہی گزرتا ہے اور میں پھر سے مقروض ہونا شروع ہو جاتا ہوں۔ قرض خواہوں سے تنگ آ کر مجھے ہی چیف کے سامنے ہاتھ جوڑنے پڑتے ہیں کہ وہ مجھے کسی مشن پر بھیج دے تاکہ مشن مکمل کر کے اس سے چھوٹا چیک ہی مل جائے اور میں پرانے قرض اتار کر نئے قرض لے سکوں۔ مجھے مشن سے الگ ہونے کا ڈر ہے اسی لئے میں نے اب تک اپنی زبان بند رکھی ہوئی تھی کہ چیف کو مجھے مشن سے الگ کرنے کا موقع نہ مل سکے کیونکہ

میں نہیں جانتا کہ چیف کس طریقے سے مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان پنجرز میں ہی چیف موجود ہو یا اس نے میرے جسم میں کوئی ایسی ڈیوائس لگا دی ہو جس کا مجھے علم نہ ہو اور وہ میری ایک ایک حرکت پر نظر رکھ رہا ہو"...... عمران بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا اور جولیا اسے مسلسل بولتے دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"چیف نے ٹھیک ہی کیا ہے جو تمہیں کچھ بھی بولنے سے منع کیا ہے۔ خدا کی پناہ تمہاری زبان چلنے پر آتی ہے تو نان سٹاپ چلتی ہی چلی جاتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں اگر میرے بولنے پر اعتراض ہے تو میں چپ کر جاتا ہوں کہو گی بھی تو میں کوئی بات نہیں کروں گا۔ مجھ غریب کا کیا ہے۔ پاپی پیٹ بھرنے کے لئے میں چیف کے ایک چیک کا مرہون منت ہو کر رہ گیا ہوں اور اس کا حکم ماننا میری مجبوری ہے۔ چیف کے بعد تم ڈپٹی چیف ہو اس لئے چیف کے ساتھ ساتھ مجھے تم سے بھی ڈر لگتا ہے۔ چیف نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اپنے تمام اختیارات تمہیں دے دے گا اور اگر تم نے مجھے الٹی سیدھی حرکتیں اور باتیں کرتے دیکھا تو تم بھی مجھے اس مشن سے ڈراپ کر سکتی ہو اس لئے میں کچھ نہ ہی بولوں تو ٹھیک رہے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"بس یا اور کچھ بھی کہنا ہے تمہیں"...... جولیا نے اسے گھورتے

ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں بے چارہ بھلا اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے تو بڑی مشکلوں سے اپنی زبان کو تالا لگایا ہوا تھا اب تم نے ہی مجھے تالا کھولنے پر مجبور کیا ہے۔ اگر میں تمہاری بات کا جواب نہ دوں تو بھی مشکل اور دوں تو بھی مشکل۔ مسلسل بولوں گا تب بھی تم میری چیف کے سامنے شکایت لگا سکتی ہو اور اگر تمہاری کسی بات کا جواب نہ دوں گا تب بھی تم میری شکایت کر سکتی ہو اس لئے اب تم ہی بتاؤ کہ میں کروں تو کیا کروں"...... عمران نے بڑی معصومیت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کچھ نہ ہی کرو تو بہتر ہے۔ بس خاموش بیٹھے رہو"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم نے چپ رہنے کا کہا ہے تو میں چپ کر جاتا ہوں۔ تم مجھ سے کچھ پوچھو گی تب بھی میں چپ ہی رہوں گا۔ اس بار میں اپنی زبان پر سٹین لیس اسٹیل کا تالا لگا لوں گا اور اس کی چابی طیارے سے باہر پھینک دوں گا۔ دنیا کے دوسرے تالوں کو تو کاٹا جا سکتا ہے لیکن سین لیس اسٹیل کے تالے کو کاٹنا آسان نہیں ہوتا اور جب تک میری زبان پر لگا ہوا تالا نہیں کھلے گا اس وقت تک تمہیں میرے منہ سے چوں چاں کی بھی آواز سنائی نہیں دے گی"...... عمران بھلا اب کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا وہ ایک بار شروع ہو جائے تو پھر اسے روکنا ناممکن ہو جاتا تھا اور اب جولیا

اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ خود ہی پچھتا رہی ہو کہ اس نے عمران کی خاموشی توڑنے کی کوشش ہی کیوں کی تھی۔

"کیا ہوا مس جولیا۔ اگر آپ کو پریشانی ہے تو آپ یہاں آ جائیں۔ صفدر، عمران کے پاس بیٹھ جائے گا"...... تنویر جو پیچھے بیٹھا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا، نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ اگر تم چاہو تو اپنے بھائی کے پاس جا کر بیٹھ سکتی ہو۔ میرا کیا ہے نہ اس دنیا میں میرا کوئی اپنا ہے اور نہ اپنی۔ میں تو دنیا میں آیا ہی کنوارا رہنے کے لئے ہوں۔ مجھ سے تو تنویر بھائی اچھا ہے جس کی لاڈلی بہن تو ہے جس سے وہ اپنا ہر دکھ درد شیئر کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر اس کی باتیں سن کر غرا کر رہ گیا۔

"یہ تم چپ ہوئے ہو"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"ابھی ہو جاتا ہوں۔ چپ ہونے سے پہلے ایک بات کہوں مائنڈ تو نہیں کرو گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"آئی لو یو"...... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف جولیا بلکہ پیچھے بیٹھا ہوا تنویر اور صفدر بھی اچھل پڑا۔ تنویر کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"شٹ اپ۔ مجھ سے تمیز سے بات کرو سمجھے تم"...... جولیا نے

اپنے ساتھیوں کی موجودگی کا احساس کرتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے امید نہیں تھی کہ عمران اس طرح اچانک اس سے ایسی بات کرسکتا ہے جس کی اسے توقع تک نہیں تھی۔

''بہت بہتر''...... عمران نے کہا اور اس نے دونوں ہاتھ دعا مانگنے والے انداز میں اٹھا لئے۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آئی لو یو۔ صدق اللہ العظیم''...... عمران نے دعائیہ لہجے میں کہا اور بڑے عاجزانہ انداز میں ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لئے۔ اس کے انداز پر نہ صرف جولیا بلکہ پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر کی بھی بے اختیار ہنسی نکل گئی جبکہ تنویر غصے سے پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔

''یہ کیا تھا''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہی کہا تھا کہ میں تمیز سے بات کیا کروں اور میں نے تمیز کے دائرے میں تمہیں آئی لو یو کہا ہے اور آئی لو یو کہنے کا کوئی اور طریقہ ہے جو تمیز کے دائرے میں آتا ہے تو بتا دو میں اسی انداز میں کہہ دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''تم پاگل ہو گیا''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ابھی تک تو نہیں ہوں لیکن اگر تمہیں آئی لو یو کا مطلب سمجھ میں آ گیا تو پھر شاید ہو جاؤں''...... عمران نے کہا تو جولیا حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگی۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''آئی لو کا مطلب ہوتا ہے کہ مجھے تم سے پیار ہے۔ اور پیار تو کسی کو کسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ بھائی کو بہن سے بہن کو بھائی سے، ماں باپ کو اولاد سے اور اولاد کو ماں باپ سے یہاں تک کہ تنویر بھی اپنی بہن کو یہ بات کہہ دے تو اس میں کیا برائی ہے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی جبکہ تنویر نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا پھر اس نے خود ہی اپنا منہ بند کر لیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے عمران کو کوئی جواب دیا تو عمران نے اسے باتوں میں اس قدر رگیدنا ہے کہ اسے اپنی جان بچانی مشکل ہو جاتی ہے۔

''تمہارا واقعی کچھ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی تم سدھر سکتے ہو''۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور منہ چلاتی ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ طیارے میں چونکہ مختلف قومیت کے افراد بیٹھے ہوئے تھے اور ان سب کی زبانیں مختلف تھیں اس لئے ان میں سے شاید ہی ایسا کوئی ہو سکتا تھا جو قدیم پارسی زبان سے واقف ہو اسی لئے عمران اطمینان بھرے انداز میں باتیں کر رہا تھا اور واقعی قدیم پارسی زبان کی وجہ سے کسی نے ان کی طرف ایک بار بھی چونک کر نہیں دیکھا تھا کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔

''تنویر اگر اجازت دے دے تو میرا بہت کچھ ہو سکتا ہے اور میں سدھر بھی سکتا ہوں''...... عمران نے بدستور تنویر کو ٹارگٹ کرتے ہوئے کہا۔

''یہ تم ہاتھ دھو کر میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو''......تنویر سے رہا نہ گیا تو وہ غصے سے بول اٹھا۔

''صرف ہاتھ دھو کر نہیں میں نہا دھو کر تمہارے پیچھے پڑا ہوں پیارے بھائی اور تم جانتے ہو کہ تم میرے کون ہو اس لئے میں تمہارے پیچھے نہیں پڑوں گا تو اور کس کے پڑوں گا ایک تم ہی تو ہو جو میرا دکھ سمجھ سکتے ہو اور میرا بگڑا ہوا کام سنوار سکتے ہو''......عمران نے کہا تو تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم خاموش ہو جاؤ۔ اب اگر تم نے بات کی تو میں سچ مچ یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤں گی''۔ جولیا نے جیسے عمران کو دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے نہیں۔ میں اب نہیں بولوں گا۔ ذرا بھی نہیں بولوں گا۔ ارے ہپ''......عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جولیا کو اپنی طرف گھورتے دیکھ کر اس نے فوراً اپنے منہ پر انگلی رکھ لی۔ ان کا یہ سفر تقریباً آدھ گھنٹے تک جاری رہا پھر طیارے کے پائلٹ نے انہیں سیفٹی بیلٹس باندھنے اور طیارے کے لینڈنگ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ اگلے دس منٹ کے بعد ان کا طیارہ گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے عظیم الشان ایئر پورٹ پر لینڈ کر رہا تھا۔ طیارے سے نکل کر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آئے اور امیگریشن لاؤنج کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

امیگریشن کلیئر کراتے ہی وہ اپنا سامان لئے ایئر پورٹ سے باہر

نکل آئے۔ جیسے ہی وہ ایئر پورٹ سے باہر آئے اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔

''مسٹر ایڈورڈ''......نوجوان نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس''......عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''مجھے مسٹر کرسٹوفر نے بھیجا ہے۔ آپ آئیں میرے ساتھ''۔ نوجوان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوجوان نے آگے بڑھ کر ان کا سامان اٹھایا اور انہیں لئے ہوئے کار پارکنگ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ کار پارکنگ میں بند باڈی کی ایک وین موجود تھی۔ نوجوان نے ان کا سامان وین کے پچھلے حصے میں رکھا اور انہیں وین میں سوار ہونے کا کہا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو وین کے پچھلے حصے میں بیٹھنے کے لئے کہا اور خود ڈرائیونگ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھی وین کے پچھلے حصے میں سوار ہو گئے تو نوجوان تیزی سے آگے آیا اور اس نے وین کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

''کرسٹوفر خود نہیں آیا لینے۔ اس نے تو کہا تھا کہ وہ مجھے ایئر پورٹ پر خود رسیو کرنے آئے گا''......عمران نے نوجوان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''انہیں ایک نجی کام تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھے بھیج دیا

ہے“...... نوجوان نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”کیا تم اس کے ساتھ کام کرتے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ میں ان کا پرسنل سیکرٹری ہوں“...... نوجوان نے جواب دیا۔

”کیا پرسنل سیکرٹریز کے نام نہیں ہوتے“...... عمران نے کہا تو نوجوان مسکرا دیا۔

”کیوں نہیں ہوتے ہیں۔ بالکل ہوتے ہیں اور میرا نام اینڈرے ہے“...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے وین کا انجن اسٹارٹ کیا اور وین لے کر پارکنگ سے نکلتا چلا گیا۔

”تو مسٹر اینڈ اور رے تم کب سے کرسٹوفر کے ساتھ کام کر رہے ہو“...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

”میرا نام اینڈ اور رے نہیں صرف اینڈرے ہے اور میں پچھلے چھ ماہ سے مسٹر کرسٹوفر کے ساتھ ہوں“...... اینڈرے نے کہا۔

”اوکے۔ ان چھ ماہ میں تم نے کرسٹوفر کے ساتھ کون کون سا کام کیا ہے“...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

”ان کے سب کام میرے ہی ذمہ ہیں جناب۔ وہ مجھ پر بے حد بھروسہ کرتے ہیں اور شاید ہی ایسا کوئی کام ہو جو وہ مجھ سے نہ لیتے ہوں“...... اینڈرے نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”اچھی بات ہے۔ بھروسہ ہی انسان کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرتا ہے اور جہاں بھروسہ نہ ہو وہاں آدمی کا کوئی مقام ہی نہیں ہوتا“...... عمران نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

”جی بالکل“...... اینڈرے نے کہا۔ وہ پارکنگ سے وین نکال کر جیسے ہی روڈ کی طرف لایا عمران کی نظریں بیک ویو مرر پر جم گئیں۔ اس نے وین سے پیچھے سیاہ رنگ کی ایک کار کو آتے دیکھا یہ کار پارکنگ میں وین کے کچھ ہی فاصلے پر کھڑی تھی اور چونکہ اس کے شیشے کلرڈ تھے اس لئے عمران نہیں دیکھ سکا تھا کہ کار میں کون ہے۔ لیکن جب وین پارکنگ سے نکلی تھی اور اس کے پیچھے وہ سیاہ کار بھی پارکنگ سے نکلی تھی تو عمران کو اس پر شک سا ہوا تھا۔ وہ اینڈرے سے باتیں کرتے ہوئے بار بار بیک ویو مرر میں دیکھ رہا تھا اور اب بھی اسے وہی کار پیچھے آتی دکھائی دی تھی۔

”کیا تم اکیلے آئے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ کیوں“...... اینڈرے نے پوچھا۔

”کچھ نہیں۔ تم کس راستے سے کیو کلب جا رہے ہو“...... عمران نے کہا۔

”واسٹن روڈ سے۔ یہی ایک راستہ ہے جہاں سے ہم سیدھے کلب کی طرف جا سکتے ہیں“...... اینڈرے نے جواب دیا۔

”اس کے علاوہ وہاں جانے کا اور کوئی راستہ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں بہت سے راستے ہیں"...... اینڈرے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کوئی شارٹ کٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اگر ہم ایل سی روڈ سے رائٹ سائیڈ کی طرف جائیں تو وہاں سے ہمیں ایک شارٹ کٹ مل سکتا ہے"۔ اینڈرے نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تو پھر اس طرف چلو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن......" اینڈرے نے کہنا چاہا۔

"لیکن کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ایک غیر آباد علاقہ ہے۔ وہاں گھنے درخت ہیں جہاں عام طور پر کرائم پیشہ افراد چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور اس طرف آنے والی گاڑیوں کو لوٹنے کی کوشش کر سکتے ہیں"...... اینڈرے نے جواب دیا۔

"ہمارے پاس لٹانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ تم چلو اس طرف"...... عمران نے کہا تو اینڈرے نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کار آگے لے جا کر دائیں طرف گھما دی اور سیدھا دوڑاتا لے گیا۔ عمران کی نظریں بیک ویو مرر پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ سیاہ کار کو اس طرف مڑتے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔ سیاہ کار کا اس سڑک کی طرف آنا اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ وہ وین کے

ہی پیچھے لگی ہوئی ہے۔

اینڈرے کار مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک ایسی سڑک پر آ گیا جس کے ارد گرد گھنے درختوں کی بہتات تھی اور درخت سڑک کے دونوں اطراف دور تک چلے گئے تھے جیسے وہاں کوئی چھوٹا سا جنگل ہو۔ سڑک خالی تھی اور دور تک متوازی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سیاہ کار بھی ان کے پیچھے آ رہی تھی۔

"وین کی رفتار کم کر دو"...... عمران نے کہا تو اینڈرے چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"لیکن......" اینڈرے نے کہنا چاہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو اینڈرے نے اثبات میں سر ہلا کر کار کی رفتار دھیمی کرنی شروع کر دی۔ عمران نے دیکھا جیسے ہی وین کی رفتار کم ہوئی ان کے پیچھے آنے والی سیاہ کار کی رفتار بھی کم ہو گئی۔

"ہونہہ۔ یہ ایسے نہیں مانیں گے۔ وین روکو"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر اینڈرے چونک پڑا۔ اس نے پہلی بار غور کیا کہ عمران بار بار عقبی آئینے سے دیکھ رہا ہے اس نے اپنی سائیڈ کے عقبی آئینے سے پیچھے دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ڈاکٹر ہوسٹن۔ یہ تو ڈاکٹر ہوسٹن کی کار ہے۔ یہ یہاں کیا کر رہی ہے"...... اینڈرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران

چونک پڑا۔

"کون ڈاکٹر ہوسٹن"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اور وہ انڈر ورلڈ کا نامی بدمعاش ہے اور ڈاکٹر ہوسٹن کے نام سے مشہور ہے۔ اسے عام طور پر ٹارگٹ کلنگ کے لئے حرکت میں لایا جاتا ہے"...... اینڈرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کون کراتا ہے اس سے ٹارگٹ کلنگ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ فری لانسر ہے۔ کوئی بھی اسے ہائر کر سکتا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ بعض اوقات وہ سرکاری ایجنسیوں کے لئے بھی کام کرتا ہے اور خاص طور پر اس کا تعلق گریٹ لینڈ کی سب سے بڑی اور فعال گریٹ ایجنسی سے بھی ہے۔ یہ زیادہ تر انہی کے لئے کام کرتا ہے"...... اینڈرے نے کہا تو عمران پرخیال انداز میں سر ہلانے لگا۔

"تمہیں کیسے پتہ ہے کہ ڈاکٹر ہوسٹن، گریٹ ایجنسی کے لئے بھی کام کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں پہلے نیو لینڈ کلب میں کام کرتا تھا۔ وہاں میں سپر وائزر تھا۔ اس کلب میں گریٹ ایجنسی کے کئی ایجنٹ آتے تھے جو ہم سے باہر سے آنے والے افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرتے تھے۔ بعض اوقات میں نے ان ایجنٹوں کو ڈاکٹر ہوسٹن کے ساتھ بھی دیکھا تھا وہ ان کے ساتھ ایسے پیش آتے تھے جیسے ڈاکٹر

ہوسٹن ان کا دوست ہو"...... اینڈرے نے جواب دیا۔

"کیا اس کلب میں گریٹ ایجنسی کے ایجنٹ اپنی پہچان خود کراتے تھے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا کیونکہ عام طور پر سیکرٹ ایجنٹ اپنے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاتے تھے۔

"نہیں۔ اس کلب کا منیجر ریمنڈ میرا دوست تھا اسی نے مجھے ان کی پہچان کرائی تھی تاکہ میں ان سے خود کو دور رکھ سکوں"۔ اینڈرے نے جواب دیا۔

"کیا وہاں گریٹ ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ پرنسز مارگریٹ بھی آتی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اکثر آتی تھی۔ نیو لینڈ کلب میں دنیا کی سب سے پرانی اور نایاب شرابوں کا ذخیرہ ہے جنہیں خاص افراد ہی حاصل کر سکتے ہیں اور وہ بھی مہنگے داموں۔ پرنسز مارگریٹ پرانی شرابوں کی رسیا تھی وہ اکثر کلب میں آتی رہتی تھی"...... اینڈرے نے جواب دیا۔

"آخری بار تم نے اسے کب کلب میں دیکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"آج سے دو ہفتے قبل۔ اس کے بعد سے وہ کلب میں نہیں آئی تھی۔ شاید وہ کسی فارن مشن پر گئی ہوئی ہے کیونکہ جب بھی وہ غائب ہوتی ہے تو وہ کسی نہ کسی مشن پر ہوتی ہے اور پھر کئی کئی ماہ اس کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں ہے"...... اینڈرے نے جواب دیا۔

"تم پرنسز مارگریٹ کے بارے میں ذاتی طور پر کیا جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ نام کی پرنسز ہے لیکن حقیقت میں وہ کسی جلاد سے کم نہیں ہے۔ اپنے دشمنوں کو وہ انتہائی بے رحمی اور سفاکی سے قتل کرتی ہے اور وہ ایک بار جس کے پیچھے لگ جائے اس کا قبر تک پیچھا نہیں چھوڑتی۔ وہ کسی خونخوار شیرنی سے کم نہیں ہے جسے دیکھ کر بڑے بڑے اور نامور بدمعاشوں کا بھی خون خشک ہو جاتا ہے اور جب وہ کلب میں آتی تھی تو سب ہی اس سے دور دور ہی رہنا پسند کرتے تھے جن میں، میں بھی شامل تھا"...... اینڈرے نے جواب دیا۔

"اور اس ڈاکٹر ہوسٹن کا حدود اربعہ کیا ہے۔ تمہارے خیال میں یہ ہمارا تعاقب کیوں کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے بارے میں سوائے اس بات کے میں اور کچھ نہیں جانتا کہ یہ ایک کنٹریکٹ کلر ہے اور اسے جب بھی کسی کے پیچھے بھیجا جاتا ہے اس کا مقصد اسے قتل کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا"...... اینڈرے نے جواب دیا۔ وین رکی ہوئی تھی اور اس کے پیچھے ڈاکٹر ہوسٹن کی کار تقریباً ایک ہزار میٹر کے فاصلے پر رکی ہوئی تھی۔ عمران غور سے کار کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے اس نے سیاہ کار کا روف ہیڈ ہٹتے دیکھا۔ جیسے ہی سیاہ کار کا روف ہیڈ ہٹا اسی لمحے وہاں ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک نوجوان روف سے سر نکالتا نظر آیا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک منی میزائل

گن تھی۔ نوجوان کے ہاتھوں میں منی میزائل گن دیکھ کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

"وین دوڑاؤ جلدی۔ وہ وین کو ہٹ کرنے والے ہیں"۔ عمران نے چیخ کر کہا تو اینڈرے نے بوکھلا کر فوراً وین آگے بڑھا دی۔ ابھی اس نے وین آگے بڑھائی ہی تھی کہ اسی لمحے سیاہ کار کے روف ہیڈ سے باہر نکلے ہوئے نوجوان نے منی گن سے میزائل فائر کر دیا اور میزائل بجلی کی سی تیزی سے وین کی طرف بڑھتا چلا آیا اور ماحول یکلخت تیز اور زور دار دھماکے سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

''کون ہو سکتا ہے''...... پاسکل نے پلٹ کر پرنسز مارگریٹ کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں پوچھا۔

''پتہ نہیں''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور اس نے فوراً سائیڈ پر رکھا ہوا منی پسٹل اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا اور صوفے کے پیچھے لپکی۔ دوسرے لمحے وہ صوفے کے پیچھے تھی۔ اسے صوفے کے پیچھے دبکتے دیکھ کر پاسکل نے پرخیال انداز میں سر ہلایا اور اس نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

''کون ہے''...... پاسکل نے دروازے کے پاس جا کر تیز آواز میں پوچھا۔

''ویٹر''...... باہر سے آواز سنائی دی۔

''کس لئے آئے ہو''...... پاسکل نے پوچھا۔

''مس کیتھرائن کے لئے ایک پارسل ہے''...... باہر سے جواب ملا۔

''کیسا پارسل''...... پاسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے سر گھما کر اس صوفے کی طرف دیکھا جس کے پیچھے پرنسز مارگریٹ منی گن لے کر چھپی ہوئی تھی۔ پرنسز مارگریٹ سر اٹھائے اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر بھی پارسل کا سن کر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ایک بڑا پارسل ہے جناب جسے مس کیتھرائن کے لئے کاؤنٹر پر چھوڑا گیا تھا۔ آپ کہیں تو میں پارسل دروازے کے پاس رکھ دیتا ہوں۔ آپ اسے اٹھا لیں''...... باہر سے آواز آئی۔

''ٹھیک ہے۔ تم پارسل چھوڑ دو۔ ہم بعد میں اٹھا لیں گے''۔ پاسکل نے کہا۔

''یس سر''...... باہر سے آواز آئی۔ پھر ایسی آواز آئی جیسے فرش پر کوئی بھاری سی چیز رکھی گئی ہو۔ اس کے بعد باہر سے جاتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ پرنسز مارگریٹ ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور وہ صوفے کے پیچھے سے نکل کر پاسکل کی طرف بڑھی۔

''میرے لئے یہاں پارسل کون چھوڑ سکتا ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے تو خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ باہر کوئی پارسل وارسل نہیں ہے''...... پاسکل نے کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر پارسل نہیں ہے تو پھر دروازے کے پاس کیا

رکھا گیا ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

”کچھ نہیں۔ آواز قدموں سے پیدا کی گئی تھی اور جاتے ہوئے قدموں کی آواز بھی ایسی تھی جیسے باہر کوئی پیر مار کر یہ شو کر رہا ہو کہ وہ چلا گیا ہے جبکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ باہر دو افراد موجود ہیں“...... پاسکل نے آہستہ آواز میں کہا۔

”دو افراد“...... پرنسز مارگریٹ نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ میری چھٹی حس مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی ہے۔ باہر دو افراد ہیں اور دونوں مسلح ہیں“...... پاسکل نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو پھر وہ گریٹ ایجنسی کے ایجنٹس ہی ہو سکتے ہیں ان کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں آ سکتا“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”تو کیا کرنا ہے“...... پاسکل نے پوچھا۔

”کرنا کیا ہے۔ اگر وہ اندر آ گئے تو پھر وہ نہ تمہیں زندہ چھوڑیں گے اور نہ مجھے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”تب تو ان کا خاتمہ ضروری ہے“...... پاسکل نے کہا۔

”ہاں۔ انہیں اندر لانے کا اب ایک ہی طریقہ ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے سوچتے ہوئے کہا۔

”کیا“...... پاسکل نے پوچھا۔

”ایک منٹ“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور تیزی سے سامنے موجود ایک میز کی طرف بڑھی۔ میز کے پاس جا کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے اپنا ہینڈ بیگ نکال کر اسے کھول کر اس

میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکال لیا۔ کیپسول شیشے کا تھا اور اس میں ہلکے نیلے رنگ کا مواد سا بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کیپسول لے کر پاسکل کی طرف آئی۔

”اس میں بے ہوشی کی انتہائی تیز اور زود اثر گیس ہے۔ میں اسے دروازے کے پاس لے جا کر پیر سے کچل دوں گی۔ کیپسول ٹوٹتے ہی کمرے کے اندر اور باہر تیز بو بھر جائے گی جس سے باہر موجود افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ تم اپنا سانس روک لو تا کہ تم پر گیس کا اثر نہ ہو“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”کتنی دیر کے لئے سانس روکنا ہے“...... پاسکل نے پوچھا۔

”کم از کم دو منٹ تک“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو پاسکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پرنسز مارگریٹ دبے قدموں دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازے کے پاس فرش پر کیپسول رکھا اور پھر اس نے سیدھی ہوتے ہی کیپسول پر پاؤں رکھ دیا۔ اس نے پاسکل کی طرف دیکھا تو پاسکل نے اثبات میں سر ہلا کر اپنا سانس روک لیا۔ پرنسز مارگریٹ نے بھی سانس روکا اور پھر اس نے فوراً پیر سے کیپسول پریس کر دیا۔ ٹھک کی ہلکی کی آواز کے ساتھ اس کے پیر کے نیچے کیپسول پھٹا اور کمرے میں ہر طرف جیسے نیلے رنگ کا ہلکا دھواں بھرتا چلا گیا۔ جیسے ہی کیپسول پھٹا اسی لمحے باہر سے دو بھاری افراد کے گرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ دو افراد کے گرنے کی آواز سن کر پرنسز مارگریٹ، پاسکل کی جانب تحسین بھری نظروں

سے دیکھنے لگی جس کی چھٹی حس نے پہلے ہی اسے بتا دیا تھا کہ باہر دو افراد موجود ہیں۔

پرنسز مارگریٹ نے اشارے سے پاسکل کو نزدیک بلایا اور پھر وہ اشاروں سے پاسکل کو کچھ سمجھانے لگی۔ پاسکل نے اس کے اشارے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کے نزدیک آ گیا۔ اس نے اپنا مشین پسٹل جیب میں رکھ لیا تھا۔ پرنسز مارگریٹ نے لاک کھول کر دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا اسے باہر دو افراد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے دکھائی دیئے۔ ان میں سے ایک کے قریب ایک بھاری دستے والا ریوالور پڑا تھا جبکہ دوسرے کے نزدیک مشین پسٹل تھا۔ ریوالور والے شخص پر نظر پڑتے ہی پرنسز مارگریٹ کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اس نے پہچان لیا تھا وہ گریٹ ایجنسی کا باس سالمنڈ تھا۔

پرنسز مارگریٹ نے دروازے سے سر باہر نکالا لیکن راہداری خالی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر مشین پسٹل اور ریوالور اٹھا لیا۔ پاسکل بھی باہر آ گیا تھا اس نے پہلے سالمنڈ کی ٹانگ پکڑی اور اسے تیزی سے اندر گھسیٹ لیا۔ سالمنڈ کو کمرے میں ڈالتے ہی وہ دوبارہ باہر گیا اور دوسرے شخص کو بھی گھسیٹ کر اندر لے آیا۔ جیسے ہی سالمنڈ ان دونوں کو لے کر کمرے میں آیا پرنسز مارگریٹ نے دروازہ بند کر کے اس پر فوراً لاک لگا دیا۔

"انہیں آگے لے آؤ"...... پرنسز مارگریٹ نے اشارے سے

پاسکل سے مخاطب ہو کر کہا تو پاسکل نے اثبات میں سر ہلا کر دونوں افراد کی ایک ایک ٹانگ پکڑی اور انہیں فرش پر گھسیٹتا ہوا کمرے کے سنٹر میں لے آیا۔

پرنسز مارگریٹ سانس روکے بار بار اپنی ریسٹ واچ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جیسے ہی دو منٹ پورے ہوئے اس نے سانس لینا شروع کر دیا۔ اسے سانس لیتے دیکھ کر پاسکل بھی سانس لینے لگا۔

"کون ہیں یہ"...... پاسکل نے پوچھا۔

"گریٹ ایجنسی کا باس سالمنڈ"...... پرنسز مارگریٹ نے بے ہوش پڑے سالمنڈ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا تو پاسکل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو سالمنڈ آپ کو خود ہلاک کرنے کے لئے یہاں آیا ہے"...... پاسکل نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ مجھے نہیں بلکہ اپنی موت مرنے خود یہاں آیا ہے۔ تم فوراً یہاں سے نکل جاؤ۔ میں ان دونوں کو خود ہی سنبھال لوں گی۔ سالمنڈ یہاں اکیلا نہیں آیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ باہر بھی اس کے آدمی موجود ہوں اس لئے تم یہاں سے احتیاط سے نکلنا تاکہ تمہیں کوئی پہچان نہ سکے"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"تو کیا اس خطرے کے باوجود آپ ابھی یہیں رکنا چاہتی ہیں"...... پاسکل نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں سالمنڈ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر کے ہی یہاں

سے نکلوں گی“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔
”تو یہ کام آپ ابھی کر لیں۔ دونوں بے ہوش پڑے ہیں۔ انہیں گولیاں ماریں اور آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ کو اپنے کسی محفوظ ٹھکانے پر لے چلتا ہوں“...... پاسکل نے کہا۔
”نہیں۔ اتنی جلدی نہیں۔ میں اسے تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی ہوں۔ اس کے ہلاک ہونے سے گریٹ ایجنسی کی آدھی کمر تو ٹوٹ ہی جائے گی“...... پرنسز مارگریٹ نے غراتے ہوئے کہا۔
”تو پھر ہم اسے بھی ساتھ لے چلتے ہیں۔ میرے ٹھکانے پر جا کر آپ اس سے جو مرضی سلوک کر لیں لیکن ہمارا یہاں رکنا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے“...... پاسکل نے کہا۔
”کیا تم اسے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔
”ہاں۔ میں اس ہوٹل کے بارے میں جانتا ہوں۔ اس ہوٹل کا ایک خفیہ راستہ ہے جو میرا دیکھا ہوا ہے۔ ہم اسے اٹھا کر وہاں سے نکل جائیں گے۔ میری کار بھی ہوٹل کے عقبی حصے کی طرف ہے جہاں سے ہم اسے لے کر آسانی سے نکل سکتے ہیں“۔ پاسکل نے کہا۔
”گڈ شو۔ تو پھر اٹھاؤ اسے اور نکلو یہاں سے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔
”اور یہ دوسرا آدمی“...... پاسکل نے کہا۔ پرنسز مارگریٹ آگے

بڑھی اور اس نے اپنی جوتی سالمنڈ کے ساتھ آئے ہوئے اس کے ساتھی کی گردن پر رکھی۔ دوسرے لمحے اس نے اپنی ٹانگ کو اس زور سے جھٹکا دیا کہ کڑک کی آواز کے ساتھ سالمنڈ کے ساتھی کی گردن کی ہڈی ٹوٹتی چلی گئی۔ وہ ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔
”بڑی بے دردی سے مارتی ہیں آپ“...... سالمنڈ نے پرنسز مارگریٹ کا سفاکانہ انداز دیکھ کر قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔
”اپنے دشمنوں کا میں اس سے بھی بڑھ کر برا حشر کرتی ہوں۔ دیکھنا میں تمہارے سامنے سالمنڈ کا کیا حشر کرتی ہوں۔ اس کی میں جب تک بوٹی بوٹی الگ نہیں کر دوں گی مجھے سکون نہیں ملے گا“۔ پرنسز مارگریٹ نے زہریلی ناگن کی طرح سے پھنکارتے ہوئے کہا اور اس کی پھنکارتی ہوئی آواز سن کر پاسکل یکبارگی لرز کر رہ گیا۔
پاسکل سالمنڈ کو اٹھانے کے لئے اس کی طرف نیچے جھکا جو فرش پر چت پڑا ہوا تھا۔ ابھی پاسکل، سالمنڈ پر جھکا ہی تھا کہ اسی لمحے سالمنڈ کی آنکھیں کھل گئیں۔ سالمنڈ کی اس طرح اچانک آنکھیں کھلتے دیکھ کر نہ صرف پاسکل بلکہ پاس کھڑی پرنسز مارگریٹ بھی اچھل پڑی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کرتے اسی لمحے سالمنڈ لیٹے لیٹے حرکت میں آیا اور اس کی دونوں ٹانگیں بیک وقت چلیں اور پاسکل اور پرنسز مارگریٹ کی چیخیں نکل گئیں اور وہ دونوں ہوا میں بلند ہو کر مخالف سمتوں میں گرتے چلے گئے۔ سالمنڈ کی

ایک ٹانگ پاسکل کے سینے جبکہ دوسری ٹانگ پرنسز مارگریٹ کے پہلو پر پڑی تھی۔

پاسکل اچھل کر فرش پر گرا تھا اور فرش پر دور تک گھسٹتا چلا گیا تھا جبکہ پرنسز مارگریٹ پیچھے موجود ایک صوفے سے ٹکرائی تھی اور صوفے سمیت عقبی سمت الٹتی چلی گئی۔ جتنی دیر میں دونوں اٹھتے سالمنڈ جمناسٹک کا ماہرانہ انداز اپناتے ہوئے فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں اپنے کپڑے جھاڑنے لگا۔

پاسکل اور پرنسز مارگریٹ ایک ساتھ اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ پرنسز مارگریٹ کے ہاتھ میں بدستور منی گن موجود تھی۔ اس نے اٹھتے ہوئے منی گن کا رخ سالمنڈ کی طرف کر دیا جبکہ پاسکل نے اٹھتے ہوئے اپنی پیٹی میں اڑسا ہوا اپنا مشین پسٹل نکال لیا تھا۔

''ان کھلونوں کو واپس رکھ لو پرنسز۔ تم جانتی ہو کہ سالمنڈ ان کھلونوں سے ڈرنے والا نہیں ہے''...... سالمنڈ نے پرنسز مارگریٹ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تم بے ہوش نہیں ہوئے تھے''...... پاسکل نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہو گیا تھا لیکن صرف چند لمحوں کے لئے۔ میں پرنسز کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ مجھ سے نپٹنے کے لئے یہ کون کون سے طریقے اختیار کر سکتی ہے اس کا مجھے پہلے سے ہی اندازہ تھا اس لئے میں نے آتے ہوئے راستے میں ایک گولی چبا لی تھی جس کی

وجہ سے مجھ پر کسی گیس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا اور اگر ہو بھی جاتا تو اس کا اثر گھنٹوں کی بجائے چند سیکنڈوں کا ہی ہوتا تھا۔ جب تم مجھے گھسیٹ کر اندر لا رہے تھے تو مجھے اسی وقت ہوش آ گیا تھا لیکن میں جان بوجھ کر پڑا رہا کہ دیکھوں پرنسز مارگریٹ میرے اور ریگی کے بارے میں کیا فیصلہ کرتی ہے''...... سالمنڈ نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم گیس سے تو بچ گئے ہو سالمنڈ لیکن میرے ہاتھوں مرنے سے تمہیں کون بچائے گا''...... پرنسز مارگریٹ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

''سالمنڈ اپنا تحفظ کرنا جانتا ہے پرنسز۔ ابھی تک ایسی کوئی گولی نہیں بنی ہے جو سالمنڈ کے جسم میں سوراخ کر سکے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ اس کھلونے کو میرے سامنے سے ہٹا لو۔ ورنہ مجھے غصہ آ گیا تو تمہارا انجام انتہائی بھیانک ہو گا''...... سالمنڈ نے کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھ کر سامنے پڑے ہوئے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

''دیکھ کیا رہی ہیں مادام۔ اس کی زندگی ہماری موت ہو گی۔ گولی چلائیں اور اسے یہیں ہلاک کر دیں''...... پاسکل نے چیختے ہوئے کہا۔

''اس پر گولی چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے پاسکل''...... پرنسز مارگریٹ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

”کیوں فائدہ نہیں ہے۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اپنی مشین پسٹل کی ساری گولیاں اس پر خالی کر دیتا ہوں“...... پاسکل نے کہا۔

”کوشش کر کے دیکھ لو“...... پرنسز مارگریٹ کی بجائے سالمنڈ نے پاسکل کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو پاسکل نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ کمرہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ سالمنڈ نے اسے ٹریگر دباتے دیکھ لیا تھا لیکن وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ گولیاں تواتر کے ساتھ اس پر پڑ رہی تھیں لیکن اس کے جسم سے ٹکرا کر یوں اچٹتی جا رہی تھیں جیسے اس کا جسم گوشت پوست کی بجائے فولاد کا بنا ہوا ہو۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس پر گولیاں اثر کیوں نہیں کر رہی ہیں“...... پاسکل نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر صوفے پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے سالمنڈ کی طرف اور پھر اپنے مشین پسٹل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے کہا تھا نا اس پر فائرنگ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس نے اپنے جسم پر فائبر آپٹیکل گلاسز کے ریشوں سے بنی ہوئی انسانی رنگ کی کھال چڑھا رکھی ہے جسے ہارڈ اسکن کہتے ہیں اور اس ہارڈ اسکن کی وجہ سے اس پر نہ تو کسی گولی کا اثر ہوتا ہے اور نہ بم کا“...... پرنسز مارگریٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ہارڈ اسکن“...... پاسکل نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ہاں۔ اب تم یہ کھلونا پھینکو اور میرے سامنے آ کر کھڑے ہو جاؤ اور پرنسز تم بھی اپنا پسٹل پھینک دو“...... سالمنڈ نے کہا۔

”نہیں سالمنڈ۔ تم پر کسی مشین پسٹل یا دوسری گنوں کا اثر نہیں ہوتا ہو گا لیکن ایک گن ایسی ہے جس سے نکلنے والی ریز کو ہارڈ اسکن بھی نہیں روک سکتی ہے۔ اس گن سے نکلنے والی ریز ہارڈ اسکن ہونے کے باوجود تمہارے جسم میں سوراخ بناتی ہوئی دوسری طرف نکل جائے گی“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے بلیک گن“...... سالمنڈ نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ غور سے دیکھو میرے ہاتھ میں بلیک گن ہی ہے جو عام منی گن جیسی لگتی ہے۔ مجھے اس گن کا ٹریگر دبانے کی دیر ہے۔ ٹریگر دبتے ہی اس میں سے سرخ رنگ کی دھار نکلے گی اور تمہارے سر میں سوراخ کرتی ہوئی دوسری طرف نکل جائے گی۔ کہو تو اس کا ایک تجربہ کر کے دکھاؤں“...... پرنسز مارگریٹ نے زہریلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ گن سے سرخ رنگ کی ایک لکیر سی نکل کر بجلی کی سی تیزی سے سالمنڈ کی طرف بڑھی اور سالمنڈ فوراً سائیڈ میں ہٹ گیا۔ سرخ رنگ کی شعاع صوفے پر ٹھیک اس جگہ پڑی جہاں ایک لمحہ قبل سالمنڈ موجود تھا۔ دوسرے لمحے بھک کی آواز کے ساتھ صوفے میں سوراخ ہوا اور سرخ شعاع اس سوراخ سے دوسری طرف نکلتی چلی گئی۔ سرخ شعاع دیکھ کر

سالمنڈ کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

"تت۔ تت۔ تمہارے پاس بلیک گن کہاں سے آئی"۔ سالمنڈ نے پرنسز مارگریٹ کی طرف دیکھ کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر گراہم جس نے یہ گن ایجاد کی ہے وہ میرا عزیز ہے اور میرے اس سے گہرے مراسم ہیں۔ اس نے ہی مجھے یہ گن تحفے میں دی تھی"...... پرنسز مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو سالمنڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"دیکھو پرنسز۔ میں یہاں اپنی مرضی سے نہیں آیا ہوں۔ تم جانتی ہو کہ میری گریٹ ایجنسی میں کیا حیثیت ہے اور میں لارڈ کے ہر حکم کا غلام ہوں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارے لئے لارڈ کا ہر حکم ماننا کس قدر ضروری ہے۔ اگر ہم لارڈ کے حکم پر عمل نہ کریں تو وہ ہمارا کیا حشر کر سکتا ہے"...... سالمنڈ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ پرنسز مارگریٹ کے ہاتھ میں موجود بلیک گن کا کرشمہ دیکھ کر پاسکل کا بھی رنگ بحال ہو گیا تھا جو سالمنڈ کو گولیوں سے بچتے دیکھ کر پھیکا پڑ گیا تھا۔

"ہاں جانتی ہوں"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ لارڈ نے ہی تمہاری ہلاکت کا حکم دیا تھا۔ یہ بات تم نے اپنے کانوں سے بھی سنی تھی۔ اس نے مجھ سے جس انداز میں بات کی تھی وہ بھی تم سے چھپی ہوئی نہیں ہو گی۔ اب تم بتاؤ کہ میں کیا کرتا۔ اگر میں اس کا حکم ماننے سے انکار کر

دوں تو خود میری اپنی زندگی خطرے میں آ جاتی ہے اور تم جانتی ہو کہ لارڈ ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے وہ مر تو سکتا ہے لیکن اپنا فیصلہ بدل نہیں سکتا"...... سالمنڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم لارڈ کے دست راست ہو اور لارڈ سوائے تمہارے کسی سے بات بھی نہیں کرتا ہے۔ تم بھی اسی کی زبان بولتے ہو"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"کیوں وقت ضائع کر رہی ہیں مادام۔ اسے ہلاک کریں اور یہاں سے نکل چلیں۔ فائرنگ کی آواز نے ہوٹل میں ہلچل مچا دی ہو گی۔ اگر یہاں فورس آ گئی تو ہمارے لئے یہاں سے بچ کر نکلنا مشکل ہو جائے گا"...... پاسکل نے کہا۔

"نہیں نہیں پرنسز۔ اس کی بات مت سنو۔ تم اگر چاہو تو اس کی جگہ میں تمہیں خاموشی سے اس ملک سے باہر نکال سکتا ہوں۔ میں لارڈ سے کہہ دوں گا کہ میں نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے اور تمہاری لاش برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دی ہے تو لارڈ میری بات پر فوراً یقین کر لے گا اور میں تمہیں یہاں سے خاموشی سے نکال دوں گا۔ کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ تم کہاں ہو"...... سالمنڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر میں یہاں سے نہ جانا چاہوں تو"...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... سالمنڈ نے چونک کر کہا۔

"اسے اپنی پلاننگ کے بارے میں کچھ مت بتائیں مادام۔ یہ انتہائی عیار اور چالاک انسان ہے۔ اسے ذرا سا بھی موقع ملا تو یہ آپ کو ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائے گا"۔ پاسکل نے کہا۔

"میں جانتی ہوں"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"تو پھر کیوں وقت ضائع کر رہی ہیں آپ"...... پاسکل نے کہا۔

"ہاں۔ میرے لئے اس کا زندہ رہنا ضروری نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں اسے ایک موقع دینا چاہتی ہوں اگر یہ مان گیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی موت طے ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"کیسا موقع دینا چاہتی ہو تم مجھے۔ بولو"...... سالمنڈ نے کہا۔

"میں گریٹ ایجنسی کی چیف بننا چاہتی ہوں"...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو سالمنڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"چیف۔ لل لل۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ چیف تو لارڈ ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے تم ایجنسی کی چیف کیسے بن سکتی ہو"...... سالمنڈ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"اگر لارڈ ہی زندہ نہ رہے تو"...... پرنسز مارگریٹ نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ گریٹ ایجنسی کی بنیاد لارڈ نے ڈالی ہے۔ اگر وہ ختم ہو گیا تو اس کے ساتھ ہی گریٹ ایجنسی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور ایجنسیاں میرے یا تمہارے کہنے سے نہیں بنتی ہیں۔ اس کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس سارے سیٹ اپ کا اختیار چیف سیکرٹری کے پاس ہوتا ہے جو پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کی اجازت سے ہی مکمل ہوتا ہے۔ لارڈ کے ہلاک ہونے پر اگر چیف سیکرٹری نہیں چاہے گا تو یہ ایجنسی نہیں چل سکے گی پھر تم اس ایجنسی کی چیف کیسے بن سکو گی"...... سالمنڈ نے کہا۔

"یہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو۔ تم بس یہ بتاؤ کہ اگر میں چیف بن جاؤں تو کیا تم میری سربراہی میں کام کرو گے"...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا اس کی بات سن کر سالمنڈ خاموش ہو گیا۔ وہ بھی اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ جو کہنا ہے کھل کر کہو"...... سالمنڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

"میں لارڈ کو قتل کرنے جا رہی ہوں اور میری چیف سیکرٹری سمیت کچھ ایسے افراد تک اپروچ ہے جن سے بات کر کے میں آسانی کے ساتھ گریٹ ایجنسی کی سربراہی سنبھال سکتی ہوں۔ تم بس مجھے یہ بتا دو کہ اگر میں گریٹ ایجنسی کی چیف بن جاؤں تو کیا تم میرے احکامات پر عمل کرو گے"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"تم ہوش میں تو ہو۔ تم لارڈ کو کیسے قتل کر سکتی ہو۔ تمہارا کیا

خیال ہے لارڈ تمہارے لئے اتنا ہی آسان اور تر نوالہ ثابت ہو گا کہ تم اسے ہلاک کر سکو“...... سالمنڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ وہ میرے لئے انتہائی آسان شکار اور تر نوالہ ہے۔ میں اسے آسانی سے قتل کر سکتی ہوں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”لیکن کیسے۔ تم جانتی ہو کہ لارڈ فورٹ میں جانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ وہاں لارڈ نے اپنی حفاظت کا فول پروف انتظام کر رکھا ہے اور اس کی اجازت کے بغیر فورٹ میں ایک پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا“...... سالمنڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”وہ پرندہ ہوتا ہے جو پر نہیں مار سکتا لیکن میں انسان ہوں اور وہاں جا کر لارڈ کو ہلاک کر سکتی ہوں۔ تم مجھے صرف اسی بات کا جواب دو جو میں تم سے پوچھ رہی ہوں“...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ جب تم لارڈ کو ہلاک کر دو گی اور چیف سیکرٹری اور اعلیٰ حکام کے آرڈرز کے تحت تمہیں گریٹ ایجنسی کی سربراہی کے احکامات مل جائیں گے تو پھر میں سوچوں گا کہ مجھے تمہاری سربراہی میں کام کرنا ہے یا نہیں اس سے پہلے میں تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتا“...... سالمنڈ نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کا جواب سن کر پرنسز مارگریٹ کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی اور اس سے پہلے کہ سالمنڈ کچھ سمجھتا پرنسز مارگریٹ نے ایک

بار پھر بلیک گن کا بٹن پریس کر دیا۔ بلیک گن سے سرخ شعاع نکلی اور سالمنڈ کی ٹھیک پیشانی پر پڑی۔ اس سے پہلے کہ سالمنڈ کچھ کرتا بھک کی آواز کے ساتھ اس کے سر میں سوراخ بنتا چلا گیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔

”میں جانتی تھی کہ تم کسی بھی طور پر میری سربراہی میں کام کرنا پسند نہیں کرو گے سالمنڈ لیکن میں تمہیں موقع دینا چاہتی تھی اور تم نے یہ موقع خود ہی گنوا دیا ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ سالمنڈ کو ہلاک ہوتے دیکھ کر پاسکل کے چہرے پر سکون آ گیا تھا۔

”گڈ شو۔ اچھا کیا جو آپ نے اسے ہلاک کر دیا ورنہ یہ بعد میں ہمارے لئے دردسر بن جاتا۔ آپ چلیں میرے ساتھ اب یہاں رکنا ہمارے لئے سود مند نہیں ہو گا“...... پاسکل نے کہا تو پرنسز مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔ سامان سمیٹ کر اس نے ایک چھوٹے سے بیگ میں ڈالا اور پھر وہ دونوں تیزی سے کمرے کا عقبی دروازہ کھول کر باہر نکلے اور وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

میزائل کو اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران بجلی کی سی تیزی سے اینڈرے کی طرف جھکا اور اس نے سٹیئرنگ وہیل پکڑا اور اس سے پہلے کہ اینڈرے کچھ سمجھتا عمران نے فوراً سٹیئرنگ وہیل گھما دیا۔ وین کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ سڑک پر دائیں طرف کے دو وہیلز پر اٹھ کر گھومتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے وین سائیڈ کے بل سڑک پر گری اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور تیزی سے سڑک پر الٹتی پلٹتی چلی گئی۔ سیاہ کار سے فائر کیا جانے والا میزائل سڑک سے ٹکرایا تھا جس سے ماحول زور دار دھماکے سے گونج اٹھا تھا۔

وین سڑک پر الٹتی ہوئی دائیں سائیڈ پر موجود نشیب کی طرف بڑھی اور پھر وہاں موجود ایک درخت سے ٹکرا گئی۔ عمران اور اینڈرے کے ساتھ ساتھ وین کے پچھلے حصے میں موجود جولیا اور اس کے ساتھی بھی وین کے اچانک الٹنے کی وجہ سے خود کو نہ سنبھال سکے تھے اور انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان کے دماغ لٹوؤں کی

طرح گھوم گئے ہوں۔

وین کے سڑک پر الٹتے ہی اس کی تمام ونڈ سکرینیں ٹوٹ گئی تھیں۔ وین جیسے ہی نشیب میں جا کر درخت سے ٹکرائی عمران نے فوراً خود کو سنبھالا اور اس نے سامنے ٹوٹی ہوئی ونڈ سکرین سے باہر چھلانگ لگا دی۔ وین سے نکلتے ہی وہ زمین پر آیا اور تیزی سے نشیب کی طرف لڑھکتا چلا گیا لیکن اس نے خود کو فوراً سنبھال لیا تھا۔ خود کو سنبھالتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اس نے فوراً اپنا گھومتا ہوا دماغ کنٹرول کیا اور پھر تیزی سے ایک درخت کی آڑ میں آ گیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وین کے الٹتے ہی وین کا پچھلا دروازہ کھل گیا تھا اور اس کے ساتھی گرتے پڑتے وین سے باہر نکل رہے تھے۔

”وین سے نکل کر دور ہٹ جاؤ فوراً“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی جو وین سے پچھلے حصے سے باہر نکل رہے تھے عمران کی آواز سنتے ہی تیزی سے درختوں کی طرف بھاگ پڑے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود اینڈرے نے بھی ٹوٹی ہوئی ونڈ سکرین سے باہر چھلانگ لگا دی تھی۔ اس نے بھی عمران کی آواز سن لی تھی اور تیزی سے چھلانگ لگا کر ایک درخت کے پیچھے بھاگ گیا تھا۔ ابھی وہ سب درختوں کے پیچھے گئے ہی تھے کہ اسی لمحے سیاہ کار ٹھیک وین کے قریب سڑک پر رکی۔ سیاہ کار کے رکتے ہی اس کے چاروں دروازے ایک ساتھ کھلے اور کار میں سے چار

افراد مشین پسٹلز لئے ہوئے باہر نکل آئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں منی میزائل گن تھی۔

''وین کو اڑا دو فوراً''...... ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ سیٹ کی طرف سے نکلنے والے شخص نے چیختے ہوئے کہا تو منی میزائل گن والے نے فوراً منی میزائل گن کا رخ وین کی طرف کیا۔ دوسرے لمحے منی میزائل گن سے ایک شعلہ سا نکلا اور الٹی ہوئی وین سے آ ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ماحول ایک زور دار دھماکے سے گونج اٹھا اور وین کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ وین کی تباہی سے بچنے کے لئے سیاہ کار سے نکلنے والے افراد فوراً کار کی ایک سائیڈ میں چلے گئے تھے اور انہیں وین پر میزائل فائر کرتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی بھی درختوں کی جڑوں سے لگ گئے تھے۔

وین کی تباہی کے ساتھ اردگرد کے درختوں کے بھی پرخچے اُڑ گئے تھے اور وین کے تباہ ہو کر بکھرنے والے ٹکڑوں میں آگ لگ گئی تھی اس لئے جلتے ہوئے ٹکڑے ہر طرف پھیل گئے تھے اور زمین پر خشک گھاس کی کثرت تھی اس لئے جیسے ہی آگ جھاڑیوں پر گری انہیں آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف سے شعلے اٹھنا شروع ہو گئے۔

''چلو چلو۔ وہ سب وین سے نکل گئے تھے۔ وہ درختوں کے پیچھے چھپے ہوئے ہوں گے انہیں تلاش کرو اور ہلاک کر دو''...... اس لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک نوجوان نے چیختے ہوئے کہا جو

ان سب کا سربراہ معلوم ہو رہا تھا۔ اس کا حکم سنتے ہی مسلح افراد اچھل اچھل کر نشیب کی طرف آئے اور درختوں کی طرف لپکے جن کے پیچھے انہوں نے وین سے نکلنے والے افراد کو چھپتے دیکھا تھا۔ درختوں کی طرف بڑھتے ہوئے انہوں نے فائرنگ بھی کرنی شروع کر دی تھی تاکہ چھپے ہوئے افراد کو ان پر جوابی کارروائی کرنے یا وہاں سے نکلنے کا موقع نہ مل سکے لیکن عمران اور اس کے ساتھی جھاڑیوں میں آگ اور دھواں دیکھ کر اس کا فائدہ اٹھا کر جھاڑیوں میں رینگ کر پچھلے درختوں کی طرف بڑھ گئے تھے اور وہ رکے بغیر پیچھے ہٹتے چلے جا رہے تھے اور پھر وہ ایسے درختوں کے پیچھے پہنچ گئے جہاں سے وہ سڑک اور نشیب میں موجود افراد کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو درختوں پر چڑھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ چونکہ جلدی میں وہ وین سے اپنے بیگ نہیں نکال سکے تھے اس لئے ان میں سے کسی کے پاس کوئی اسلحہ نہیں تھا۔ اس لئے انہیں مسلح افراد سے بچنے کے لئے درختوں پر چڑھنا پڑ رہا تھا ورنہ وہ انہیں جس طرح آسانی سے دیکھ رہے تھے اسی آسانی سے انہیں نشانہ بھی بنا سکتے تھے۔

عمران درخت کی بلندی پر آ کر رک گیا اور ایک بڑی شاخ کو پکڑتا ہوا درخت کے گھنے حصے میں آ گیا۔ اس کی نظریں اس لمبے تڑنگے آدمی پر جمی ہوئی تھیں جو مسلح افراد کا سربراہ معلوم ہو رہا تھا اور جس کے بارے میں اینڈرے نے بتایا تھا کہ وہ انڈر ورلڈ کا

ٹارگٹ کلر ڈاکٹر ہوسٹن تھا۔

"اینڈرے کیا تم برڈ کوڈ سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے ایک پرندے کی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ میں برڈ کوڈ جانتا ہوں"...... جواب میں اینڈرے کی پرندے جیسی آواز سنائی دی۔

"گڈ شو۔ کیا ان چاروں کو دیکھ سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سب نظر آ رہے ہیں مجھے۔ اگر میرے پاس گن ہوتی تو میں یہاں سے انہیں آسانی سے نشانہ بنا سکتا تھا"۔ اینڈرے نے کہا۔

"چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ ان میں سے ڈاکٹر ہوسٹن کون ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اپنے ساتھیوں کو احکامات دینے والا ہی ڈاکٹر ہوسٹن ہے۔ میں اسے بخوبی پہچانتا ہوں"...... اینڈرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب سب میری بات دھیان سے سنو۔ مجھے ڈاکٹر ہوسٹن زندہ چاہئے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب بھی برڈ کوڈ لیگویج سمجھتے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائے گا تمہیں یہ زندہ"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر ہوسٹن اور اس کے ساتھی فائرنگ کرتے ہوئے ان درختوں کے قریب آ گئے تھے جہاں ان کے خیال کے مطابق عمران

اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ درختوں کی طرف آتے ہی انہوں نے چھلانگیں لگائیں اور فائرنگ کرتے ہوئے درختوں کے پیچھے آ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے ساتھ چپکے ہوئے ہوں گے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہاں کسی کو موجود نہ پا کر انہوں نے مڑ کر ارد گرد کے درختوں کی طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی۔

"ڈاکٹر یہاں پر کوئی نہیں ہے"...... ایک آدمی نے چیخ کر کار کے پاس کھڑے ڈاکٹر ہوسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ یہیں کہیں ہیں۔ سارا علاقہ چھان مارو اور جو دکھائی دے اسے اڑا دو۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی یہاں سے زندہ بچ کر نہ جانے دینا"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے بکھر گئے اور ارد گرد کی جھاڑیوں اور درختوں پر لگا تار فائرنگ کرتے ہوئے دوڑتے چلے گئے۔

"وہ تمہاری طرف آ رہے ہیں۔ جیسے ہی یہ تمہارے نزدیک آئیں ان پر فوراً حملہ کر دینا"...... عمران نے برڈ کوڈ میں کہا تو اس کے ساتھی ہوشیار ہو گئے۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے ساتھی بھی انتہائی احتیاط بھرے انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ جھکے جھکے انداز میں جلتی ہوئی جھاڑیوں سے بچتے ہوئے آگے آ رہے تھے اور واقعی ان کے رخ اسی طرف تھے جہاں جولیا اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔

"درختوں پر بھی نظر رکھو وہ اپنی جان بچانے کے لئے درختوں پر بھی چڑھ سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ڈاکٹر ہوسٹن ضرورت سے زیادہ چالاک معلوم ہوتا تھا۔ اس کا حکم سنتے ہی اس کے ساتھی سر اٹھا اٹھا کر درختوں کی طرف دیکھنے لگے اور جیسے ہی انہیں کسی پتے کا ہلکا سا بھی کھڑکا محسوس ہوتا وہ فوراً اس درخت پر فائرنگ کھول دیتے۔

عمران ان سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس کے ارد گرد گھنے درختوں کی بہتات تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھی ان تینوں کو سنبھال سکتے ہیں اس لئے اس نے اپنی توجہ ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف ہی مبذول کر رکھی تھی۔ وہ چند لمحے مسلح افراد کو اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتے دیکھتا رہا پھر اس نے درخت کی ڈال پر آگے کی طرف رینگتے ہوئے دوسرے درخت کی ڈال پکڑی اور بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر دوسرے درخت پر آ گیا۔ اس نے ایک خشک ڈال پکڑی تھی تاکہ اس کے دوسرے درخت پر آنے سے پتوں کے ہلنے کی آواز سن کر ڈاکٹر ہوسٹن اور اس کے ساتھی نہ چونک پڑیں۔

دوسرے درخت پر آتے ہی عمران ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر اس نے بھاری شاخوں سے ہوتے ہوئے تیسرے درخت کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سڑک کے کنارے پر کھڑے ڈاکٹر ہوسٹن اور درختوں کی طرف جاتے ہوئے

اس کے مسلح ساتھیوں کی طرف دیکھا جن کے رخ دوسری طرف تھے پھر وہ تیسرے درخت کی طرف جانے کی بجائے تیزی سے درخت سے اتر کر نیچے آ گیا۔ اس طرف گھنی جھاڑیاں تھیں اور اتفاق سے آگ ابھی ان جھاڑیوں تک نہیں پہنچی تھی۔ عمران درخت سے نیچے آتے ہی جھاڑیوں میں رینگ گیا اور پھر وہ رکے بغیر تیزی سے جھاڑیوں میں رینگتا ہوا سڑک کے اس کنارے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ڈاکٹر ہوسٹن کھڑا تھا۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ وہ غور سے درختوں اور جھاڑیوں کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن چونکہ وہاں آگ لگی ہوئی تھی اور دھواں اٹھ رہا تھا اس لئے کوشش کے باوجود ڈاکٹر ہوسٹن کو جھاڑیوں کی حرکت کا علم نہیں ہو رہا تھا۔

ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف بڑھتے ہوئے عمران زگ زیگ انداز میں جھاڑیوں میں رینگ رہا تھا تاکہ وہ جھاڑیوں میں لگی ہوئی آگ سے بھی خود کو بچا سکے۔ وہ ڈائریکٹ ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف نہیں جا سکتا تھا کیونکہ اس کی طرف موجود جھاڑیوں سے بڑے بڑے شعلے لپک رہے تھے اگر عمران ان جھاڑیوں میں پھنس جاتا تو پھر اس کا آگ سے بچنا ناممکن ہو سکتا تھا۔ عمران انہی جھاڑیوں میں رینگ رہا تھا جن سے آگ ابھی دور تھی۔

جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے عمران ڈاکٹر ہوسٹن سے کافی فاصلے پر سڑک کے کنارے پر آیا۔ اس نے سر اٹھا کر ایک بار پھر ڈاکٹر

ہوسٹن کی طرف دیکھا اور ڈاکٹر ہوسٹن کا منہ دوسری طرف دیکھ کر وہ اٹھا اور پھر جیسے بجلی کوندتی ہے اسی تیزی سے عمران اٹھ کر قدموں کی آواز پیدا کئے بغیر سڑک کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ہوسٹن چونک کر اس طرف دیکھتا عمران دوڑتا ہوا سڑک کراس کر کے سڑک کے دوسرے کنارے کی نشیب میں جا چکا تھا۔ دوسری طرف موجود نشیب میں آتے ہی عمران نے فوراً ایک درخت کی آڑ لے لی تھی۔

عمران چند لمحے درخت کے ساتھ لگا کھڑا رہا پھر اس نے احتیاط سے درخت کے پیچھے سے سر نکال کر اس طرف دیکھا جہاں ڈاکٹر ہوسٹن موجود تھا تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ ڈاکٹر ہوسٹن مشین پسٹل لئے تیز تیز چلتا ہوا اسی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ شاید اس کی چھٹی حس نے عمران کے اس طرف آنے کا اسے کاشن دے دیا تھا۔ سڑک کی دوسری طرف بھی بڑی اور گھنی جھاڑیوں کی کمی نہیں تھی۔ عمران نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور ان جھاڑیوں میں رینگ گیا اور پھر وہ سڑک کے کنارے کنارے رینگتا ہوا آگے بڑھنا شروع ہو گیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر ہوسٹن تیز تیز چلتا ہوا اس طرف آیا اور وہ سڑک کے کنارے پر کھڑا ہو کر جھاڑیوں اور وہاں موجود درختوں کی طرف غور سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

عمران جھاڑیوں میں دبک گیا کیونکہ ڈاکٹر ہوسٹن اب بالکل اس کے قریب تھا۔ اگر ذرا سی بھی جھاڑیاں ہلتیں یا ڈاکٹر ہوسٹن کو عمران

کی معمولی سی بھی جھلک دکھائی دے جاتی تو ڈاکٹر ہوسٹن ایک لمحے میں اس طرف فائرنگ کرنا شروع کر دیتا۔

''کون ہے اس طرف''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے جھاڑیوں کی طرف دیکھ کر چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ عمران سے تقریباً پانچ فٹ کے فاصلے پر تھا اور اگر عمران جھاڑیوں سے نکل کر اس کی طرف چھلانگ لگاتا تو ڈاکٹر ہوسٹن اسے دیکھتے ہی اس پر فائرنگ کر سکتا تھا۔ عمران شاید ڈاکٹر ہوسٹن کے نشیب میں اترنے کا انتظار کر رہا تھا۔

''میں پوچھ رہا ہوں کہ کون ہے یہاں۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ شرافت کے ساتھ میرے سامنے آ جاؤ ورنہ میں ان جھاڑیوں میں فائرنگ کر کے انہیں آگ لگا دوں گا۔ تمہارا تعلق اگر کرائم گروپ سے ہے تو پھر تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں انڈر ورلڈ کا ہی آدمی ہوں اور میرا نام ڈاکٹر ہوسٹن ہے''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ شاید اس طرف رہنے والا کوئی کرائم گروپ کا آدمی آیا ہے جو اسے دیکھ کر چھپنے کی کوشش کر رہا ہے۔

عمران نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر وہ فوراً ہاتھ اٹھا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کو دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن بری طرح سے اچھل پڑا۔

''تم۔ تم اس طرف کیسے آ گئے''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ڈاکٹر ہوسٹن نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ ماحول مشین پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹوں کی آواز سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ عمران کی نظریں پہلے ہی ڈاکٹر ہوسٹن کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر جمی ہوئی تھیں جیسے ہی ڈاکٹر ہوسٹن نے اس پر فائرنگ کی عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہوا میں قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ اسے چھلانگ لگاتے دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن کا بھی مشین پسٹل والا ہاتھ عمران کے گھومنے کی رفتار کے ساتھ گھومتا چلا گیا۔ عمران سنگ آرٹ کا مخصوص مظاہرہ کر رہا تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹر ہوسٹن کے مشین پسٹل کی کوئی گولی اسے چھو بھی نہیں رہی تھی۔ عمران ہوا میں چھلانگیں لگاتا قلابازیاں کھا رہا تھا اور ڈاکٹر ہوسٹن کو اس پر نظر رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔

جلد ہی ڈاکٹر ہوسٹن کے مشین پسٹل کا میگزین خالی ہو گیا۔ مشین پسٹل کا میگزین خالی ہوتے دیکھ کر اس نے فوراً نیا میگزین نکالنے کے لئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن اسی لمحے ہوا میں موجود عمران نے ڈائیو لگائی اور وہ کسی عقاب کی طرح ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف آیا۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے اس سے بچنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران نے ہوا میں قلابازی کھائی اور اس کی جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے ڈاکٹر ہوسٹن کے سینے پر پڑیں۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سڑک پر گرتا چلا گیا۔

اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل اور جیب سے نکالا ہوا میگزین نکل کر دور جا گرا تھا۔

ڈاکٹر ہوسٹن کو پیر مارتے ہی عمران نے ایک اور قلابازی کھائی اور پیروں کے بل ڈاکٹر ہوسٹن کے سامنے سڑک پر آ کر کھڑا ہو گیا۔

”ہیلو ڈاکٹر“...... عمران نے ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف دیکھ کر شوخ لہجے میں کہا۔ ڈاکٹر ہوسٹن کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا اس نے پلٹ کر اپنے مشین پسٹل کی طرف دیکھا پھر وہ جمناسٹک کا مخصوص مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے عمران کی جانب کینہ توز نظروں سے دیکھنے لگا۔

”تو تم عمران ہو“...... ڈاکٹر ہوسٹن نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خونخوار بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

”عمران۔ کون عمران۔ میرا نام تو ٹمبکٹو ہے“...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

”جھوٹ مت بولو۔ تم جس طرح میری فائرنگ سے بچے ہو اس سے صرف دو افراد ہی بچ سکتے ہیں۔ ایک سنگ ہی اور دوسرا اس کا شاگرد عمران اور میں تم دونوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں“...... ڈاکٹر ہوسٹن نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”کون سنگ ہی۔ میں تو کسی سنگ ہی کو نہیں جانتا“...... عمران

نے اسی انداز میں کہا۔

"میرے سامنے انجان بننے کی کوشش مت کرو۔ میں تمہیں پہچان چکا ہوں عمران۔ میں تو صرف اینڈرے پر نظریں رکھے ہوئے تھا کہ وہ ایئر پورٹ پر کسے رسیو کرنے کے لئے آیا ہے۔ جب وہ تم سے ملا تو میں اس وقت تمہیں پہچان نہیں سکا تھا۔ اس بات کا تو مجھے اندازہ تھا کہ اینڈرے ایئر پورٹ سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو لینے کے لئے آیا ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں میں کون کون شامل ہے اس کا مجھے علم نہیں تھا اور اگر تم میرے سامنے سنگ آرٹ کا مظاہرہ نہ کرتے تو شاید میں تمہیں نہ پہچان سکتا لیکن تم نے جس طرح سے مجھ جیسے ماہر نشانہ باز سے خود کو بچایا ہے تمہاری اس دھماچوکڑی نے میرے سامنے تمہاری پول کھول دی ہے اور واقعی سالمنڈ کا اندازہ غلط نہیں تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی گریٹ لینڈ میں کرسٹوفر کے ہی تعاون سے قدم رکھ سکتے ہیں جس کا ساتھی اینڈرے ہے۔ اسی لئے ہم کرسٹوفر کے ہر ساتھی پر نظر رکھے ہوئے تھے اور اتفاق سے میں اینڈرے کے پیچھے تھا اور جب میں نے اسے ایئر پورٹ کی طرف جاتے دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہی رسیو کرنے جا رہا ہے اسی لئے میں اس کے پیچھے لگ گیا۔ میں چاہتا تھا کہ میں اینڈرے کے اس ٹھکانے تک پہنچنے تک خاموش رہوں جہاں یہ تمہیں لے جا رہا تھا لیکن شاید تمہیں میرے تعاقب کا علم ہو گیا تھا اور تم جان بوجھ کر اس ویران

علاقے میں آ گئے تھے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا مجھے چونکہ ٹاسک دیا گیا تھا اور تم ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتے تھے اس لئے مجھے بھی مجبوراً تم پر اٹیک کرنا پڑا"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے رکے بغیر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"خدا کی پناہ۔ میں تو سمجھتا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ اور تیز عورتیں ہی بول سکتی ہیں لیکن تم نے تو بولنے کے معاملے میں میرا نظریہ ہی غلط ثابت کر دیا ہے تم تو ایسے بول رہے تھے جیسے تمہارے منہ میں زبان نہیں بلکہ رکے بغیر بولنے والی مشین فٹ ہو"...... عمران نے کہا۔

"بکومت"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے غرا کر کہا۔

"کیوں بکنے کا شعبہ تم نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے کیا"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے سامنے آج تک اس انداز میں بات کرنے کی کسی میں بھی ہمت نہیں ہوئی"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

"اب کسی کو کیا معلوم کہ ڈاکٹر ہوسٹن کے روپ میں ایک زنخا چھپا ہوا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر اسے مزید غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

"زنخا۔ تم نے مجھے زنخا کہا۔ ڈاکٹر ہوسٹن زنخا ہے"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے بری طرح سے اچھل کر کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت پکے

ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

"لو اب میں کیا کہوں۔ تم نے خود ہی مان لیا ہے کہ ڈاکٹر ہوسٹن زنخا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ہوسٹن اور زیادہ بھڑک اٹھا اور مٹھیاں بھینچ کر انتہائی جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارے ارے۔ رکو۔ میری طرف کیوں آ رہے ہو میں نے کون سا تمہاری دم پر پاؤں رکھ دیا ہے۔ ارے"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ عمران ابھی بول ہی رہا تھا کہ تیز تیز چل کر آنے والے ڈاکٹر ہوسٹن نے پوری قوت سے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران نے اسے چھلانگ لگا کر نزدیک آتے دیکھ کر سائیڈ میں ہٹنا چاہا لیکن ڈاکٹر ہوسٹن کا جسم کسی پھرکی کی طرح گھوما اور ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں حرکت میں آئیں اور عمران اچھل کر پہلو کے بل زمین پر گرتا چلا گیا۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے جوجتسو کا مخصوص داؤ استعمال کرتے ہوئے ایک ٹانگ عمران کی گردن کی سائیڈ پر اور دوسری ٹانگ اس کے پہلو میں ماری تھی جس کے نتیجے میں عمران الٹ کر گر گیا تھا۔

عمران کو سڑک پر گرتے دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن کے ہاتھ جیسے ہی زمین سے لگے اس نے الٹی قلابازی کھائی اور اچھل کر ایک بار پھر گرے ہوئے عمران کی طرف آیا لیکن اس بار عمران تیزی سے کروٹ بدل گیا اور ڈاکٹر ہوسٹن کے پیر پوری قوت سے سڑک پر

جم گئے۔ وہ ہوا میں گھوم کر پیروں کے بل عمران کے جسم پر گرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ عمران وہاں سے ہٹ چکا تھا اس لئے اس کے پیر جیسے زمین پر جم گئے تھے۔ کروٹیں بدلتے ہی عمران تیزی سے دونوں ہاتھ جھاڑتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"گڈ شو۔ میں تو سمجھتا تھا کہ زنخے صرف ناچنا اور ٹھمکے لگانا ہی جانتے ہیں لیکن تم شاید الگ قسم کے زنخے ہو جسے ڈانس کے ساتھ ساتھ فائٹ کے گر بھی معلوم ہیں"...... عمران نے اسی طرح شوخ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ہوسٹن کا چہرہ غصے سے سیاہ ہوتا چلا گیا۔

"تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا عمران۔ میں تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کسی گٹر میں بہا دوں گا اور......"۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے غصے سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور پھر گٹر کے کیڑے بن کر تم بھی میری لاش کو کھانا شروع کر دو گے۔ آگے یہی کہنا چاہتے تھے نا تم"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ہوسٹن کی آنکھوں سے شعلے نکلنا شروع ہو گئے۔ وہ عمران کے سامنے کسی پہاڑ کی طرح کھڑا تھا۔ اسی لمحے اس کا ہاتھ اپنے کوٹ کی جیب میں گیا اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا عمران نے ایک چمک سی دیکھی جو اس کی طرف لپکی تھی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے ایڑی کے بل گھوم کر سائیڈ میں ہوا اور اس کا ہاتھ جھپٹنے والے انداز میں حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں باریک دھار والا ایک خنجر چمک رہا تھا۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے خنجر

جیب سے نکال کر پوری قوت سے عمران کی طرف پھینک دیا تھا۔ اس نے جس تیزی اور مہارت سے عمران کی طرف خنجر پھینکا تھا اگر عمران کی جگہ کوئی اور ہوتا تو خنجر اس کے سینے میں دھنس چکا ہوتا لیکن عمران نے بروقت ڈاکٹر ہوسٹن سے زیادہ پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف خود کو خنجر سے بچا لیا تھا بلکہ اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر خنجر ہوا میں ہی دبوچ لیا تھا۔

''یہ کیا ہے۔ دیکھنے میں تو یہ خنجر معلوم ہوتا ہے''...... عمران نے خنجر الٹتے پلٹتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ڈاکٹر ہوسٹن جسے شاید خنجر زنی میں مہارت حاصل تھی۔ اپنا پھینکا ہوا خنجر عمران کے ہاتھ میں دیکھ کر وہ بھونچکا رہ گیا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم نے میرا خنجر ہوا میں کیسے پکڑ لیا۔ میرے خنجر کے وار سے تو آج تک کوئی بھی نہیں بچ سکا ہے۔ پھر تم......'' ڈاکٹر ہوسٹن نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ارے باپ رے۔ یہ خنجر ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم نے میری طرف لالی پاپ پھینکا تھا''...... عمران نے بوکھلا کر خنجر ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اسی لمحے وہ کسی کمان کی طرح پیچھے کی طرف مڑتا چلا گیا اور اس کے دونوں ہاتھ زمین سے لگ گئے۔ اسے خنجر پھینکتے دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی تھی اور اس بار ڈاکٹر ہوسٹن نے عمران کو فلائنگ کک مارنے کی

کوشش کی تھی لیکن چونکہ عمران کی ساری توجہ اسی کی طرف تھی اس لئے وہ فوراً کمان کی طرح مڑ گیا تھا اور ڈاکٹر ہوسٹن اس کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ہوسٹن کے پیر زمین سے لگتے عمران بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے ہوا میں اچھلتے ہوئے ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف چھلانگ لگا دی۔ ہوا میں اچھلتے ہی عمران نے تیزی سے قلابازی کھائی اور اس کی پھیلی ہوئی ٹانگیں ڈاکٹر ہوسٹن کی ٹانگوں سے ٹکرائیں اور ڈاکٹر ہوسٹن جو نیچے آ رہا تھا عمران کی ٹانگوں کی ضرب کھاتے ہی ہوا میں الٹتا پلٹتا چلا گیا اور پھر دھپ سے زمین پر آ گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے ہوا میں ایک اور قلابازی کھائی اور ٹھیک ڈاکٹر ہوسٹن کے قریب آ کھڑا ہوا۔ اسے قریب دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن نے جھپٹ کر عمران کی ٹانگوں پر ایک ہاتھ سے کراٹے کا وار کرنا چاہا لیکن عمران اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کی ٹانگ نیم قوس میں گھومتی ہوئی ڈاکٹر ہوسٹن کے سر سے ٹکرائی۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ایک بار پھر الٹتا چلا گیا۔

اسے الٹتے دیکھ کر عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک بار پھر ڈاکٹر ہوسٹن کے سر پر ٹانگ مارنی چاہی لیکن ڈاکٹر ہوسٹن کسی چھلاوے کی طرح نہ صرف پیچھے ہٹ گیا بلکہ وہ اچھل کر کھڑا بھی ہو گیا اور اٹھتے ہی اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران اس کے اچانک اور اس قدر پھرتی سے حملے کے لئے تیار

نہیں تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے اوپر گرتے ہوئے ڈاکٹر
ہوسٹن کو پکڑنا چاہا لیکن ڈاکٹر ہوسٹن قلابازی کھا کر عمران کے اوپر
سے گزر کر اس کے عقب میں آ گیا۔ اس سے پہلے کہ عمران پلٹ
کر اس کی طرف دیکھتا ڈاکٹر ہوسٹن نے کسی عقاب کی طرح جھپٹا
مارا اور عمران کے دونوں پہلوؤں میں ہاتھ ڈال کر اسے پوری قوت
سے اوپر کی طرف جھٹکا دیا۔ عمران چونکہ مڑ رہا تھا اس لئے اس کا
جسم قدرے ڈھیلا تھا۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے پہلو پکڑنے اور زور دار
جھٹکا لگنے کی وجہ سے عمران اوپر کی طرف اٹھا۔ اسی لمحے ڈاکٹر ہوسٹن
اچھلا اور اس کی ٹانگیں قلابازی کھانے والے انداز میں ہوا میں
اٹھتے ہوئے عمران کی پشت پر پڑیں اور عمران ڈاکٹر ہوسٹن کے سر
کے اوپر سے گزر کر پوری قوت سے منہ کے بل سڑک پر گرتا چلا
گیا۔ عمران نے سڑک پر گرتے ہوئے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر لئے
تھے ورنہ سڑک سے ٹکرا کر اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ سڑک
پر گرتے ہی عمران کسی زخمی ناگ کی طرح پلٹا اور فوراً دائیں سائیڈ
پر لڑھک گیا۔ کیونکہ اس نے ایک بار پھر ڈاکٹر ہوسٹن کو خود پر
چھلانگ لگاتے دیکھ لیا تھا۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے ہوا میں اچھل کر دونوں
پیر سمیٹ لئے تھے اور اس نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر ہوا میں اٹھا
رکھا تھا جیسے وہ اٹھتے ہوئے عمران کے سر پر مکا مارنا چاہتا ہو۔ یہ
داؤ بے حد خطرناک تھا۔ جس قوت سے ڈاکٹر ہوسٹن اچھل کر نیچے آ
رہا تھا اگر اس کا مکا عمران کے سر پر پڑ جاتا تو یقیناً عمران کے

ہوش ٹھکانے پر آ جاتے لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنا جسم گھما
کر سائیڈ پر ہو گیا۔ سائیڈ پر آتے ہی وہ اچھلا اور اس نے ہوا میں
ٹانگیں پھیلاتے ہوئے پوری قوت سے فلائنگ کک ڈاکٹر ہوسٹن
کے کاندھے پر مار دیں۔ ڈاکٹر ہوسٹن کو ہوا میں زور دار جھٹکا لگا اور
وہ گھومتا ہوا زور دار آواز کے ساتھ زمین پر گرا۔ اس سے پہلے کہ
ڈاکٹر ہوسٹن اٹھتا اسی لمحے عمران نے الٹی قلابازی لگائی اور ٹھیک
ڈاکٹر ہوسٹن کے سر کے پاس آ کھڑا ہوا۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے ایک
بار پھر عمران پر حملہ کرنا چاہا لیکن شاید اب عمران اس فائٹ کو زیادہ
طول نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس کی ایک ٹانگ حرکت میں آئی اور
پوری قوت سے ڈاکٹر ہوسٹن کی کنپٹی پر پڑی۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے حلق
سے زور دار چیخ نکلی اور اسے اپنی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے
تارے سے ناچتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے
اپنا سر تھاما ہی تھا کہ اس کے سر پر ایک بار پھر قیامت ٹوٹ پڑی
اور زمین پر گر گیا اور اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔
"کم بخت میں واقعی بے حد جان تھی۔ آسانی سے قابو ہی نہیں آ
رہا تھا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے بے ہوش
پڑے ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے
ڈاکٹر ہوسٹن کی گردن کی مخصوص رگ پر دو انگلیاں پلٹ کر رکھیں تو
اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ ڈاکٹر ہوسٹن مکر نہیں کر رہا تھا وہ
واقعی بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران نے ڈاکٹر ہوسٹن کا جسم پلٹایا اور اس کا کوٹ کاندھوں سے نیچے کرتے ہوئے اس کے کوٹ کے بازوؤں کو مخصوص انداز میں باندھنا شروع کر دیا تاکہ ڈاکٹر ہوسٹن اگر ہوش میں آ جائے تو وہ فوری طور پر ان ایکشن نہ ہو سکے۔ ابھی عمران، ڈاکٹر ہوسٹن کو باندھ کر فارغ ہوا ہی تھا کہ اسے درختوں کی جانب سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اس کے ساتھیوں کی طرف سے اس کے لئے کاشن تھا کہ انہوں نے ڈاکٹر ہوسٹن کے تینوں ساتھیوں کو قابو میں کر لیا ہے۔ عمران نے بھی جواب میں سیٹی بجا کر انہیں اپنی طرف سے کلیئرنس کا اشارہ دے دیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کے ساتھی اطمینان بھرے انداز میں وہاں پہنچ گئے۔ ڈاکٹر ہوسٹن کو کوٹ کے بازوؤں سے بندھا دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ اسے عمران نے اس حالت میں پہنچایا ہے۔

"کہاں ہیں اس کے ساتھی"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تینوں ہمارے ہاتھوں مارے گئے ہیں"...... جولیا کی بجائے تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"انہیں درختوں پر ہماری موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔ انہوں نے درختوں پر ہم پر فائرنگ کرنے کی کوشش کی تو ہم نے فوراً ان پر چھلانگیں لگا دی تھیں۔ ان کے ارادے ہمیں ہر حال میں ہلاک

کرنے کے تھے وہ کسی طرح سے قابو میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اس لئے ہمیں مجبوراً ان کے ساتھ فیصلہ کن فائٹ کرنی پڑی جس کے نتیجے میں وہ تینوں ہلاک ہو گئے"...... جولیا نے کہا۔

"ڈاکٹر ہوسٹن بھی کسی سے کم نہیں تھا۔ اس نے بھی مجھ سے جان توڑ فائٹ کی تھی۔ میں نے بھی اسے مشکل سے ہی قابو کیا ہے ورنہ یہ تو مرنے یا پھر مارنے کی پالیسی پر ہی عمل کر رہا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا اس نے بتایا ہے کہ یہ ہمارے پیچھے کیوں آیا تھا اور ہمیں کیوں ٹارگٹ کرنا چاہتا تھا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن اس نے باتوں باتوں میں خود ہی بتا دیا ہے کہ اسے گریٹ ایجنسی کے باس سالمنڈ نے ہی بھیجا تھا اور اس کے ساتھی کرسٹوفر پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ اینڈرے کو ایئر پورٹ جاتے دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن خود اس کے پیچھے آ گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اب ہم کیا کریں۔ ہماری وین تو بے کار ہو گئی ہے۔ ہمیں یہاں سے جلد سے جلد نکلنا ہے۔ یہ تو شکر ہے کہ ابھی تک ہمارے سامنے یہی چار افراد ہی آئے ہیں ورنہ یہ علاقہ تو کرمنلز سے بھرا پڑا ہے"...... اینڈرے نے کہا۔

"ہمارے پاس ڈاکٹر ہوسٹن کی کار ہے۔ اب ہم اسی کار سے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ وقتی طور پر اس علاقے سے نکلنے کے لئے

ہم اس کار میں جا سکتے ہیں۔ راستے میں، میں باس کو فون کر دوں گا وہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہمارے لئے کوئی نہ کوئی بندوبست کر دے گا‘‘...... اینڈرے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

’’چلو کار میں بیٹھو۔ جلدی‘‘...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور درختوں کے پیچھے سے اپنے سامان کے بیگز اٹھا کر سیاہ کار کی طرف بڑھ گئے۔ اینڈرے نے ایک بار پھر کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔ اس نے کار کے اندر سے کار کی ڈگی کھولنے والا ہک کھینچا تو ڈگی کھل گئی اور وہ سب اپنے تھیلے ڈگی میں رکھنا شروع ہو گئے۔ ابھی وہ تھیلے ڈگی میں رکھ ہی رہے تھے کہ اچانک انہوں نے سڑک کے دونوں اطراف موجود درختوں کے پیچھے سے بے شمار مسلح افراد کو نکل کر اس طرف آتے دیکھا۔ آنے والے افراد کی شکلوں سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ ان کا تعلق کرائم گروپس سے ہے جو شاید دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سن کر اس طرف پہنچ گئے تھے۔ کرائم گروپس کے افراد کی تعداد کسی بھی طرح پچاس سے کم نہیں تھی۔ انہیں سڑک کی طرف آتے دیکھ کر اینڈرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

’’یہ کرمنلز ہیں۔ اب یہ ہمیں یہاں سے زندہ نہیں جانے دیں گے‘‘...... اینڈرے نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

’’تم میں سے جس جس کے پاس اسلحہ ہے وہ شرافت سے اسلحہ نکال کر ہماری طرف پھینک دے۔ ہم تمہیں دس سیکنڈ کا وقت دیتے

ہیں اگر تم نے اسلحہ ہماری طرف نہ پھینکا تو ہم تم سب کو یہیں ہلاک کر دیں گے‘‘...... آنے والے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے مالک ادھیڑ عمر نے سڑک پر آتے ہوئے ان کی طرف دیکھ کر کڑکدار لہجے میں کہا اس شخص پر نظر پڑتے ہی عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی جیسے وہ اس شخص کو بخوبی جانتا ہو۔

لارڈ ٹیموتھی، لارڈ فورٹ کی وسیع و عریض لائبریری میں بیٹھا
انہماک سے ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ ایک نوجوان جس
نے خاکی رنگ کی یونیفارم پہن رکھی تھی دروازہ کھول کر اندر آیا اور
قدموں کی آوازیں نکالے بغیر لارڈ ٹیموتھی کی طرف بڑھنے لگا۔
نوجوان کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون تھا۔

''لارڈ''...... نوجوان نے نزدیک آ کر انتہائی ادب سے لارڈ
سے مخاطب ہو کر کہا تو لارڈ ٹیموتھی بری طرح سے چونک پڑا۔

''تم۔ تم کب آئے''...... لارڈ نے اس کی طرف دیکھ کر حیرت
اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''ابھی آیا ہوں لارڈ۔ آپ کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس سے کال
ہے۔ ایمرجنسی تھی اس لئے میں آپ کو بتانے آ گیا''...... نوجوان
نے لارڈ کی طرف سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''پرائم منسٹر ہاؤس سے۔ کون بات کرنا چاہتا ہے''...... پرائم

منسٹر ہاؤس کا سن کر لارڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ملٹری سیکرٹری ہے وہ بتا رہا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب آپ
سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں''...... نوجوان نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ فون دو مجھے''...... لارڈ نے ہنکارہ بھرتے
ہوئے کہا تو نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کارڈ لیس فون
اس کی طرف بڑھا دیا۔

''تم جاؤ''...... لارڈ نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا
اور اسے سلام کرتا ہوا مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا لائبریری سے نکلتا چلا
گیا۔ اس نے باہر جاتے ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔

''یس۔ لارڈ ٹیموتھی سپیکنگ''...... لارڈ نے فون کان سے لگاتے
ہوئے انتہائی دبنگ آواز میں کہا۔

''ملٹری سیکرٹری کرنل اینڈس بول رہا ہوں''...... دوسری طرف
سے پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''یس کرنل۔ کیوں فون کیا ہے''...... لارڈ نے کرخت لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب۔
آپ ہولڈ کریں میں کال انہیں ٹرانسفر کرتا ہوں''...... کرنل اینڈس
نے کہا۔

''او کے۔ میں ہولڈ کرتا ہوں''...... لارڈ نے کہا اور رسیور میں
خاموشی چھا گئی پھر کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر آف گریٹ لینڈ سپیکنگ"...... دوسرے ہی لمحے رسیور میں گریٹ لینڈ کے پرائم منسٹر کی کرخت آواز سنائی دی۔

"یس پرائم منسٹر۔ لارڈ ٹیموتھی بول رہا ہوں"...... لارڈ ٹیموتھی نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ سے ایک ضروری میٹنگ کرنی ہے لارڈ ٹیموتھی۔ کیا آپ اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر پرائم منسٹر ہاؤس آ سکتے ہیں"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"ضرور۔ کس وقت ملنا چاہیں گے آپ مجھ سے"...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

"اگر آپ کے پاس وقت ہے تو ابھی آ جائیں۔ میرے شیڈول میں ایک گھنٹے کا وقت ہے۔ اس ایک گھنٹے میں ہم بات کر سکتے ہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ مجھ سے کس سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں جناب، پرائم منسٹر صاحب"...... لارڈ نے پوچھا۔

"جب آپ میرے پاس تشریف لائیں گے تب میں آپ کو بتاؤں گا۔ آپ سے جو ڈسکس کرنی ہے اس کے بارے میں آپ کو میں فون پر بھی کوئی ہنٹ نہیں دے سکتا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ تک اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر میں پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ جاؤں گا"...... لارڈ نے کہا۔

"گڈ شو۔ میں ملٹری سیکرٹری سے آپ کے پروٹوکول کے بارے میں بات کر لیتا ہوں۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں آپ کے شایان شان استقبال کیا جائے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"تھینک یو۔ میں بس پہنچ رہا ہوں"...... لارڈ نے شایان شان استقبال کا سن کر مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پرائم منسٹر نے چند رسمی باتوں کے بعد رابطہ ختم کر دیا۔

"پرائم منسٹر مجھ سے کس سلسلے میں ڈسکس کرنا چاہتے ہیں۔ کہیں انہیں ڈائمنڈ ہارٹ کا علم تو نہیں ہو گیا"...... لارڈ نے فون کا بٹن آف کرنے کے بعد سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"دیکھتے ہیں آج پرائم منسٹر کو میری ایسی کیا ضرورت آن پڑی ہے جو وہ مجھے پرائم منسٹر ہاؤس بلا رہے ہیں"...... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا لائبریری سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنے مخصوص تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں پرائم منسٹر ہاؤس کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں اس کا ہیلی کاپٹر مخصوص ہیلی پیڈ پر اترا تو وہاں موجود گارڈز اور ملٹری سیکرٹری نے اس کا بھرپور انداز میں استقبال کیا۔

ملٹری سیکرٹری، لارڈ کو لے کر گیسٹ روم میں آ گیا جہاں پرائم منسٹر، لارڈ کا انتظار کر رہے تھے۔ لارڈ کو گیسٹ ہاؤس میں داخل ہوتے دیکھ کر پرائم منسٹر نے بھی اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور اس

سے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔

''آپ کا شکریہ کہ آپ نے اپنی مصروفیات میں سے میرے لئے وقت نکالا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یہ تو میرا فرض تھا جناب۔ گریٹ لینڈ کا پرائم منسٹر بلائے اور میں نہ آؤں، ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے''...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں پرائم منسٹر بھی مسکرا دیئے۔

''آئیں تشریف رکھیں اور سب سے پہلے یہ بتائیں کہ آپ کی کیا خدمت کی جائے''...... پرائم منسٹر نے کہا تو لارڈ سر ہلا کر سامنے موجود ایک خوبصورت صوفے پر بیٹھ گیا اور پرائم منسٹر اس کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گئے۔

''اس وقت میں چونکہ ہاٹ کافی پیتا ہوں اس لئے اگر ہو سکے تو ہاٹ کافی ہی منگوا لیں''...... لارڈ نے بغیر کسی تامل کے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا کر صوفے کے ساتھ تپائی پر رکھے ہوئے انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی جو لارڈ کو گیسٹ روم میں پہنچا کر واپس چلا گیا تھا۔

''دو ہاٹ کافی پلیز''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی بھجواتا ہوں''...... ملٹری سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر نے بٹن پریس کر کے انٹر کام آف کر دیا۔

''فرمائیں۔ کس سلسلے میں یاد کیا تھا آپ نے مجھے''...... لارڈ

نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ہارڈ کافی آنے دیجئے پھر بات کرتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔ چند لمحوں کے بعد ہاٹ کافی انہیں سرو کر دی گئی۔

''میں آپ سے ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا تھا''...... پرائم منسٹر نے کہا تو لارڈ کے چہرے سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔ اس نے بڑی مشکل سے خود کو اچھلنے سے بچایا تھا۔ جس بات کا اسے خدشہ تھا پرائم منسٹر نے اس سے وہی بات کر دی تھی۔

''ڈائمنڈ ہارٹ۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔ کس ڈائمنڈ ہارٹ کی بات کر رہے ہیں آپ''...... لارڈ نے خود کو فوراً سنبھالتے ہوئے کہا۔

''اسی ڈائمنڈ ہارٹ کی جسے آپ کی لیڈی ایجنٹ پرنسز مارگریٹ نے پاکیشیا سے حاصل کیا ہے''...... پرائم منسٹر نے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ شاید آپ اس ڈائمنڈ ہارٹ کی بات کر رہے ہیں جسے پاکیشیا کے سائنس دانوں نے ایک ماسٹر کمپیوٹر کی ہارڈ ڈرائیو کے طور پر استعمال کرنے کے لئے بنایا تھا''...... لارڈ نے آخر کار بات کھولتے ہوئے کہا۔ چونکہ لارڈ کے پاس نقلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچا تھا اس لئے اس نے اس بات کو چھپانا بہتر نہیں سمجھا تھا۔ اگر اس کے پاس اصل ڈائمنڈ ہارٹ پہنچتا تو پھر اس نے کسی بھی صورت میں پرائم منسٹر کو اصل بات نہیں بتانی تھی۔

"جی ہاں۔ میں اسی ڈائمنڈ ہارٹ کا کہہ رہا ہوں۔ میری اطلاع کے مطابق وہ ڈائمنڈ ہارٹ آپ کے پاس ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ڈائمنڈ ہارٹ میرے پاس ہے"۔ لارڈ نے پرائم منسٹر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں گریٹ لینڈ کا پرائم منسٹر ہوں لارڈ ٹیموتھی کوئی گھسیارہ نہیں ہوں۔ گریٹ لینڈ کی تمام ایجنسیاں میرے انڈر ہیں اور میں چاہوں تو گریٹ لینڈ کی نئی اور خفیہ ایجنسیاں بھی قائم کر سکتا ہوں اور شاید آپ کو یہ سن کر حیرانی ہو گی کہ میں نے اپنی حفاظت اور گریٹ لینڈ کی ایجنسیوں پر نظر رکھنے کے لئے ایک خصوصی سیکرٹ ایجنسی بھی بنا رکھی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر مجھے ایجنسیوں کی ایکٹوٹیز کے بارے میں رپورٹس فراہم کرتی ہے۔ اسی ایجنسی نے مجھے ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں بتایا ہے اور ڈائمنڈ ہارٹ آپ تک کیسے پہنچا ہے اس کی بھی ساری تفصیلات میرے پاس موجود ہیں۔ کہیں تو بتاؤں"۔ پرائم منسٹر نے طنزیہ لہجے میں کہا تو لارڈ نے غصے اور خفت سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہاں تک تو آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب لیکن جس طرح آپ کی بات سن کر مجھے حیرت ہوئی ہے اسی طرح آپ کو بھی یہ سن کر حیرت ہو گی کہ میرے پاس جو ڈائمنڈ ہارٹ پہنچا ہے وہ اصلی نہیں بلکہ نقلی ہے۔ اس لئے ابھی تک یہ بات آپ کے علم میں نہیں

لائی گئی تھی"...... لارڈ ٹیموتھی نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"نقلی ڈائمنڈ ہارٹ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے آپ کی کال آنے سے تھوڑی دیر پہلے سپیشل لیبارٹری سے رپورٹ ملی ہے جہاں میں نے ڈائمنڈ ہارٹ کو چیکنگ کے لئے بھیجا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ نقلی ہے اور وہ محض ایک کانچ کے ٹکڑے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے"...... لارڈ نے کہا تو پرائم منسٹر حیرت سے اس کی شکل دیکھتے رہ گئے۔

"کیا آپ مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہیں"...... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب۔ میں آپ کو سپیشل لیبارٹری کا نمبر بتا دیتا ہوں۔ وہاں ڈاکٹر ایل ڈی رامنڈ موجود ہیں۔ جو دنیا بھر کے ڈائمنڈز پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ خود انہیں کال کر کے پوچھ لیں۔ وہ آپ کو ڈائمنڈ ہارٹ کی سچائی کا خود ہی بتا دیں گے"...... لارڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر چند لمحے حیرت اور غصے سے لارڈ ٹیموتھی کو دیکھتے رہے پھر وہ ایک گہرا سانس لے کر خاموش ہو گئے۔

"سچ اور جھوٹ کی تمیز میں انسانی چہرہ دیکھ کر کر سکتا ہوں لارڈ ٹیموتھی اور مجھے آپ کے چہرے پر سچائی کی جھلک بھی دکھائی دے

رہی ہے لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ نقلی کیسے ہو گیا۔ آپ کے خیال میں کیا آپ کو آپ کی لیڈی ایجنٹ پرنسز مارگریٹ نے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ دیا ہے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”نہیں۔ وہ میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ نہیں کر سکتی۔ اسے جو ڈائمنڈ ہارٹ ملا تھا وہی اس نے مجھ تک پہنچایا تھا“...... لارڈ نے جواب دیا۔

”تو پھر اصلی ڈائمنڈ نقلی کیسے بن گیا“...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”دو ایسے پوائنٹس ہیں جہاں ڈائمنڈ ہارٹ بدلا جا سکتا ہے اس کے علاوہ تو ڈائمنڈ ہارٹ کو بدلنے کا مجھے کوئی ذریعہ سمجھ میں نہیں آتا“...... لارڈ نے کہا۔

”کون سے پوائنٹس ہو سکتے ہیں وہ“...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پاکیشیا سے ڈائمنڈ ہارٹ خصوصی پرواز کے ذریعے سفارتی بیگ میں لایا گیا ہے۔ اسے وہاں بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے اور سب سے اہم پوائنٹ پرنسز مارگریت کا دوست ہو سکتا ہے جس نے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں ڈائمنڈ ہارٹ پہنچایا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر پرنسز مارگریٹ کو نقلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچایا ہو اور اصلی کہیں چھپا لیا ہو“...... لارڈ ٹیوتھی نے کہا۔

”سفارت خانے سے تو ڈائمنڈ ہارٹ کی تبدیلی کا کوئی امکان

نہیں ہے۔ ان میں اتنی جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ گریٹ لینڈ بھیجی جانے والی کوئی بھی چیز تبدیل کر سکیں یا روک سکیں۔ البتہ آپ کی دوسری بات سے میں اتفاق کر سکتا ہوں کہ پرنسز مارگریٹ کے پاکیشیائی نژاد دوست عامر جبران نے ضرور کوئی چکر چلایا ہو گا اور اس نے ہی پرنسز مارگریٹ کے لئے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ بھیجا ہو گا تاکہ پرنسز مارگریٹ مطمئن ہو جائے“...... پرائم منسٹر نے کہا۔

”مجھے بھی اسی پر شک ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پرنسز مارگریٹ کے کہنے پر اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب اس بات کا پتہ کیسے چلے گا کہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کہاں ہے“...... لارڈ نے کہا۔

”کیا اس کی تلاش کے لئے آپ نے کوئی لائحہ عمل ترتیب نہیں دیا“...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

”میں نے آپ کو بتایا ہے کہ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس بات کا علم ہوا ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ نقلی ہے۔ اب میں کوئی طریقہ سوچتا ہوں کہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں پتہ لگایا جا سکے کہ وہ کہاں ہے اس کے لئے ظاہر ہے مجھے گریٹ لینڈ کے ایجنٹوں کو ہی حرکت میں لانا پڑے گا“...... لارڈ نے کہا۔

”تو پھر آپ نے پرنسز مارگریٹ کی ہلاکت کے جو احکامات دیئے ہیں وہ واپس لے لیں۔ پاکیشیائی نژاد عامر جبران کے اسی سے قریبی تعلقات تھے۔ اگر پرنسز مارگریٹ کو پاکیشیا بھیجا جائے تو وہ دوسرے ایجنٹوں کے مقابلے میں اس مقام کا زیادہ آسانی سے

سراغ لگا سکتی ہے کہ عامر جبران نے اگر اسے نقلی ڈائمنڈ بھجوایا تھا تو اس نے اصلی کہاں رکھا ہو گا‘‘...... پرائم منسٹر نے کہا۔

’’یہ بھی تو ممکن ہے کہ عامر جبران نے سیکرٹ سنٹر سے جو ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا وہاں سے ہی اسے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ ملا ہو‘‘...... لارڈ نے کہا۔

’’نہیں۔ میری خفیہ ایجنسی کی رپورٹ ہے کہ پاکیشائی سیکرٹ سنٹر سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ چوری ہوا ہے اور کی تلاش کی ذمہ داری بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سونپی گئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران سراغ لگاتے پھر رہے ہیں کہ عامر جبران اور ڈائمنڈ ہارٹ کہاں ہے۔ مجھے یہاں تک اطلاعات ملی ہیں کہ عامر جبران اور پرنسز مارگریٹ، گریٹ لینڈ کی جس یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے وہاں بھی ان کے دوستوں اور ان کے روم میٹس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے اور ان سے ملنے والی معلومات کے مطابق یہ رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ چکی ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ عامر جبران نے اپنی گرل فرینڈ پرنسز مارگریٹ کے لئے حاصل کیا تھا اور پرنسز مارگریٹ کی اصلیت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے آ چکی ہے کہ وہ آپ کے لئے اور گریٹ ایجنسی کے لئے کام کرتی ہے اور ایک اور بڑی خبر میں آپ کو بتاتا چلوں کہ پاکیشائی ایجنٹ پرنسز مارگریٹ اور ڈائمنڈ ہارٹ کی تلاش کے لئے گریٹ لینڈ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ کب اور کس راستے سے گریٹ لینڈ پہنچیں

گے اس کے بارے میں تو ابھی میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہے لیکن یہ طے ہے کہ پاکیشائی ایجنٹوں کا پرنسز مارگریٹ کی وجہ سے اصل ٹارگٹ آپ ہوں گے کیونکہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ پرنسز مارگریٹ نے اپنے پاس رکھنے کے لئے نہیں حاصل کیا تھا اور اب تک ڈائمنڈ ہارٹ آپ تک پہنچ چکا ہو گا‘‘...... پرائم منسٹر نے کہا تو ان نئے اور حیرت انگیز انکشافات کا سن کر لارڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

’’کیا یہ ساری خبریں آپ کو آپ کی سیکرٹ ایجنسی نے دی ہیں‘‘...... لارڈ نے کہا۔

’’ہاں۔ میری سپیشل سیکرٹ ایجنسی کی آنکھیں اور کان ہر وقت کھلے رہتے ہیں اور وہ ہوا کی لہروں میں تحلیل ہونے والی تمام خبروں پر بھی نظر رکھتے ہیں کہ کون سی خبر کہاں سے اور کس سمت سے آئی ہے‘‘...... پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

’’تب تو آپ کو اس بات کا بھی پتہ چل سکتا ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ کن ذرائع سے گریٹ لینڈ آئیں گے‘‘...... لارڈ نے کہا۔

’’ہاں بالکل۔ وہ جیسے ہی گریٹ لینڈ میں قدم رکھیں گے مجھے ان کا پتہ چل جائے گا اور آپ بے فکر رہیں جیسے ہی مجھے ان کی آمد کا پتہ لگے گا میں آپ کو انفارم کر دوں۔ پاکیشیا ایجنٹوں کو گریٹ لینڈ میں آگے بڑھنے سے روکنے کی ساری ذمہ داری آپ کی ہو گی۔ میری ایجنسی صرف ان کی نگرانی کر سکتی ہے اور کچھ

نہیں“...... پرائم منسٹر نے کہا۔
”میرے لئے یہ بھی بہت ہو گا۔ اگر مجھے ان کی آمد کی اطلاع مل جائے تو میں فوراً لارڈ فورس کو حرکت میں لے آؤں گا اور لارڈ فورس ایک بار حرکت میں آ گئی تو پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے گریٹ لینڈ میں ایک قدم بھی آگے بڑھانا ناممکن ہو جائے گا“...... لارڈ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
”اوکے اور اب رہی بات ڈائمنڈ ہارٹ کی تو اس کے لئے آپ کو میرے ساتھ کمپرومائز کرنا ہو گا“...... پرائم منسٹر نے کہا۔
”کیسا کمپرومائز“...... لارڈ نے چونک کر کہا۔
”آپ کے لئے ڈائمنڈ ہارٹ ایک ڈائمنڈ کے سوا کچھ نہیں ہے لیکن ہمارے لئے اس ڈائمنڈ ہارٹ کی بے حد اہمیت ہے اور آپ اس کی وجہ جانتے ہیں اس لئے جیسے ہی اصلی ڈائمنڈ ہارٹ آپ کو ملے آپ وہ فوری طور پر حکومت کے حوالے کرنے کے پابند ہوں گے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ڈائمنڈ ہارٹ کی آپ کو مارکیٹ ریٹ سے ڈبل قیمت دی جائے گی لیکن اس شرط پر کہ ڈائمنڈ ہارٹ کے تمام پاکیشیائی راز ہمارے ہوں گے“...... پرائم منسٹر نے کہا تو لارڈ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
”ٹھیک ہے۔ اگر آپ مجھے مارکیٹ ریٹ سے ڈائمنڈ ہارٹ کی ڈبل قیمت دینے کے لئے تیار ہیں تو پھر میں بھی آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ڈائمنڈ ہارٹ ہر قیمت پر حاصل کروں گا اور جیسے

ہی مجھے ملے گا میں اسے لے کر خود آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا“...... لارڈ نے کہا۔
”مجھے آپ کی زبان پر بھروسہ ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں“...... پرائم منسٹر نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔
”تھینکس اور آپ نے پرنسز مارگریٹ کی بات کی ہے تو میں اس کے لئے آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ اگرچہ اس معاملے میں وہ میرے بے حد کام آ سکتی ہے لیکن میں اس کا ڈیتھ آرڈر جاری کر چکا ہوں اور میرا اصول ہے کہ میں ایک بار جس کا ڈیتھ آرڈر جاری کر دوں اسے واپس نہیں لیتا“...... لارڈ نے کہا۔
”میں آپ کو ڈیتھ آرڈر واپس لینے کا نہیں کہہ رہا۔ اپنے آرڈرز آپ وقتی طور پر ڈیلے تو کر ہی سکتے ہیں۔ جیسے ہی پرنسز مارگریٹ اپنا کام پورا کر لے گی اور ڈائمنڈ ہارٹ آپ کو مل جائے گا آپ اس وقت اسے ہلاک کرا سکتے ہیں“...... پرائم منسٹر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔
”ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ اوکے میں سالمنڈ سے بات کرتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ وقتی طور پر میں نے پرنسز مارگریٹ کا ڈیتھ آرڈر روک لئے ہیں۔ وہ اسے لے کر میرے پاس آ جائے تو پھر میں اس سے خود ہی بات کر لوں گا“...... لارڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر نے بھی جواباً اثبات میں سر ہلا دیا۔

دس منٹ تک ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی رہی پھر لارڈ، پرائم منسٹر سے اجازت لے کر اٹھ کھڑا ہوا تاکہ وہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کی تلاش اور پاکیشائی ایجنٹوں کی گریٹ لینڈ میں آمد روکنے کے لئے ایجنٹوں اور لارڈ فورس کو احکامات دے سکے۔ پرائم منسٹر نے لارڈ سے انتہائی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ دونوں گیسٹ روم سے ایک ساتھ نکلتے چلے گئے۔

پرائم منسٹر اس بار خود لارڈ کو ہیلی پیڈ پر چھوڑنے کے لئے آئے تھے۔ لارڈ اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور دوسرے ہی لمحے ہیلی کاپٹر اسے لئے ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

”میرے آدمیوں نے تمہیں چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لے لیا ہے۔ تمہارا یہاں سے زندہ بچ نکلنا ناممکن“...... لمبے تڑنگے آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا سر گنجا تھا اور وہ شکل و صورت سے ہی انتہائی خطرناک اور خونخوار بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پرانے زخم کا ایک بڑا سا نشان تھا جو اس بات کا غماز تھا کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔

”اسلحہ ہمارے پاس نہیں تمہارے پاس ہے انکل بالڈ“۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو لمبا تڑنگا آدمی بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کون بولا ہے۔ مجھے کس نے انکل بالڈ کہا ہے۔ بولو“۔ اس آدمی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت کا عنصر تھا جسے عمران کے ساتھیوں نے بخوبی محسوس کر لیا تھا۔

”جس انکل نے اپنی عمر سے بڑی آنٹی سے شادی کی ہو اور

روزانہ اس سے سر پر جوتیاں کھا کھا کر گنجا ہوا ہو اسے انکل بالڈ ہی
یعنی گنجا انکل ہی کہا جاتا ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو
اس کے ساتھیوں نے لمبے تڑنگے آدمی کے چہرے پر شدید حیرت
کے تاثرات دیکھے۔ اس کی نظریں عمران پر جم گئی تھیں۔ وہ چند لمحے
عمران کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر تیز تیز چلتا ہوا عمران کی طرف
بڑھا اور عمران کے سامنے آ کر اسے سر سے پاؤں تک یوں دیکھنے
لگا جیسے جانوروں کی منڈی میں قربانی کے جانور کو دیکھا جاتا ہے۔

”کون ہو تم“...... لمبے تڑنگے آدمی نے عمران کی جانب گہری
نظروں سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

”وہی جس کے کہنے پر نینسی آنٹی تمہارے گنجے سر پر بھی چپتیں
لگانا شروع کر سکتی ہے“...... عمران نے بڑے شوخ لہجے میں کہا اور
اس بار لمبا تڑنگا آدمی اچھل کر عمران سے کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

”پرنس۔ پرنس آف ڈھمپ۔ تم پرنس آف ڈھمپ ہو۔ یہ
بات میرے سامنے صرف پرنس آف ڈھمپ ہی کر سکتا ہے کسی اور
میں اتنی جرأت کہاں ہو سکتی ہے کہ وہ ڈینجر مین کے سامنے ایسی
بات کر سکے“...... لمبے تڑنگے آدمی نے کہا۔

”شکر ہے کہ تم نے پہچان لیا ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے اپنی
شناخت کے لئے نینسی آنٹی کے پاس ہی جانا پڑے گا تاکہ وہ
تمہارے گنجے سر پر چپتیں رسید کر کے تمہاری یادداشت درست
کرے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈینجر مین ایک بار پھر

اچھل پڑا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا عمران کی طرف بڑھا اور پھر اس
سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا ڈینجر مین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین
پسٹل اپنی پتلون کی پیٹی میں اڑسا اور عمران کو بری طرح سے دبوچ
لیا اور اس سے یوں بغل گیر ہو گیا جیسے عمران اس کا کوئی اپنا ہو اور
وہ اس سے صدیوں بعد مل رہا ہو۔

”یہ تم ہو ناٹی بوائے۔ یہ سچ مچ تم ہو۔ مجھے یقین ہی نہیں آ رہا
ہے کہ تم اس طرح اچانک میرے سامنے آ جاؤ گے“...... ڈینجر مین
نے عمران کو دونوں ہاتھوں میں کسی ننھے بچے کی طرح اٹھا کر
باقاعدہ رقص کرنے والے انداز میں انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
کہا۔ اس کا انداز بچکانہ تھا جیسے کسی بچے کو اس کی پسند کا کھلونا مل
گیا ہو اور وہ اسے اٹھا کر دیوانگی کے عالم میں رقص کرنا شروع کر
دیتا ہے

”ارے ارے۔ میں سنگل پسلی کا انسان ہوں انکل۔ اف میری
ہڈیاں۔ نینسی آنٹی کی جوتیاں کھا کر کھوپڑی پلپلی کرانے کے باوجود
تمہارے جسم میں اتنی طاقت ہے جیسے تمہارا جسم فولاد کا بنا ہوا ہو
لیکن تمہارے مقابلے میں میری نوجوان ہڈیاں ماچس کی تیلیوں جیسی
کمزور ہیں“...... عمران نے تیز آواز میں کہا اور ڈینجر مین نے ہنستے
ہوئے اسے نیچے چھوڑ دیا۔

”تم یہاں کیسے آئے ہو پرنس اور تم نے مجھے اپنے آنے کی خبر
کیوں نہیں دی۔ اگر تم بتا دیتے تو میں گریٹ لینڈ کے انڈر ورلڈ

کے تمام کرمنلو گروپس لے کر تمہارے استقبال کے لئے ایئر پورٹ پہنچ جاتا اور تمہیں انتہائی شان سے گریٹ لینڈ لایا جاتا''۔ ڈینجر مین نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تا کہ تمہارے ساتھ ساتھ گریٹ لینڈ کی ایجنسیاں مجھے بھی کرمنلو سمجھ کر میرے پیچھے بھی لگ جاتیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میرے ہوتے ہوئے کسی ایجنسی کی مجال ہے جو تمہارے پیچھے لگے۔ میں اس ایجنسی کو ہی جڑوں سے نہ اکھاڑ کر رکھ دوں گا''۔ ڈینجر مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اگر تم اتنا ہی اثر رسوخ رکھتے ہو تو پھر تم اس ویران جگہ پر ڈیرا ڈال کر کیوں بیٹھے ہو۔ تمہیں تو گریٹ لینڈ کے سب سے بڑے اور عالیشان محل میں ہونا چاہئے تھا''...... عمران نے کہا۔

''یہاں آنا میری مجبوری ہے پرنس ورنہ تم جانتے ہو کہ میں انڈر ورلڈ کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہوں اور میری رہائش گاہ کسی محل سے کم نہیں تھی لیکن''...... ڈینجر مین نے کہا۔ اس کے لہجے میں خفت اور غصے کا عنصر تھا۔

''لیکن کیا۔ اوہ کہیں نینسی آنٹی نے تمہیں چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ تو راہِ فرار اختیار نہیں کر لی اور وہ بھی کسی ایجنسی کے چیف کے ساتھ جو تم سے خار رکھتا ہو اور نینسی آنٹی کی مدد سے تمہارے بخیئے ادھیڑنا شروع ہو گیا ہو''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین ایک

بار پھر ہنس پڑا۔

''نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ نینسی اب بھی میرے ساتھ ہی ہے اور میں یہاں ایک مجبوری کی وجہ سے موجود ہوں''۔ ڈینجر مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجبوری بالڈ مین کے لئے ہوتی ہے ڈینجر مین کے لئے نہیں۔ اس لئے میں تو یہی کہوں گا کہ اب تم ڈینجر مین سے اپنا نام بدل کر بالڈ مین ہی رکھ لو یعنی گنجا آدمی جس کا سر گنجا ہوتا ہی جوتیاں کھانے سے ہے''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین کا چہرہ ایک لمحے کے لئے سرخ ہو گیا۔

''یہ بات صرف تم ہی مجھے کہہ سکتے ہو پرنس۔ تمہاری جگہ کسی اور نے یہ بات کی ہوتی تو اب تک میں اس کی کھوپڑی میں سوراخ کر چکا ہوتا''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''بیوی سے جوتیاں کھانے والے کے سر کے بال ہی نہیں جھڑتے بلکہ جوتیاں کھا کھا کر اندر سے اس کا دماغ بھی خالی ہو جاتا ہے اور جس کا دماغ خالی ہو اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ کسی پر گولی چلانے کے لئے گن اٹھا کر اس کا ٹریگر بھی دبا سکے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈینجر مین کا چہرہ غیظ و غضب سے سیاہ پڑتا چلا گیا اس نے یکلخت مشین پسٹل اٹھا کر اس کی نال عمران کے سر سے لگا دی اور ٹریگر پر انگلی جما دی۔ عمران کے چہرے پر معمولی سی بھی پریشانی کا تاثر نہیں ابھرا تھا البتہ عمران

کے سر سے مشین پسٹل لگتے دیکھ کر اس کے ساتھی ضرور بے چین ہو گئے تھے۔

ڈینجر مین عمران کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ابھی ٹریگر دبا دے گا اور عمران کی کھوپڑی اُڑا دے گا لیکن اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے عمران کے سر سے مشین پسٹل ہٹا لیا۔

"نہیں پرنس۔ میں تم پر گولی نہیں چلا سکتا۔ تمہارے مجھ پر اور میری بیوی پر بہت احسان ہیں۔ ایک موقع پر تم نے ایکریمیا میں میری اور میری بیوی کی جان بچائی تھی جب ایکریمیا کے ایک انڈر ورلڈ گروپ نے ہم دونوں کو گھیر لیا تھا اور وہ ہم پر فائرنگ کرنے ہی والے تھے کہ تم نے اچانک آ کر ہم پر فائرنگ کرنے والے افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ اگر تم وہاں اچانک آ کر انہیں ہلاک نہ کرتے تو نہ آج میں زندہ ہوتا اور نہ میری بیوی۔ تمہارے اس احسان کے بدلے میں تمہیں میری بیوی نے اپنا بھانجا بنا لیا تھا اس ناطے سے تم میرے بھی بھانجے ہو اور میں اپنے کسی عزیز پر گولی نہیں چلا سکتا"۔ ڈینجر مین نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"اس وقت میں ماسٹر کلب میں ماسٹر ڈیکوسٹا کی تلاش میں آیا تھا۔ تم دونوں کو موت کے پنجوں میں دیکھ کر میں نے ان افراد پر فائرنگ کی تھی جو تمہارے ہی نہیں میرے بھی دشمن تھے"...... عمران نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ تم نے ہماری جان بچا کر ہم پر احسان کیا تھا اور میں خود غرض نہیں ہوں کہ جس نے مجھ پر احسان کیا ہو میں اسے اپنے ہی ہاتھوں گولیاں مار دوں۔ خیر چھوڑو تم گریٹ لینڈ میں کیا کر رہے ہو اور تم نے اپنا حلیہ کیوں بدل رکھا ہے اور یہاں ہونے والے دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں کیسی تھیں"...... ڈینجر مین نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ سب میں تمہیں یہیں سڑک پر کھڑے کھڑے بتاؤں۔ اچھا احسان کیا تھا میں نے تم پر کہ تم مجھے اس طرح اپنے سامنے گن لے کر کھڑا کر کے میری اور میرے ساتھیوں کی ٹانگیں تھکا رہے ہو"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں اپنے ٹھکانے پر لے چلتا ہوں۔ وہاں میں تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی خدمت بھی کروں گا اور تم سے بات چیت بھی ہو جائے گی"...... ڈینجر مین نے کہا۔

"اگر سب مفت میں ہو سکتا ہے تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈینجر مین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"بے فکر رہو۔ ہم کرمنلز ضرور ہیں لیکن آئے ہوئے مہمانوں کی عزت اور ان کی خاطر داری کرنا بھی ہم بخوبی جانتے ہیں"۔ ڈینجر مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ آؤ ساتھیو! مفت کی سروس مل رہی ہے چلو ڈینجر مین کے ساتھ چلتے ہیں۔ دیکھتے ہیں یہ سچ مچ کا ڈینجر مین ہے یا......"۔عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن......" اینڈرے نے عمران سے کہنا چاہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تمہارے باس سے بھی ہم خدمت کرا لیں گے پہلے ڈینجر مین سے تو کرا لیں اور ہاں انکل ڈینجر مین ہمارے ساتھ بہت سا سامان ہے۔ وہ ہم اپنے ساتھ ہی رکھیں گے چاہے تم اعتراض کرو یا نہ کرو"...... عمران نے پہلے اینڈرے اور پھر ڈینجر مین سے کہا۔

"کیسا سامان ہے"...... ڈینجر مین نے پوچھا۔

"مجھ جیسا انسان بھاری اسلحے کے سوا اپنے پاس کون سا سامان رکھ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین چونک پڑا۔

"اسلحہ۔ لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تم نہتے ہو۔ تمہارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے"...... ڈینجر مین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ اسلحہ ہمارے ہاتھوں میں نہیں ہے یہ کہا تھا"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنا سامان ساتھ لے لو۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے"...... ڈینجر مین نے کہا اور پھر وہ پلٹ کر اونچی آواز میں اپنے ساتھ آئے ہوئے افراد کو بتانے لگا کہ پرنس آف

ڈھمپ اس کا دوست ہے اور اس نے ایک موقع پر اس کی اور اس کی بیوی نینسی کی جان بچائی تھی اس لئے وہ انہیں اپنے ساتھ اپنے ٹھکانے پر لے جانا چاہتا ہے۔ وہ چونکہ کرمنلز کا بگ باس تھا اس لئے بگ باس کی کسی بات پر کسی کو بھلا کیا اعتراض ہوسکتا تھا۔

جولیا کے علاوہ عمران کے ساتھیوں نے ڈگی سے تھیلے اٹھا کر دوبارہ اپنی کمروں پر لاد لئے۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے سڑک پر پڑے ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو ڈاکٹر ہوسٹن ہے۔ یہ یہاں کیسے آ گیا"...... ڈینجر مین نے کیپٹن شکیل کی بات سن کر سڑک پر پڑے ڈاکٹر ہوسٹن کو دیکھ کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"گریٹ لینڈ میں آ کر اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ہی دھوم دھڑکے سے ہمارا استقبال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہمیں اس کے استقبال کرنے کا طریقہ پسند نہیں آیا تھا اس لئے بے چارہ خود ہی زمین چاٹنے پر مجبور ہو گیا تھا احمق کہیں کا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے تم پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی"...... ڈینجر مین نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اچھا ہے کہ تم نے ابھی اسے ہلاک نہیں کیا ہے۔ یہ میرا دشمن

نمبر ایک ہے۔ مجھے اس سے بہت سے پرانے حساب چکانے ہیں۔ آج اس سے بدلہ لینے کا مجھے موقع مل گیا ہے۔ ہم اسے بھی اپنے ساتھ لے جائیں گے“...... ڈینجر مین نے ڈاکٹر ہوسٹن کو دیکھ کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”تم بدلہ بعد میں لو گے پہلے میں اس سے کچھ پوچھوں گا اور پھر اسے تمہارے سپرد کر دوں گا“...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے اشارہ کیا تو اس کا ایک ساتھی تیزی سے اس کی طرف آ گیا۔

”اسے اچھی طرح رسیوں سے جکڑ کر باندھ دو اور اٹھا کر اپنے ساتھ لے چلو“...... ڈینجر مین نے کہا تو اس کے ایک ساتھی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جیب سے نائلون کی رسی کا چھوٹا سا بنڈل نکالا اور اسے کھول کر ڈاکٹر ہوسٹن پر جھکا اور اسے باندھنا شروع ہو گیا۔

”آؤ پرنس“...... ڈینجر مین نے کہا تو عمران سر ہلا کر اس کے ساتھ چل پڑا۔ اس کے پیچھے جولیا اور اس کے ساتھی بھی چل پڑے اور اینڈرے بھی ایک طویل سانس لیتا ہوا ان کے ساتھ ہو لیا۔

”ڈاکٹر ہوسٹن کی کار بھی ساتھ لے لو۔ بعد میں یہ تمہارے ہی کام آئے گی“...... عمران نے ڈینجر مین سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے ایک اور ساتھی کو بلایا اور اسے ڈاکٹر ہوسٹن کی کار لے جانے کے بارے میں ہدایات دینے لگا۔

ایک عظیم الشان اور انتہائی وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے فورٹ کے گیٹ کے سامنے ایک فورڈ جیپ آ کر رکی تو گیٹ پر کھڑے گارڈز جنہوں نے سیاہ رنگ کی مخصوص وردیاں پہن رکھی تھیں چونک کر اس جیپ کی طرف دیکھنے لگے۔

”جیپ کے رکتے ہی ایک گارڈ تیزی سے آگے بڑھا اور جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے آ کر رک گیا۔ جیپ ڈرائیو کرنے والا شخص جو ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک تھا اس نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا اور گارڈ کو اپنی طرف آتے دیکھنے لگا۔ اس نے انتہائی نفیس اور قیمتی لباس پہن رکھا تھا۔

”کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو“...... گارڈ نے ڈرائیور کی طرف دیکھ کر انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔ ڈرائیور نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان لڑکی کی طرف دیکھا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا کر جیپ کے ڈیش بورڈ سے اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول

کر اس میں سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ جسے ڈرائیور نے لے کر گارڈ کی طرف بڑھا دیا۔ گارڈ نے اس سے کارڈ لیا اور غور سے دیکھنے لگا اور پھر کارڈ دیکھ کر وہ یکدم مؤدب ہو گیا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور اس نے لڑکی کی طرف دیکھ کر اسے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"لیڈی مارگل فرام رائل پیلس"...... گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیڈی مارگل، لارڈ ٹیموتھی سے ملنے آئی ہیں۔ انہوں نے اپنی آمد کے بارے میں لارڈ کو بھی آگاہ کر دیا تھا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ بالکل سر۔ لارڈ کی طرف سے ہمیں لیڈی مارگل کی آمد کا فرمان مل چکا ہے اور ان کا حکم ہے کہ آپ کو انتہائی عزت اور تکریم کے ساتھ ان کے گیسٹ روم تک لایا جائے لیکن......" گارڈ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"...... ڈرائیور نے درشت لہجے میں کہا۔

"لیڈی مارگل، لارڈ سے ملنے کے لئے رائل گاڑیوں میں آتی ہیں اور آج یہ ایک عام سی فورڈ جیپ میں آئی ہیں اسی لئے میں نے اس جیپ کو یہاں روکا تھا۔ جیپ کے ہمراہ لیڈی کی سیکورٹی بھی کہیں دکھائی نہیں دے رہی ہے"...... گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیڈی مارگل کی ملاقات لارڈ سے طے ہے یہ اکیلی آئیں یا لمبی چوڑی سیکورٹی فورس کے ساتھ۔ تمہیں اس سے کیا پرابلم ہے۔ تم گارڈ ہو اس لئے تم اپنی اوقات میں رہو اور فوراً جا کر لیڈی مارگل کی آمد کے بارے میں لارڈ ٹیموتھی کو بتاؤ۔ ورنہ لیڈی مارگل کو گیٹ کے باہر روکنے کے جرم میں تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے اس کے بارے میں تم بخوبی جانتے ہو"...... ڈرائیور نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں جانتا ہوں۔ بالکل جانتا ہوں۔ لیڈی مارگل کو کسی بھی جگہ جانے سے روکنا بہت بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔ آپ ایک منٹ رکیں میں آپ کے لئے ابھی گیٹ کھلواتا ہوں"۔ گارڈ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے پلٹ کر گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ کے دونوں سائیڈوں پر پانچ پانچ مسلح گارڈز موجود تھے۔ اس گارڈ نے جب انہیں لیڈی مارگل کی آمد کے بارے میں بتایا تو وہ سب بوکھلا گئے اور ان سب کی ایڑیاں لیڈی مارگل کے پروٹوکول کے لئے بجنا شروع ہو گئیں۔ گارڈ نے گیٹ کے ساتھ لگے ہوئے ایک کیبن میں جا کر کوئی بٹن پریس کیا تو گیٹ خودکار نظام کے تحت خود بخود کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی گیٹ کھلا ڈرائیور جیپ تیزی سے اندر لے گیا۔ اندر وسیع و عریض احاطے میں ہر طرف مسلح گارڈز دکھائی دے رہے تھے جنہوں نے قلعے نما اس عمارت کا یوں کنٹرول سنبھال رکھا تھا جیسے وہاں کسی

بڑے حملے کا خطرہ ہو اور ان سب نے حملے کو روکنے اور حملہ آوروں سے مقابلہ کرنے کے وہاں مورچے سنبھال رکھے ہوں۔ جیپ ایک پختہ سڑک سے گزرتی ہوئی ایک بڑے پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں دنیا بھر کی مہنگی ترین گاڑیوں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں۔

پورچ سے کچھ فاصلے پر ایک چبوترا سا بنا ہوا تھا جہاں چار افراد تھری پیس سوٹ میں ملبوس انتہائی چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ وہ چاروں نوجوان تھے اور چاروں ایک ہی قد کاٹھ بلکہ ایک جیسی شکلوں کے مالک دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ چاروں جڑواں ہوں۔ ان کے لباس اور ان کے رنگ روپ میں بھی کوئی فرق دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ البتہ ان کے لباسوں پر ایک، ایک چمکدار بیج لگا ہوا تھا جس پر ایم ون سے ایم فور تک کے الفاظ گدے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ڈرائیور نے جیپ گھما کر چبوترے کے پاس روکی تو ان میں سے ایک نوجوان جس کے سینے پر ایم ون کا بیج لگا ہوا تھا تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا اور اس نے کار میں بیٹھی ہوئی لیڈی مارگل کو مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر اس نے انتہائی احترام سے لیڈی مارگل کے لئے جیپ کا دروازہ کھول دیا۔ لیڈی مارگل کی گردن کوئین کی طرح اکڑی ہوئی تھی۔ وہ انتہائی شان سے جیپ سے باہر نکلی تو نوجوان دو قدم پیچھے ہٹ کر اس کے احترام میں ایک ہاتھ سینے پر رکھ کر جھکتا چلا گیا۔ چبوترے پر کھڑے سوٹڈ بوٹڈ افراد بھی نوجوان کی تقلید کرتے ہوئے لیڈی

مارگل کے احترام میں جھک گئے تھے۔

”لارڈ کہاں ہے۔ وہ ہمارے استقبال کے لئے نہیں آیا“۔ لیڈی مارگل نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی دبنگ لہجے میں کہا۔

”وہ آپ کا گیسٹ روم میں انتظار کر رہے ہیں ہز ایکسیلنسی۔ ان کی طبیعت کچھ ناساز ہے اس لئے وہ آپ کے استقبال کے لئے باہر نہیں آ سکے ہیں“...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ چلو“...... لیڈی مارگل نے کہا اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ نوجوان اس کے احترام میں اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گیا۔ چند سیڑھیاں چڑھ کر لیڈی مارگل نے پلٹ کر اپنی جیپ کی طرف دیکھا جس کا ڈرائیور اس کے جیپ سے اترتے ہی جیب سے نکل آیا تھا۔

”سنو میڈوزا“...... لیڈی مارگل نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس ہز ایکسلینسی“...... ڈرائیور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”جب میں پیغام بھیجوں تو تم لارڈ کا تحفہ لے کر آ جانا“۔ لیڈی مارگل نے کہا۔

”یس ہز ایکسلینسی۔ آپ کا حکم ملتے ہی میں گفٹ لے کر آپ

کے پاس پہنچ جاؤں گا‘‘...... میڈوزا نے اسی طرح مؤدب لہجے میں
کہا تو لیڈی مارگل پلٹ کر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔
’’فور ماسٹرز ہز ایکسیلینسی کو لارڈ ٹیموتھی کی طرف سے لارڈ
فورٹ میں خوش آمدید کہتے ہیں‘‘...... چبوترے پر کھڑے تینوں
ویل ڈریسڈ افراد نے لیڈی مارگل کے سامنے جھکتے ہوئے انتہائی
خوشامدانہ لہجے میں کہا لیکن لیڈی مارگل نے ان کی طرف آنکھ اٹھا
کر بھی نہ دیکھا اور انتہائی شان سے قدم اٹھاتی ہوئی سامنے موجود
محرابی اور انتہائی نفیس دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں دو
باوردی دربان سنگینوں والی گنیں کاندھوں سے لگائے اکڑے کھڑے
تھے۔ دونوں دربانوں کی مونچھیں ان کے چہروں پر اس طرح پھیلی
ہوئیں تھیں جن سے ان کے منہ چھپ گئے تھے۔ لیڈی مارگل کے
پیچھے وہ چاروں افراد جو لارڈ فورٹ کے فور ماسٹرز تھے احتراماً چل
رہے تھے۔ لیڈی مارگل کو دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر دونوں
دربانوں نے زور سے زمین پر ایڑیاں ماریں اور پھر دونوں تیزی
سے دروازے کی طرف بڑھے اور انہوں نے محرابی دروازے کا
ایک ایک ہینڈل پکڑ لیا اور پھر دونوں نے ایک ساتھ لیڈی مارگل
کے لئے دروازہ کھول دیا۔ اندر ایک طویل راہداری تھی جہاں سرخ
رنگ کا ایک دبیز قالین دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔
فود ماسٹرز لیڈی مارگل کو قلعے کے انتہائی خوبصورت اور دیدہ
زیب راستوں سے گزارتے ہوئے ایک بڑے کمرے کے

دروازے پر آ کر رک گئے۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس
دروازے کے سامنے سرخ رنگ کے مخمل کا پردہ ٹنگا ہوا تھا۔
فور ماسٹرز میں سے دو آگے بڑھے اور انہوں نے لیڈی مارگل
کے لئے انتہائی ادب سے پردہ ہٹا دیا اور لیڈی مارگل انتہائی شان
سے چلتی ہوئی ایک انتہائی خوبصورت اور قیمتی ساز و سامان سے
آراستہ کمرے میں داخل ہو گئی۔
سامنے خوبصورت اور قیمتی صوفوں میں سے ایک صوفے پر لارڈ
ٹیموتھی بیٹھا ہوا تھا جیسے ہی لیڈی مارگل کمرے میں داخل ہوئی وہ
مسکراتا ہوا فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز چلتا ہوا لیڈی مارگل کے
سامنے آ گیا اور پھر لیڈی مارگل کے سامنے رک کر سینے پر ہاتھ رکھ
کر اس کے سامنے رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔
’’لارڈ ٹیموتھی رائل پیلس کی لیڈی مارگل کو دل کی گہرائیوں سے
لارڈ فورٹ میں خوش آمدید کہتا ہے‘‘...... لارڈ ٹیموتھی نے انتہائی
ادب بھرے لہجے میں کہا۔
’’تھینکس‘‘...... لیڈی مارگل نے شانِ بے نیازی سے کہا اور
پھر جیسے ہی لارڈ ٹیموتھی سائیڈ میں ہٹا وہ قدم اٹھاتی ہوئی سامنے
موجود صوفوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔
’’آپ کی آمد سے لارڈ فورٹ اور لارڈ ٹیموتھی کی شان میں کئی
گنا اضافہ ہو جاتا ہے ہز ہائنس‘‘...... لارڈ ٹیموتھی نے لیڈی مارگل
کو صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا وہ اس کے

سامنے انتہائی ادب بھرے انداز میں کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ لیڈی مارگل کا زر خرید غلام ہو۔

"تم ہمارے استقبال کے لئے باہر کیوں نہیں آئے۔ بولو"۔ لیڈی مارگل نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"میری مجبوری تھی ہز ہائنس میرے گھٹنوں میں کچھ تکلیف ہے جس کی وجہ سے میں زیادہ دیر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں نے آپ کے استقبال کے لئے لارڈ فورٹ کی انتظامیہ کے سینئرز فور ماسٹرز کو بھیج دیا تھا"...... لارڈ نے انتہائی خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھو۔ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اور پھر جلد سے جلد واپس رائل پیلس جانا ہے۔ میں وہاں سے خاموشی سے نکل کر آئی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں یہاں جس خاموشی سے آئی ہوں آپ سے بات کر کے اسی خاموشی سے واپس چلی جاؤں تاکہ میرے رائل پیلس سے نکلنے کا کسی کو علم نہ ہو سکے"...... لیڈی مارگل نے کہا تو لارڈ ٹیموتھی اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یس ہز ہائنس"...... لارڈ ٹیموتھی نے اسی انداز میں کہا۔

"ہم تمہارے لئے رائل پیلس سے ایک تحفہ لائے ہیں۔ فور ماسٹرز سے کہو کہ وہ ہمارے سیکرٹری میڈوزا کو گفٹ سمیت لے کر یہاں آ جائے"...... لیڈی مارگل نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو میری خوش نصیبی ہے ہز ہائنس کہ آپ میرے لئے رائل پیلس سے گفٹ لائی ہیں۔ میں ابھی آپ کے سیکرٹری کو یہاں بلواتا ہوں"...... لارڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے انتہائی شاہانہ انداز میں تالی بجائی تو باہر موجود ایک دربان فوراً اندر آ گیا۔ اس نے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر ایڑی بجاتے ہوئے لارڈ کو سیلوٹ کیا۔

"یس لارڈ۔ حکم"...... دربان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایم ون کو اندر بلاؤ"...... لارڈ نے انتہائی شاہانہ انداز میں کہا۔

"یس لارڈ"...... دربان نے اسی انداز میں کہا اور ایک بار پھر ایڑی زمین پر مار کر لارڈ کو سلام کرتا ہوا مڑا اور باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد کمرے میں ویل ڈریسڈ ایک نوجوان داخل ہوا۔ یہ وہی نوجوان تھا جس نے لیڈی مارگل کے احترام میں اس کی جیپ کا دروازہ کھولا تھا۔

"ایم ون حاضر ہے لارڈ۔ حکم"...... نوجوان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر قدرے سر جھکا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہز ہائنس کے سیکرٹری کو یہاں لاؤ"...... لارڈ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... ایم ون نے کہا اور پھر وہ لارڈ کو سیلوٹ کرتا ہوا مڑا اور کمرے سے نکل گیا۔

”کیا میں پوچھ سکتا ہوں ہز ہائنس کہ آپ اس وقت لارڈ پیلس سے اس قدر خفیہ طور پر مجھ سے ملنے کے لئے کیوں آئی ہیں۔ چیف گارڈ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ایک ڈرائیور جسے آپ اپنا سیکرٹری کہہ رہی ہیں کے ساتھ ایک عام سی جیپ میں آئی ہیں جبکہ آپ جب بھی یہاں آتی ہیں تو آپ کے ساتھ آپ کے کئی سیکرٹریز اور سیکورٹی کی طویل قطاریں ہوتی ہیں“...... لارڈ نے لیڈی مارگل کی طرف دیکھ کر ڈرتے ڈرتے انداز میں کہا جیسے وہ لیڈی مارگل سے خوف کھاتا ہو۔

”میں بتا چکی ہوں کہ میں لارڈ پیلس سے خفیہ طور پر نکل کر آئی ہوں۔ اگر میں اپنے ساتھ سیکرٹریز کی فوج اور سیکورٹی لاتی تو پھر میرا یہاں خفیہ طور پر آنا کیسے ممکن ہوسکتا تھا۔ نانسنس“...... لیڈی مارگل نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس ہز ہائنس۔ سوری ہز ہائنس“...... لارڈ نے فوراً اس سے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تم سے جس سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہوں اس کے لئے مجھے تنہائی کے ساتھ ساتھ ایسی جگہ چاہئے جہاں میرے اور تمہارے درمیان ہونے والی بات چیت خفیہ رہے“...... لیڈی مارگل نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں ہز ہائنس۔ ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے پھر یہ سارا کمرہ آٹو میٹک انداز میں ساؤنڈ پروف ہو جائے گا اور کمرے کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بھی لاکڈ ہو جائیں گی پھر

نہ اندر کی کوئی آواز باہر جا سکے گی اور نہ ہی باہر کی کوئی آواز اندر آسکے گی“...... لارڈ نے کہا۔

”گڈ شو۔ پہلے ہم تمہیں تمہارا گفٹ دکھا دیں اس کے بعد ہم بات کریں گے“...... لیڈی مارگل نے کہا۔

”یس ہز ہائنس۔ جیسا آپ کا حکم“...... لارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دربان اندر داخل ہوا اور اس نے ایڑی مار کر لارڈ اور لیڈی مارگل کو سیلوٹ کیا۔ اس کے ایڑی مارنے کی آواز سن کر لارڈ اور لیڈی مارگل چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”لارڈ۔ فور ماسٹرز، ہز ہائنس کے سیکرٹری مسٹر میڈوزا کے ساتھ ان کا لایا ہوا تحفہ لائے ہیں۔ کیا انہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے“...... دربان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”فور ماسٹرز گفٹ اٹھا کر لائے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا گفٹ بڑا ہے“...... لارڈ نے حیرت بھری نظروں سے لیڈی مارگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ رائل پیلس کا گفٹ بڑا اور وزنی ہوتا ہے لارڈ ٹیوتھی۔ انہیں اندر بلاؤ۔ جب تم تحفہ دیکھو گے تو تمہاری طبیعت خوش ہو جائے گی“...... لیڈی مارگل نے کہا تو لارڈ کی آنکھیں ایک بار پھر چمک اٹھیں۔

”اوہ ضرور۔ انہیں فوراً اندر بلاؤ“...... لارڈ نے پہلے لیڈی مارگل سے اور پھر دربان کی طرف دیکھ کر اسے تحکمانہ لہجے میں کہا

تو دربان سلیوٹ کر کے دروازہ ہٹا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد کمرے کا پردہ ہٹا اور چاروں ہمشکل نوجوان ایک بڑا باکس اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ باکس کسی بڑے تابوت جیسا دکھائی دے رہا تھا جس پر گفٹ پیپر کو انتہائی شاندار انداز میں لپیٹ کر اسے سرخ رنگ کے ربن باندھے گئے تھے۔ ان چاروں کے پیچھے لیڈی مارگل کا سیکرٹری میڈوزا بھی اندر آ گیا۔

''اتنا بڑا تحفہ۔ یہ ہے کیا''...... لارڈ نے تابوت جیسا بڑا باکس دیکھ کر حیرت سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''خود ہی دیکھ لینا''...... لیڈی مارگل نے مسکرا کر کہا۔

''لاؤ۔ اسے یہاں میز پر لا کر رکھ دو''...... لارڈ نے فور ماسٹرز سے کہا تو فور ماسٹرز سر ہلا کر آگے بڑھے اور انہوں نے کمرے کے وسط میں پڑی ہوئی ایک مضبوط اور بڑی میز پر باکس انتہائی احتیاط کے ساتھ رکھ دیا۔ ان کے ساتھ آنے والا لیڈی مارگل کا سیکرٹری دروازے کی سائیڈ میں رک گیا تھا۔

''اگر آپ کی اجازت ہو ہز ہائنس تو کیا میں اسے کھلوا سکتا ہوں''...... لارڈ نے لیڈی مارگل کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یہ تمہارے لئے رائل پیلس کا خصوصی تحفہ ہے لارڈ ٹیموتھی۔ اسے تم خود کھولنا اور اکیلے دیکھنا۔ ہم اس بات کو پسند نہیں کر سکتے کہ ہماری موجودگی میں آپ کے یہ چاروں غلام ہمارا لایا ہوا گفٹ پیک کھولیں''...... لیڈی مارگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس ہز ہائنس۔ میں اپنے ہاتھوں سے یہ باکس کھولتا ہوں''...... لارڈ ٹیموتھی نے فوراً کہا۔

''ان چاروں کو باہر بھیج دو اور تم میڈوزا۔ تم بھی باہر جا کر ہمارا انتظار کرو''...... لیڈی مارگل نے کہا۔

''یس ہز ایکسلینسی''...... میڈوزا نے کہا اور مڑ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ لارڈ کے چہرے پر قدرے پریشانی اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے وہ ہونٹ بھینچے اس باکس کی طرف دیکھا رہا تھا جو لیڈی مارگل اس کے لئے خصوصی طور پر رائل پیلس سے لائی تھی۔

''کیا تم انہیں باہر جانے کے لئے نہیں کہو گے لارڈ ٹیموتھی''۔ لیڈی مارگل نے لارڈ کو تذبذب کا شکار دیکھ کر غصیلی آواز میں کہا تو لارڈ ٹیموتھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''یس۔ یس ہز ہائنس۔ کیوں نہیں۔ جاؤ۔ تم چاروں باہر جاؤ اور باہر جا کر اپنی ڈیوٹی کرو''...... لارڈ ٹیموتھی نے فور ماسٹرز سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ''...... ان چاروں نے ایک ساتھ کہا اور پھر ایک ساتھ ایڑیاں بجا کر اور سیلوٹ کرتے ہوئے مڑے اور فوجی انداز میں چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

''کیا اب میں اسے کھول سکتا ہوں''...... لارڈ نے فور ماسٹرز کو کمرے سے باہر جاتے دیکھ کر بے چین نظروں سے باکس کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ جب تمہیں کہا ہے کہ اس میں ہم تمہارے لئے رائل پیلس کا سب سے بڑا اور قیمتی تحفہ لائی ہیں تو پھر تم اسے اطمینان سے دیکھتے رہنا۔ پہلے تم اس کمرے کو سیکور کرو تاکہ ہم تم سے جلد سے جلد بات کر سکیں اور یہاں سے واپس روانہ ہو سکیں''...... لیڈی مارگل نے تیز لہجے میں کہا تو لارڈ کی پیشانی پر لاتعداد بل پڑ گئے۔

''یس ہز ہائنس۔ لیکن......'' لارڈ ٹیموتھی نے انتہائی پریشان انداز میں کہنا چاہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ اس باکس میں کوئی خطرناک چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے تم خوفزدہ ہو رہے ہو۔ میں جانتی ہوں کہ جیسے ہی ہماری جیپ لارڈ فورٹ میں داخل ہوئی تھی اسے باقاعدہ سرچنگ لائٹس سے چیک کیا گیا تھا۔ اگر ہمارے پاس کوئی خطرناک مواد ہوتا تو اس کے بارے میں تمہیں اب تک اطلاع مل گئی ہوتی اور پھر ہمیں یہ بھی علم ہے کہ لارڈ فورٹ کی حفاظت کا تم نے خاطر خواہ انتظام کر رکھا ہے۔ یہاں تمہارے گارڈز کے پاس موجود مخصوص اسلحے کے سوا دوسرا کوئی اسلحہ کام نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ تمہارے اس عظیم قلعے کو ایٹم بم سے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے''...... لیڈی مارگل نے کہا۔

''یس مادام۔ لیکن نجانے کیوں اس باکس کو دیکھ کر مجھے شدید الجھن ہو رہی ہے۔ آپ کو اگر ناگوار نہ گزرے تو آپ ایک بار

اجازت دیں تو میں اس باکس کو کھول کر اپنی تسلی کر لوں''۔ لارڈ نے اسی طرح انتہائی پریشانی اور الجھن زدہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم اصرار کر رہے ہو تو کھول لو باکس''۔ لیڈی مارگل نے منہ بنا کر کہا تو لارڈ کے چہرے پر قدرے رونق آ گئی اور وہ تیزی سے باکس کی طرف جھپٹا اور اس نے باکس پر لپٹے ہوئے ربن اور گفٹ پیکنگ اتارنا شروع کر دی۔ ابھی وہ باکس سے گفٹ پیکنگ اتار ہی رہا تھا کہ اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹا لیکن دیر ہو چکی تھی۔ اسی لمحے اس کے سر کے عقبی حصے پر ایک دھماکہ سا ہوا۔ اس سے پہلے کہ لارڈ کے حلق سے چیخ نکلتی اس کے پیچھے موجود لیڈی مارگل کا ایک ہاتھ فوراً لارڈ کے منہ پر جم گیا اور پھر اس کا دوسرا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا جس میں اس نے ایک بھاری دستے والا ریوالور تھام رکھا تھا۔ ریوالور کا دستہ ایک بار پھر لارڈ کے سر پر پڑا اور لارڈ کی آنکھیں چڑھتی چلی گئیں۔ وہ لہرا گیا۔ اسے لہراتے دیکھ کر لیڈی مارگل پیچھے ہٹی تو لارڈ ٹیموتھی خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح نیچے گرتا چلا گیا۔ چونکہ فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا اس لئے اس کے گرنے سے کوئی آواز نہیں ابھری تھی۔

لارڈ ٹیموتھی کو گرتے دیکھ کر لیڈی مارگل بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹی اور اس نے تیز نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی نظریں اس صوفے کے ساتھ رکھی ہوئی

ایک تپائی پر جم گئیں جہاں لارڈ ٹیموتھی بیٹھا ہوا تھا۔ تپائی پر چند بٹن لگے ہوئے تھے۔ لیڈی مارگل اس تپائی کی طرف آئی اور غور سے ان بٹنوں کو دیکھنے لگی اور پھر ان بٹنوں کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے فوراً ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آوازوں کے ساتھ کمرے کی دیواروں پر نہ صرف ربڑ کی موٹی چادریں چڑھتی چلی گئیں بلکہ کمرے کی تمام کھڑکیاں اور دروازے خود بخود بند ہو کر لاکڈ ہوتے چلے گئے۔

"گڈ شو۔ اب سب کچھ ٹھیک ہے۔ اب میں وہ سب آرام سے کر سکتی ہوں جو میں یہاں کرنے کے لئے آئی ہوں"...... لیڈی مارگل نے کہا۔ اس کے منہ سے بدلی ہوئی آواز نکلی تھی جو پرنسز مارگریٹ کی تھی۔ یہ پرنسز مارگریٹ ہی تھی جو رائل پیلس کی لیڈی مارگل کے روپ میں وہاں آئی تھی اور لارڈ فورٹ کے جدید کیمرے بھی پرنسز مارگریٹ کا میک اپ چیک نہیں کر سکے تھے اور نہ ہی فورٹ کا جدید نظام اس سامان کو چیک کر سکا تھا جو پرنسز مارگریٹ ایک خاص مقصد کے لئے وہاں لائی تھی۔

ڈینجر مین ان سب کو لے کر گھنے درختوں میں موجود ایک چھوٹے سے قبیلے جیسے علاقے میں لے آیا تھا جہاں ہر طرف لکڑیوں کے تختوں اور ٹین کی چھتوں والے کیبن بنے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ قبیلہ جدید ملک کے بیگرز کا ہو اور انہوں نے جنگل کے اس حصے میں اپنی الگ ہی دنیا آباد کر رکھی ہو۔

کیبنوں کے باہر ہر طرف ٹوٹی پھوٹی پیٹیاں۔ جھلنگا چارپائیاں اور بوتلوں کے کریٹس رکھے ہوئے تھے جن پر کرمنلز بیٹھتے تھے اور ہر طرف کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ وہاں زیادہ تر کرمنلز کاؤ بوائے کے لباسوں میں گھومتے پھر رہے تھے جن کے سروں پر فلیٹ ہیٹ بھی تھے اور ان کے پہلوؤں میں بھاری دستوں والے ریوالور لٹک رہے تھے۔ ان افراد کی شکلیں بھی بگڑی ہوئی تھیں۔ ہر ایک کی شیو بڑھی ہوئی تھی اور وہاں موجود افراد میں شاید ہی ایسا کوئی شخص ہو جو منشیات اور شراب کا عادی نہ ہو۔

وہاں عجیب اور انتہائی ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی۔

”یہ تم ہمیں کہاں لے آئے ہو“...... جولیا نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے غصے سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں نہیں۔ ہمیں یہاں ڈینجر مین لایا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن تم اس کے ساتھ آئے ہی کیوں ہو۔ یہ ایک کرمنل ہے اور تمہیں کسی کرمنل کے ساتھ کیا کام ہو سکتا ہے“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ پاکیشیا کی مقامی زبان میں بات کر رہی تھی تا کہ ڈینجر مین اور اس کے ساتھی ان کی بات سمجھ نہ سکیں۔

”تم نے کبھی کھوٹے سکے کا نام سنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”کھوٹا سکہ۔ کیا مطلب“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”ایسا سکہ جو کسی کام کا نہ ہو اور جسے دیکھ کر لوگ اسے سائیڈ میں رکھ دیتے ہیں یا پھر ناکارہ سمجھ کر پھینک دیتے ہیں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... جولیا نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ واقعی عمران کی باتیں نہ سمجھ پا رہی ہو۔

”ڈینجر مین ایک کھوٹہ سکہ ہی ہے جسے گریٹ لینڈ نے ٹھکرا کر ایک طرف پھینک دیا ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ انتہائی ذہین اور تیز ترین انسان ہے جو کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ایسے انسان کو اگر

ڈھنگ سے سمجھایا جائے تو یہ بے حد کام کا آدمی ثابت ہو سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تم اس سے کیا کام لینا چاہتے ہو“...... جولیا نے پوچھا۔

”صفدر تو خطبہ نکاح یاد کرتا نہیں۔ میں نے سوچا ہے کہ چند روز یہاں رہ کر میں ڈینجر مین کو ہی خطبہ یاد کرا دوں گا تب یہ ہم دونوں کی شادی کرا دے گا۔ یہاں باراتی بھی موجود ہیں اور سارے باراتیوں کے پاس اسلحہ بھی ہے۔ اگر تنویر نے ہمارے آڑے آنے کی کوشش کی تو ڈینجر مین اور اس کے ساتھی خود ہی اسے سنبھال لیں گے اور ہمیں کوئی ٹینشن نہیں ہو گی“...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تا کہ اس کی بات تنویر بھی سن لے۔

”ہونہہ۔ ایسا وقت آیا تو پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں“...... تنویر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”یہاں ہماری شادی میں تم سوائے ڈانس کرنے اور بھنگڑے ڈالنے کے کچھ نہیں کر سکو گے برادر اِن لاء“...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

”خود کو کول رکھو تنویر۔ تم تو جانتے ہو عمران صاحب جان بوجھ کر تمہیں چڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان باتوں کے پیچھے ان کا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ تم صرف اس بات پر ہی غور کرو۔ ڈینجر مین مسلمان نہیں ہے۔ وہ خطبہ نکاح یاد کر لے تو بھی کسی مسلمان

جوڑے کی شادی نہیں کرا سکتا“...... تنویر کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر صفدر نے تنویر کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

”کسی دن مجھے سچ مچ غصہ آ گیا تو میں اپنے ریوالور کی ساری گولیاں اس کے سر میں اتار دوں گا تاکہ یہ بے مقصد باتیں بھی نہ کر سکے“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اچھا کیا ہے جو تم نے مجھے بتا دیا ہے کہ تم میرے سر میں گولیاں مارنے کا ارادہ رکھتے ہو اب میں سہرہ باندھنے سے پہلے اپنے سر پر فولادی ہیلمٹ ضرور پہن لوں گا“...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ ڈینجر مین انہیں لئے ہوئے ایک بڑے کیبن کے قریب آ گیا۔ اس کے اشارے پر کرمنلز بھاگ کر وہاں کچھ چارپائیاں لے آئے تھے۔

”سوری پرنس۔ میں یہاں تمہاری شان کے مطابق بیٹھنے کا تو انتظام نہیں کر سکتا جو ہے تمہارے سامنے ہے اگر بیٹھ سکو تو تمہارا مجھ پر ایک اور احسان ہو گا“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”کتنے احسان جمع کرو گے میرے“...... عمران نے مسکرا کر کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں ایک چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اس کے اشارے پر اس کے ساتھیوں نے بھی کمروں پر لدے ہوئے بیگ اتارے اور مختلف چارپائیوں پر بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر ہوسٹن کو ڈینجر مین کے ساتھی نے ایک کیبن میں ایک کرسی پر باندھ دیا تھا۔

”جمع کرنے سے بہتر ہو گا کہ میں ایک ایک کر کے تمہارے

احسان اتارتا رہوں“...... ڈینجر مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھی بات ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے یہاں کرمنلز کا پورا قبیلہ کیوں آباد کر رکھا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہ سب لارڈ ٹیموتھی کا کیا دھرا ہے پرنس۔ اسی کی وجہ سے میں اور میرے بہت سے ساتھی گریٹ لینڈ کے بھرے پرے شہر اور اپنی تمام آسائشیں چھوڑ کر یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ جب سے اس نے گریٹ ایجنسی کی بنیاد ڈالی ہے وہ گریٹ لینڈ کے انڈر ورلڈ میں کام کرنے والوں کے خلاف ہو گیا ہے اور گریٹ ایجنسی کے ایجنٹ انڈر ورلڈ کے لوگوں کو چن چن کر ہلاک کرتے پھر رہے تھے۔ لارڈ ٹیموتھی نے اعلان کر رکھا تھا کہ گریٹ لینڈ کے تمام بدمعاش اپنی کمین گاہیں چھوڑ دیں اور اس جنگل میں آ کر بس جائیں۔ جو اس جنگل میں چلا جائے گا اسے کچھ نہیں کہا جائے گا اور گریٹ ایجنسی کے ایجنٹس ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیں گے۔ میں نے لارڈ ٹیموتھی سے بھڑنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ایک تو وہ لارڈ تھا اور دوسرا وہ گریٹ ایجنسی کا چیف تھا۔ اس کے مقابلے میں میری طاقت بے حد کم تھی اور وہ دن بدن میرے گرد گھیرا تنگ کرتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے میں مجبور ہو کر یہاں آ گیا۔ یہ سب بھی لارڈ ٹیموتھی کی وجہ سے اپنی جانیں بچانے کے لئے یہاں موجود ہیں۔ ہمیں اس جنگل سے باہر جانے کی اجازت نہیں۔ جیسے ہی ہم میں سے کوئی شہر جانے کی کوشش کرتا ہے اسے یا تو گرفتار کر لیا جاتا ہے

یا پھر اسے آن دی سپاٹ گولی مار دی جاتی ہے۔ لارڈ ٹیموتھی نے دارالحکومت کی انتظامیہ کو بھی یہ آرڈرز دے رکھے ہیں کہ جنگل سے آنے والے کسی بھی شخص کو زندہ نہ چھوڑا جائے“۔ ڈینجر مین نے کہا۔

”مجھے اس بات کا پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا ڈینجر مین کہ تم کس ناگ کے ڈسے ہوئے ہو۔ انڈر ورلڈ کے خلاف گریٹ ایجنسی کی کارروائی کے بارے میں پوری دنیا میں خبریں گردش کر رہی ہیں اور لارڈ نے پوری دنیا پر اپنے رعب کا سکہ جما لیا ہے کہ اس نے گریٹ لینڈ سے انڈر ورلڈ کا خاتمہ کر دیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ اپنے مقصد میں کامیاب تو ہو گیا ہے لیکن اس کے لئے ہمارے دلوں میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہمیں ایک موقع مل جائے تو ہم لارڈ ٹیموتھی کے لارڈ پیلس میں گھس کر نہ صرف اس کا خاتمہ کر دیں گے بلکہ اس کی گریٹ ایجنسی کو بھی جڑوں سمیت اکھاڑ پھینکیں گے لیکن لارڈ ٹیموتھی نے اس جنگل کے گرد اس قدر گھیرا تنگ کر رکھا ہے کہ ہم یہاں سے چھپ کر بھی نکلنے کی کوشش کریں تو انتظامیہ کو پتہ چل جاتا ہے اور ہم میں سے جو بھی شہر جاتا ہے وہ لوٹ کر واپس نہیں آتا“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”تو وہ تم سب پر نظر رکھے ہوئے ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”تو پھر تم سب گزر بسر کیسے کرتے ہو۔ یہ منشیات، شراب،

اسلحہ اور ضروریات کا دوسرا سامان کہاں سے ملتا ہے تمہیں“۔ عمران نے پوچھا۔

”اس بات پر ہمیں بھی حیرت ہے۔ انتظامیہ لارڈ کے کہنے پر ہماری ضرورت کا ہر سامان ہمیں خود پہنچاتی ہے“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”واقعی حیرت ہے ایک طرف لارڈ ٹیموتھی انڈر ورلڈ کے خاتمے کی بات کرتا ہے اور دوسری طرف اس نے انڈر ورلڈ کے کرمنلز کو پالنے کا بھی ٹھیکہ لے رکھا ہے اور کچھ کرمنلز اس کے لئے کام بھی کرتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کون سے کرمنلز اس کے لئے کام کرتے ہیں“۔ ڈینجر مین نے چونک کر کہا۔

”ڈاکٹر ہوسٹن۔ وہ گریٹ ایجنسی کے کہنے پر ہی ہمارے پیچھے آیا تھا اور اس نے ہمیں لارڈ کے حکم سے ہی ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی“...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین حیرت سے عمران کی شکل دیکھنے لگا۔

”یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ڈاکٹر ہوسٹن لارڈ ٹیموتھی کے لئے کام کرتا ہے“...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس نے خود کہا تھا ورنہ اسے کیا ضرورت تھی اس طرح ہمارے پیچھے آنے کی اور ہمیں ہلاک کرنے کی“...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ سوچنے کی بات ہے لیکن لارڈ تو انڈر ورلڈ کا دشمن ہے پھر ڈاکٹر ہوسٹن جیسا کرمنل اس کے لئے کیسے کام کر سکتا ہے اور کیوں"...... ڈینجر مین نے کہا۔

"اس کا جواب یا تو ڈاکٹر ہوسٹن دے سکتا ہے یا پھر خود لارڈ ٹیموتھی اور مجھے لگ رہا ہے کہ لارڈ ٹیموتھی کسی خاص پلاننگ پر عمل کر رہا ہے۔ اس نے گریٹ لینڈ کے انڈر ورلڈ کے ڈانز کو نکال کر یہاں جمع کر دیا ہے اور پھر وہ تم سب کی کفالت بھی کر رہا ہے۔ تم خود ہی بتا رہے ہو کہ لارڈ کے حکم سے ہی تمہیں یہاں ضرورت کا ہر سامان پہنچایا جاتا ہے۔ تمہارے پاس اسلحے کی بھی کمی نہیں ہے۔ اگر لارڈ کا مقصد تم سب کو ہلاک کرنا ہوتا تو اس کے لئے اس جگہ سے بہتر اور کون سی ہو سکتی تھی۔ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر لا کر وہ تمہارے اس کرمنل قبیلے کو تباہ کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو پرنس۔ اس پر تو پہلے ہم نے سوچا ہی نہیں تھا لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا کہ لارڈ کی پلاننگ کیا ہے اور اس نے ہم سب کو یہاں کیوں جمع کر رکھا ہے"...... ڈینجر مین نے کہا۔

ان کی باتیں سن کر وہاں موجود بہت سے کرمنلز ان کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے اور ان سب کے چہروں پر بھی حیرت کے بادل لہرا رہے تھے جیسے عمران کی باتیں ان کے دل کو لگی ہوں۔

"کچھ تو گڑ بڑ ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کیا ڈاکٹر ہوسٹن بھی تمہارے اس قبیلے میں شامل تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ڈاکٹر ہوسٹن ہمارے اس قبیلے کا کبھی حصہ نہیں بنا حالانکہ یہ انڈر ورلڈ کا سب سے خطرناک اور طاقتور آدمی سمجھا جاتا تھا جو خاص طور پر ٹارگٹ کلنگ کا کام کرتا تھا۔ اس کا ہمارے اس قبیلے سے باہر رہ کر لارڈ کے ہوتے ہوئے زندہ رہنا بھی ہماری سمجھ سے بالاتر تھا لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ یہ لارڈ کے لئے کام کر رہا ہے تو یہ بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ وہ اب تک زندہ کیوں ہے"۔ ڈینجر مین نے کہا۔

"تمہارے اور میرے بہت سے سوالوں کے جواب ڈاکٹر ہوسٹن کے پاس ہوں گے۔ اسے ہوش میں لاؤ۔ میں اس کی زبان کھلواتا ہوں پھر دیکھتے ہیں کہ اس کے زندہ رہنے کا اصل راز ہے کیا"...... عمران نے کہا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک بات اور"...... عمران نے کہا۔

"کیا"...... ڈینجر مین نے پوچھا۔

"اگر ڈاکٹر ہوسٹن، لارڈ کا خاص آدمی ہے تو پھر تمہارا یہ کرمنل قبیلہ خطرے میں پڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا خطرہ"...... ڈینجر مین نے چونک کر کہا۔

"اگر لارڈ کو علم ہو گیا کہ ڈاکٹر ہوسٹن یہاں موجود ہے تو وہ یہاں سے ڈاکٹر ہوسٹن کو لے جانے کے لئے فورس لا کر یہاں حملہ بھی کر سکتا ہے اس لئے تم اپنے آدمیوں کو ہر طرف پھیلا دو تاکہ اس طرف اگر فورس آئے تو اس کا بروقت علم ہو سکے"...... عمران

نے کہا۔

"تم تو مجھے ڈرا رہے ہو۔ اگر فورس نے ہمیں یہاں گھیر لیا تو ہمارے پاس تو یہاں بچنے کا کوئی بھی راستہ نہیں ہے"...... ڈینجر مین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"راستے بنتے نہیں ہیں بنائے جاتے ہیں اور جب جان بچانی ہو تو پھر سامنے آنے والی فولاد کی دیواروں کو بھی گرانا پڑتا ہے"۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اوکے۔ میں اپنے ساتھیوں کو بھیجتا ہوں تاکہ سر پر آنے والے خطرے کا بروقت علم ہو سکے اور ہم اس کا کوئی سدِ باب کر سکیں"...... ڈینجر مین نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو چیخ چیخ کر جنگل میں پھیلنے کا حکم دے دیا۔

"تم سب یہیں رکو، میں اور ڈینجر مین جا کر ذرا ڈاکٹر ہوسٹن کی خبر گیری کر لیں"......عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران کے اٹھتے ہی ڈینجر مین بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

حصہ اول ختم شد

61 B
عمران سیریز نمبر

ڈائمنڈ ہارٹ

حصہ دوم

ظہیر احمد

لارڈ کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ ایک کرسی پر رسیوں سے بری طرح سے بندھا ہوا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے اور تم''...... لارڈ نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ اسی گیسٹ روم میں موجود تھا جہاں اس سے رائل پیلس سے لیڈی مارگل ملنے کے لئے آئی تھی۔ لیڈی مارگل اس کے سامنے ایک صوفے پر بڑے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی اور وہ اکیلی نہیں تھی۔ اس کے قریب ایک اور شخص بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا جسے دیکھ کر لارڈ کی آنکھیں اس قدر پھیل گئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔ اس آدمی کا قد کاٹھ لارڈ جیسا تھا اور اس کی شکل میں بھی کوئی فرق نہیں تھا۔ لارڈ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے لیڈی مارگل کے پاس کھڑا ہوا شخص اس کا جڑواں بھائی ہو۔ لارڈ کے دماغ میں فوراً سابقہ منظر گھوم گیا۔ اسے یاد آ گیا کہ لیڈی

مارگل اس سے ملنے آئی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ وہ اس کے لئے رائل پیلس سے ایک قیمتی اور بڑا تحفہ لائی ہے جو اس کے قلعے کے فور ماسٹرز اٹھا کر یہاں لے آئے تھے اور لارڈ باکس جیسے بڑے گفٹ پیک کو کھولنے کی کوشش کر رہا تھا تو پیچھے سے لیڈی مارگل نے آ کر اس کے سر پر بھاری ریوالور کے دستے مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

لارڈ کی نظریں دائیں طرف میز پر پڑے ہوئے باکس پر پڑیں تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اور زیادہ حیرانی پھیل گئی کہ باکس کھلا ہوا تھا اور وہ ہو بہو تابوت جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے لیڈی مارگل اور یہ آدمی۔ اس کی شکل مجھ جیسی کیوں ہے اور تم نے مجھے اس طرح یہاں کیوں باندھ رکھا ہے''...... لارڈ نے لیڈی مارگل کی طرف دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''لیڈی مارگل نہیں پرنسز مارگریٹ۔ میں وہی پرنسز مارگریٹ ہوں جسے تم نے گریٹ ایجنسی میں ٹاپ لیڈی ایجنٹ ہونے کا خطاب دیا تھا لارڈ''...... لیڈی مارگل نے لارڈ کی طرف دیکھ کر انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''پپ۔ پپ۔ پرنسز مارگریٹ۔ اوہ تو یہ تم ہو''...... لارڈ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے میری ہلاکت کے لئے سالمنڈ کو میرے ڈیتھ

آرڈرز جاری کئے تھے۔ وہ تو تمہارے احکامات پر عمل نہیں کر سکا الٹا وہ میرے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور اب تمہاری باری ہے لارڈ ٹیوتھی۔ میں یہاں تمہاری موت بن کر آئی ہوں''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''کیا کہا۔ تم نے سالمنڈ کو ہلاک کر دیا ہے''...... لارڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ اپنی حماقت کا شکار ہوا ہے۔ مجھے ہلاک کرنے کے لئے وہ خود میرے سامنے آ گیا تھا اس کا خیال تھا کہ میں اس کے لئے تر نوالہ ثابت ہوں گی اور وہ مجھے آسانی سے ہلاک کر کے نکل جائے گا لیکن وہ شاید یہ بھول گیا تھا کہ میں پرنسز مارگریٹ ہوں۔ ایک ایسی شیرنی جو شکاری کا شکار بھی کرنا جانتی ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئی اور تمہارا یہ میک اپ۔ میں نے تو یہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ کوئی جدید سے جدید میک اپ بھی کر کے آ جائے تو یہاں آتے ہی اس کا اصل چہرہ بے نقاب ہو جاتا ہے۔ اس قلعے میں ہر طرف الٹرا ساؤنڈ ریز پھیلی ہوئی ہیں جو نقاب کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے کو بھی واضح کر دیتی ہیں''۔ لارڈ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں جانتی ہوں لارڈ۔ مجھے اس فورٹ میں موجود تمام حفاظتی سسٹم کا پتہ تھا اور میں یہ بھی جانتی تھی کہ اس فورٹ میں داخل ہو

کرتم تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے اس لئے میں نے ایک ایسا میک اپ کیا تھا جسے لارڈ فورڈ کی الٹرا ساؤنڈ ریز تو کیا دنیا کے کسی کیمرے کی آنکھ چیک نہیں کر سکتی تھی اور مجھے معلوم تھا کہ لارڈ فورٹ میں اگر کوئی آسانی سے آ سکتا ہے تو وہ رائل پیلس کی لیڈی مارگل ہی ہوسکتی ہے جس کے سامنے تمہیں زبان سے ایک لفظ بھی نکالنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ لیڈی مارگل گریٹ لینڈ کی ان ہستیوں میں سے ایک ہے جس کے سامنے اعلیٰ حکام بھی سر جھکا کر بات کرتے ہیں اور تم بھی ان میں سے ایک ہو۔ لیڈی مارگل کو کئی بار لارڈ فورٹ میں آتا دیکھا گیا تھا۔ اس لئے میں نے لیڈی مارگل کے ہی روپ میں یہاں آنا پسند کیا تھا کیونکہ میں جانتی تھی کہ لیڈی مارگل کے لئے لارڈ فورٹ کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں اور اس کی آمد پر زیادہ سیکورٹی چیکنگ بھی نہیں کی جاتی۔ جس طرح سے تم لیڈی مارگل کے دوست ہو اسی طرح سے وہ میری بھی دوست ہے۔ میں نے تم تک پہنچنے کے لئے لیڈی مارگل کا ہی سہارا لیا تھا اور سب سے پہلے میں اس سے جا کر ملی تھی۔ جس طرح میں یہاں تمہارے لئے تحفہ لائی تھی اسی طرح میں اس کے لئے بھی ایسے ہی ایک باکس میں ایک تحفہ لے گئی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس باکس میں میرا ایک ساتھی تمہارے حلیئے میں تھا جبکہ جو باکس میں لیڈی مارگل کے لئے لے گئی تھی اس میں ایک عورت کو میں نے لیڈی مارگل کے میک اپ میں رکھا تھا۔ میں نے لیڈی مارگل کو

ہلاک کر کے اس کی لاش تابوت میں ڈال دی اور تابوت سے لیڈی مارگل کی ہمشکل عورت کو رائل پیلس میں بٹھا دیا۔ اس کے بعد میں نے لیڈی مارگل بن کر تمہیں فون کیا اور تم سے کہا کہ میں تم سے ایک ایمرجنسی سلسلے میں ملنا چاہتی ہوں۔ تم لیڈی مارگل کو انکار نہیں کر سکتے تھے اس لئے تم نے مجھے لارڈ فورٹ میں فوراً آنے کی اجازت دے دی۔ میں وہاں سے نکل آئی اور اپنے ساتھ میں نے اس لڑکی کو بھی نکال لیا تھا جو لیڈی مارگل بن کر وہاں گئی تھی۔ رائل پیلس سے ہم دونوں کو نکلنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا کیونکہ میں نے وہیں لیڈی مارگل کا روپ دھار لیا تھا۔ ہمارے نکلنے کے بعد اگر تم رائل پیلس فون کر کے تصدیق کرتے تو تمہیں یہی جواب ملتا کہ میں کسی ضروری کام سے باہر گئی ہوں اور میں اپنے ایک ساتھی اور اس تابوت کو لے کر یہاں آ گئی تاکہ تمہیں ہلاک کر کے اس تابوت میں ڈال سکوں اور تمہاری جگہ یہاں اپنے ساتھی کو لارڈ بنا سکوں''...... پرنسز مارگریٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے مجھ تک پہنچنے کے لئے طویل پلاننگ کا سہارا لیا ہے اور رائل پیلس کی لیڈی مارگل کو بھی ہلاک کر دیا ہے''۔ لارڈ نے ساری باتیں سن کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجبوری انسان سے سب کچھ کرا دیتی ہے لارڈ ٹیموتھی''۔ پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم چاہتی کیا ہو''...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"بتایا تو ہے تمہاری جگہ اپنے آدمی کو لارڈ بنانے لائی ہوں اور ایسا تمہیں ہلاک کرنے کے بعد ہی ممکن ہو سکتا ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ میری جگہ لے کر یہاں کے تمام انتظامات سنبھال سکتا ہے"...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ جس طرح اس کی شکل تم سے ملتی ہے اسی طرح یہ تمہاری آواز بھی کاپی کر سکتا ہے کیوں لارڈ ٹیموتھی میں غلط تو نہیں کہہ رہی"...... پرنسز مارگریٹ نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو مادام۔ آپ کی کہی ہوئی ایک ایک بات درست ہے۔ سو فیصد درست"...... لارڈ کے ہمشکل نے کہا اور اس کی آواز سن کر لارڈ نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔ اس نے واقعی لارڈ ٹیموتھی جیسی ہی آواز میں بات کی تھی۔

"دیکھو پرنسز۔ تم جانتی ہو کہ میں گریٹ لینڈ کا لارڈ ہوں اور لارڈ ہونے کے ساتھ ساتھ میں گریٹ ایجنسی کا بھی چیف ہوں اور میں نے گریٹ ایجنسی کے کچھ اصول بنائے ہیں جن پر اگر میں عمل نہ کروں تو پوری دنیا میں گریٹ ایجنسی کی جو دھاک بیٹھی ہوئی ہے وہ ختم ہو کر رہ جائے گی۔ دنیا جانتی ہے کہ گریٹ ایجنسی کا لارڈ ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس پر ہر حال میں عمل کرتا ہے۔ تم میرے لئے اور گریٹ ایجنسی کے لئے خطرے کا باعث بن سکتی تھی

اسی لئے میں نے تمہارے ڈیتھ آرڈرز جاری کئے تھے لیکن پھر حالات بدل گئے اور میں نے تمہارے ڈیتھ آرڈرز کینسل کر دیئے تھے۔ اس سلسلے میں، میں سالمنڈ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن اس سے میرا رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ تم نے بتایا ہے تو مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ سالمنڈ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے اسی لئے میرا اس سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ اگر میری تم سے بھی بات ہو جاتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ میں نے تمہارے ڈیتھ آرڈرز واپس لے لئے ہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"موت کو سامنے دیکھ کر تم شاید مجھے بہلانے کی کوشش کر رہے ہو۔ ابھی تم نے کہا ہے کہ تم ایک بار جو فیصلہ کر لیتے ہو اس پر ہر صورت میں عمل کرتے ہو اور اب کہہ رہے ہو کہ تم نے میرے ڈیتھ آرڈرز کینسل کر دیئے تھے۔ کیوں۔ تم اپنی ہی بات کیسے بدل سکتے ہو"...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ڈیتھ آرڈرز میں نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنے کے لئے جاری کئے تھے تاکہ وہ کسی طرح تم تک اور پھر مجھ تک نہ پہنچ سکیں لیکن جب مجھے پتہ چلا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ڈائمنڈ ہارٹ کے پیچھے نہیں آئے گی جو تم لائی تھی تو پھر تمہیں ہلاک کرنے کا میرے پاس کوئی جواز نہیں رہ جاتا تھا اور میرے لئے بغیر کسی کاز کے دی ہوئی سزا کوئی معنی نہیں رکھتی ہے۔ اس لئے تم سب کچھ بھول جاؤ۔ میں تمہاری ہر غلطی معاف کرتا

ہوں۔ تم نے سالمنڈ کو ہلاک کر دیا ہے جو گریٹ ایجنسی کا باس تھا۔ اس کی جگہ میں تمہیں گریٹ ایجنسی کا باس بنا دوں گا“...... لارڈ کہتا چلا گیا۔

”باس نہیں۔ میں اب گریٹ ایجنسی کی چیف بنوں گی اور تم مجھے گریٹ ایجنسی کی چیف بناؤ گے۔ یہ الگ بات ہے کہ تمہاری جگہ میرے چیف بننے کے تمام احکامات میرا ساتھی دے گا۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ تم نے کس بنیاد پر میری سزا معاف کی ہے اور تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈائمنڈ ہارٹ کے لئے گریٹ لینڈ نہیں آئے گی“...... پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیونکہ تم جو ڈائمنڈ ہارٹ لائی ہو وہ اصلی نہیں نقلی ہے“۔ لارڈ نے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف پرنسز مارگریٹ بلکہ لارڈ کا ہمشکل بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔

”کیا کہا تم نے ڈائمنڈ ہارٹ نقلی ہے“...... پرنسز نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تمہارے بوائے فرینڈ نے تمہیں احمق بنایا تھا اس نے پاکیشیا کے سیکرٹ سنٹر سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا لیکن وہ گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں اس نے جو ڈائمنڈ ہارٹ پہنچایا تھا وہ نقلی تھا۔ اس ہارٹ کی قیمت کسی کانچ کے ٹکڑے سے زیادہ نہیں ہے“...... لارڈ نے کہا۔ پہلے تو پرنسز مارگریٹ حیرت بھری

نظروں سے لارڈ کی طرف دیکھتی رہی پھر اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہونا شروع ہو گئیں۔

”لگتا ہے تم مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔ اگر عامر جبران نے پاکیشائی سیکرٹ سنٹر سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا تو پھر اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ مجھ تک نقلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچاتا۔ تم شاید مجھ سے اپنی جان بچانے کے لئے یہ جھوٹ بول رہے ہو۔ بولو۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا“...... پرنسز مارگریٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”نہیں نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ڈائمنڈ ہارٹ چیک کرانے کے لئے میں نے اسے گریٹ لینڈ کی مستند اور سب سے بڑی لیبارٹری میں ڈاکٹر رامنڈ کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے ہی ڈائمنڈ ہارٹ چیک کیا تھا اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ڈائمنڈ نقلی ہے۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو تم ڈاکٹر رامنڈ سے بات کر کے اس کی تصدیق کر سکتی ہو“...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یہ جھوٹ بول رہا ہے مادام۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے یہ اپنی جان بچانے کے لئے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کو نقلی ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے“...... لارڈ کے ہمشکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں پاسکل۔ میں چہرے اور لب و لہجے سے اندازہ لگا سکتی

ہوں کہ کون جھوٹ بول سکتا ہے اور کون سچ۔ مجھے اس کے لہجے سے جھوٹ کی بو محسوس نہیں ہو رہی ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے غور سے لارڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ لارڈ ٹیموتھی ہے مادام۔ یہ آسانی سے سچ اگلنے والوں میں سے نہیں ہے۔ آپ مجھے دس منٹ دیں۔ میں خود ہی اس سے سارا سچ اگلوا لوں گا''...... اس شخص نے کہا جو پاسکل تھا اور جسے پرنسز مارگریٹ لارڈ کا ہمشکل بنا کر تابوت میں چھپا کر لائی تھی۔

''تم غلط کہہ رہے ہو مسٹر پاسکل۔ میں جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں نے کہا تو ہے کہ اگر پرنسز کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو یہ ڈاکٹر رامنڈ کو خود کال کر کے پوچھ لے۔ ڈاکٹر رامنڈ سے بھی اس کے گہرے مراسم ہیں وہ اسے خود ہی سچ بتا دے گا''...... لارڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ڈاکٹر رامنڈ سے بات کرتی ہوں اگر اس نے تمہاری بات کی تصدیق کر دی تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا اور میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ہلاک کروں گی کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روح صدیوں تک تڑپتی اور بلبلاتی رہے گی''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔ اس نے پاسکل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو پاسکل نے اپنی جیب سے ایک سیل فون نکال کر اسے دے دیا۔ پرنسز مارگریٹ نے سیل فون کا ڈسپلے آن کیا اور پھر وہ سیل فون کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گئی۔ وہ سیل فون لے کر کمرے کی

سائیڈ میں چلی گئی اور نہایت آہستہ آواز میں بات کرنے لگی۔ چند لمحوں کے بعد اس نے سیل فون آف کیا اور پھر وہ پلٹ کر واپس ان کی طرف آ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت اور پریشانی کا عنصر تھا۔

''کیا ہوا''...... پاسکل نے پرنسز مارگریٹ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ کر پوچھا۔

''یہ سچ کہہ رہا ہے۔ ڈاکٹر رامنڈ نے ڈائمنڈ ہارٹ کا خود ایگزامن کیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ کانچ کے معمولی ٹکڑے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ البتہ اس کی تراش خراش انتہائی ماہرانہ انداز میں کی گئی ہے جسے عام انسان پہچان ہی نہیں سکتا''...... پرنسز مارگریٹ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اوہ۔ یہ تو بہت غلط ہوا ہے۔ اتنی تگ و دو کے بعد ہم یہاں تک پہنچے ہیں لیکن ڈائمنڈ ہارٹ ہی نقلی ثابت ہو گیا ہے''۔ پاسکل نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تمہارے بوائے فرینڈ کا کیا دھرا ہے۔ اس نے تمہیں بہلانے کے لئے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ بھیجا تھا۔ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ اس نے پہلے ہی کہیں چھپا دیا ہو گا''...... لارڈ نے کہا۔

''نہیں۔ عامر جبران ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ دیکھ کر پاکیشیا میں موجود گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کی نیت میں فتور آ گیا ہو اور اس نے

ڈائمنڈ ہارٹ بدل لیا ہو“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”نہیں۔ اس سلسلے میں، میں نے پوری تسلی کر لی ہے۔ ڈائمنڈ ہارٹ بدلنے میں فرسٹ سیکرٹری کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اسے جیسے ہی ڈائمنڈ ہارٹ ملا تھا اس نے فوری طور پر اسے گریٹ لینڈ بھجوا دیا تھا۔ اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ ڈائمنڈ ہارٹ جیسا نقلی ڈائمنڈ ہارٹ بنواتا اور اسے گریٹ لینڈ بھجواتا“...... لارڈ نے کہا۔

”لیکن عامر جبران کو اس طرح مجھے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ بھجوانے کی کیا ضرورت تھی۔ میری اطلاع کے مطابق تو اس نے پاکیشیا کے سیکرٹ سنٹر سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا“...... پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس نے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ ہی چوری کیا تھا لیکن اس نے شاید پہلے سے ہی پلاننگ بنا لی ہو گی کہ وہ ڈائمنڈ ہارٹ چوری بھی کرے گا مگر تمہیں مطمئن کرنے کے لئے تمہیں نقلی ڈائمنڈ ہارٹ بھیج دے گا اور تمہارے سامنے اس کی عزت بھی رہ جائے گی کہ اس نے تمہارے لئے ہی ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا اب وہ ڈائمنڈ ہارٹ نقلی تھا اس کے لئے وہ صاف انکار بھی کر سکتا تھا“...... لارڈ نے کہا۔

”ہونہہ۔ کاش عامر جبران زندہ ہوتا تو میں اسے اس دھوکے کی ایسی سزا دیتی کہ مرنے کے بعد بھی اس کی روح صدیوں تک تڑپتی رہتی“...... پرنسز مارگریٹ نے دونوں مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

”اب بھی تم چاہو تو اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کا پتہ چلا سکتی ہو پرنسز۔ کیونکہ ڈائمنڈ ہارٹ ابھی تک پاکیشیائی حکومت کو واپس نہیں ملا ہے اور اس کی تلاش میں پاکیشیائی ایجنٹ بھی گریٹ لینڈ پہنچ چکے ہیں۔ اگر انہیں ڈائمنڈ ہارٹ مل چکا ہوتا تو وہ یہاں کبھی نہ آتے“۔ لارڈ نے کہا۔

”اگر ڈائمنڈ ہارٹ پاکیشیائی ایجنٹوں اور ایجنسیوں کو نہیں مل سکا ہے تو پھر وہ مجھے کہاں سے اور کیسے مل سکتا ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ پاسکل بھی غور سے لارڈ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”تمہارا دوست سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کر کے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے کی طرف گیا تھا۔ تم اگر اس بات کا پتہ کرا لو کہ راستے میں وہ کہاں کہاں سے گزرا تھا اور کہاں کہاں رکا تھا تو تمہیں اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ اس نے ڈائمنڈ ہارٹ کس کو دیا ہو گا یا کہاں چھپایا ہو گا“...... لارڈ نے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کے لئے تو مجھے پاکیشیا جانا پڑے گا اور وہاں جا کر باقاعدہ تحقیقات کرنی پڑیں گی“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”ہاں۔ اور میں جانتا ہوں کہ تم ایسا کر سکتی ہو۔ تم سے بڑی سراغرساں گریٹ ایجنسی میں کوئی نہیں ہے۔ تمہاری تھوڑی سی محنت ہمیں اصلی ڈائمنڈ ہارٹ تک پہنچا سکتی ہے“...... لارڈ نے اسے لالچ دینے والے انداز میں کہا۔

”ہمیں نہیں صرف مجھے۔ اب ڈائمنڈ ہارٹ میں خود حاصل کروں گی اور اس سے مجھے کیا فائدہ اٹھانا ہے اس کا بھی فیصلہ میں ہی کروں گی“...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوچ لو پرنسز۔ میری انٹرنیشنل مارکیٹ میں بے حد جان پہچان ہے۔ ڈائمنڈ ہارٹ کے بدلے میں جتنی دولت مجھے مل سکتی ہے تمہیں نہیں اور اگر تم میرا ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ ڈائمنڈ ہارٹ سے جو دولت ملے گی اس کا ففٹی پرسنٹ میں تمہیں دے دوں گا“...... لارڈ نے کہا۔

”مجھے اب آدھی نہیں ساری دولت چاہئے اور نہ صرف ڈائمنڈ ہارٹ سے ملنے والی دولت بلکہ وہ دولت بھی جو تم نے جمع کر رکھی ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے غرا کر کہا۔

”ایسا کیسے ممکن ہے۔ میں تمہیں اپنی دولت کیسے دے سکتا ہوں“...... لارڈ نے جواباً غرا کر کہا۔

”میں تم سے یہاں مانگنے کے لئے نہیں بلکہ تم سے تمہارا سب کچھ چھیننے کے لئے آئی ہوں لارڈ ٹیموتھی اور تم سے کس نے کہہ دیا کہ تم ہلاک ہو گئے تو تمہاری دولت مجھے نہیں مل سکے گی۔ تمہارے سامنے تمہاری ہی شکل کا ایک آدمی کھڑا ہے۔ یہ لارڈ ٹیموتھی کی شکل میں زندہ رہے گا اور یہ جو کچھ بھی کرے گا صرف اور صرف میرے لئے ہی کرے گا۔ کیوں پاسکل“...... پرنسز مارگریٹ نے پہلے لارڈ سے اور پھر پاسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مادام“...... پاسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا میک اپ کرنا اور بات ہے اور میرے کام سنبھالنا اور بات ہے۔ یہ میرے دستخط کیسے کرے گا۔ لارڈ فورٹ کے ساتھ بہت سی ایسی جگہیں ہیں جہاں میرا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ میری انگلیوں کی فنگر پرنٹس، میری آنکھوں کی بناوٹ اور میری آواز۔ ان سب کے بغیر یہ لارڈ فورٹ میں بھی اپنے قدم نہیں جما سکے گا“...... لارڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”میں یہاں تمام انتظام کر کے آئی ہوں لارڈ۔ تمہاری آنکھوں کی جھلی اور تمہاری انگلیوں کے فنگر پرنٹس کے لئے تمہاری انگلیوں کی کھال اتار کر جب میں پاسکل کو لگا دوں گی تو تم میں اور اس میں معمولی سا بھی فرق نہیں رہے گا اور رہی آواز کی بات تو تم اس کے منہ سے اپنی آواز سن ہی چکے ہو۔ ہاں جہاں تمہاری آواز کے پاس ورڈ درکار ہوتے ہیں یا جن جگہوں پر تم نے خصوصی کوڈز لگا رکھے ہیں اور تمہارے خزانے کہاں کہاں ہیں اس کے بارے میں تم جب ہمیں بتاؤ گے تو یہ سارا لارڈ فورٹ ہمارا ہو جائے گا اور ہم یہاں کے سیاہ و سفید کے مالک بن جائیں گے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں اپنے خزانوں کی معلومات دے دوں گا“...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ اس کا بھی ایک نسخہ ہے ہمارے پاس“...... پرنسز

مارگریٹ نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسا نسخہ''...... لارڈ نے چونک کر کہا۔

''میں اپنے ساتھ ڈوز تھری کا ایک انجکشن لائی ہوں۔ اس انجکشن کے لگتے ہی تم ڈبل نشے میں مدہوش ہو جاؤ گے اور تمہارا مائنڈ بلینک ہو جائے گا۔ تم سوچنے سمجھنے کے قابل ہی نہیں رہو گے ایسی صورت میں جب تم سے کوئی سوال کیا جائے گا تو تم رٹے رٹائے طوطے کی طرح بولنا شروع کر دو گے اور ہمیں وہ سب آسانی سے بتا دو گے جو ہم تم سے پوچھیں گے''...... پرنسز مارگریٹ نے اسی انداز میں کہا تو لارڈ کے چہرے پر حیرت کے ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتی''...... لارڈ نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ پرنسز مارگریٹ نے پاسکل کو اشارہ کیا تو پاسکل نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے لباس کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک بڑی سی ڈبیہ نکال لی۔ اس نے ڈبیہ نکال کر پرنسز مارگریٹ کو دے دی۔ پرنسز مارگریٹ نے ڈبیہ کھول لی۔ ڈبیہ میں چند چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے جن میں ایک سرنج ایک انجکشن کی شیشی اور چند نیڈلز رکھی ہوئی تھیں۔ پرنسز مارگریٹ نے ڈبیہ سے سرنج اور ایک نیڈل نکالی اور اسے سرنج کے سرے پر ایڈجسٹ کرنے لگی پھر اس نے انجکشن کی شیشی اٹھائی اور اس کا کیپ توڑ کر ایک طرف پھینکا اور سرنج کی سوئی شیشی میں ڈال کر

سرنج بھرنے لگی۔

لارڈ پھٹی پھٹی آنکھوں سے پرنسز مارگریٹ کو سرنج میں انجکشن بھرتے دیکھ رہا تھا اس کا رنگ ہلدی کی مانند زرد ہو گیا تھا۔ جب سرنج بھر گیا تو پرنسز مارگریٹ نے خالی شیشی ایک طرف پھینکی اور بھرے ہوئے سرنج سے ہوا نکالنے کے لئے انجکشن کی دھار باہر نکالتے ہوئے لارڈ کی طرف بڑھنے لگی اور اسے سرنج لئے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر لارڈ کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔

www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

عمران اور ڈینجر مین، ڈاکٹر ہوسٹن کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر ہوسٹن ایک کرسی پر مضبوطی سے رسیوں کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور اس کا سر ابھی تک ڈھلکا ہوا تھا۔

ڈینجر مین نے اسے ہوش میں لانے کے لئے ایک انجکشن لگا دیا تھا لیکن ابھی تک ڈاکٹر ہوسٹن پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا اور اسے ہوش نہیں آیا تھا۔

"کیسا انجکشن لگایا ہے تم نے۔ اسے تو ابھی تک ہوش ہی نہیں آیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے نجانے اسے کیسے بے ہوش کیا ہے ورنہ اس انجکشن کے لگتے ہی بے ہوشی کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور انسان ہوش کی دنیا میں آ جاتا ہے"...... ڈینجر مین نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی لمحے ڈاکٹر ہوسٹن کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس کے منہ سے کراہوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"لو آ گیا اسے ہوش"...... ڈینجر مین نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر ہوسٹن نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے آنکھیں کھولتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے مضبوطی سے بندھا ہوا ہے۔

"کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور ڈینجر مین کی طرف دیکھتے ہوئے بری طرح سے چیخ کر کہا۔ عمران کو دیکھتے ہی اسے سابقہ منظر یاد آ گئے تھے جب اس کی عمران سے فائٹ ہوئی تھی اور عمران نے اسے بالآخر چت کر دیا تھا۔

"وہی جو تمہیں دکھائی دے رہا ہے"...... عمران نے شوخ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو اور یہ انگلس تمہارے ساتھ کیا کر رہا ہے"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے ڈینجر مین کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ اس بے چارے نے کیا کرنا ہے لیکن یہ تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہے اس کا مجھے بھی کوئی اندازہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کرے گا یہ میرے ساتھ"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم اسی سے پوچھو"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارے ٹکڑے کر کے اس جنگل میں پھینک دوں گا ہوسٹن۔ تم سے مجھے پرانے حساب چکانے ہیں۔ تمہاری وجہ سے مجھے بہت نقصان پہنچا تھا اور اب مجھے پتہ چلا ہے کہ تم گریٹ ایجنسی کے لئے کام کرتے ہو تو مجھے تم پر اور زیادہ طیش آ رہا ہے۔ اب میں تمہارا پہلے سے بھی زیادہ بھیانک حشر کروں گا"...... ڈینجر مین نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں گریٹ ایجنسی کے لئے کام کرتا ہوں"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

"اگر تم گریٹ ایجنسی کے لئے کام نہیں کرتے تو پھر تم گریٹ ایجنسی کے باس سالمنڈ کے کہنے پر میرے پیچھے کیوں آئے تھے اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی"۔ عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے سالمنڈ نے مجھ سے کنٹریکٹ کیا تھا۔ اس نے مجھ سے فون پر بات کی تھی اور کہا تھا کہ اگر میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دوں تو وہ اس کے بدلے میں میری لارڈ سے جان بخشی کرا دے گا اور میں انڈر ورلڈ میں رہ کر اپنے سابقہ کام کر سکوں گا۔ میرے لئے یہ آفر بہت بڑی تھی۔ لارڈ جو انڈر ورلڈ کے پیچھے پڑا ہوا تھا اس سے میری جان بھی بچ سکتی تھی اور گریٹ لینڈ

میں تیزی سے ختم ہوتے ہوئے انڈر ورلڈ میں میرا نام بھی بن سکتا تھا اس لئے میں نے سالمنڈ کی آفر قبول کر لی تھی"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے کہا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر ڈینجر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم"...... ڈاکٹر ہوسٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"لو ڈینجر مین۔ یہ تو مجھے شٹ اپ ہونے کے ساتھ ساتھ نانسنس بھی کہہ رہا ہے۔ اب تم بولو۔ شاید یہ تمہیں شٹ اپ نہ کرے اور نہ نانسنس کہے"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن بری طرح سے چونک پڑا اور پھر یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا کہ ڈینجر مین نے اچانک اپنے پرانے کوٹ کی جیب سے ایک تیز دھار والا چھوٹا سا خنجر نکال لیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ڈینجر مین۔ تم اس کی باتوں میں مت آؤ۔ یہ تمہیں دھوکہ دے رہا تھا۔ تم اس کی اصلیت نہیں جانتے۔ نجانے اس نے تمہیں اپنی باتوں کے جال میں کیسے پھنسایا ہے لیکن جب میں تمہیں اس کی اصلیت بتاؤں گا تو تم حیران رہ جاؤ گے۔ یہ پاکیشیا کا جاسوس ہے"۔ ڈاکٹر

ہوسٹن نے ڈینجر مین کو خنجر لے کر اپنی طرف آتے دیکھ کر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یہ جو بھی ہے۔ میرا محسن ہے اور میں اپنے محسن کے خلاف کچھ نہیں سنوں گا اور اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ نرم سلوک کروں اور تمہاری موت آسان ہو تو پھر تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو''...... ڈینجر مین نے خنجر لے کر اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا وہ خنجر ہاتھ میں لئے دوسرے ہاتھ سے اس کی دھار پر انگلیاں پھیر رہا تھا۔

''کیسا سچ''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے خنجر کی طرف نظریں جماتے ہوئے کہا۔

''لارڈ نے انڈر ورلڈ کے خاتمے کا تہیہ کر رکھا ہے اور اس نے بڑے بڑے بدمعاشوں کو انڈر ورلڈ چھوڑ کر اس جنگل میں پہنچا دیا ہے اور تم ہر طرف آزاد گھومتے پھر رہے ہو اس کی کوئی تو وجہ ہو گی''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''لارڈ سے بچنے کے لئے میں بھی بھاگتا پھر رہا ہوں۔ اس کے لئے مجھے نجانے کتنے ٹھکانے اور میک اپ بدلنے پڑتے ہیں''۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے کہا۔ اسی لمحے ڈینجر مین کا ہاتھ گھوما اور ماحول ڈاکٹر ہوسٹن کی انتہائی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ڈینجر مین نے خنجر والا ہاتھ گھما کر ایک ہی وار میں اس کی آدھے سے زیادہ ناک کاٹ دی تھی۔ کٹی ہوئی ناک سے خون کا فوارہ سا اچھل پڑا تھا

اور ڈاکٹر ہوسٹن نے چیختے ہوئے بری طرح سے سر مارنا شروع کر دیا تھا۔

''گڈ شو۔ یہ اب بھی جھوٹ ہی بول رہا تھا''...... عمران نے ڈینجر مین کو ڈاکٹر ہوسٹن کی ناک کاٹتے دیکھ کر کہا۔

''یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو ڈینجر مین کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور ماحول ڈاکٹر ہوسٹن کی انتہائی کرب ناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار ڈینجر مین نے خنجر مار کر ڈاکٹر ہوسٹن کا دایاں کان اُڑا دیا تھا۔

''رکو۔ رکو۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ مجھ پر اس قدر وحشیانہ ظلم مت کرو''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے تکلیف کی شدت سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''بولو۔ جلدی بولو نہیں تو میں ایک ایک کر کے تمہارے جسم کے تمام اعضاء کاٹ ڈالوں گا''...... ڈینجر مین نے غراتے ہوئے کہا۔

''پپ پپ۔ پانی۔ مجھے پانی پلاؤ''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

''تمہیں سب کچھ ملے گا لیکن اس وقت جب تم ہمارے سامنے سب کچھ اگل دو گے''...... ڈینجر مین نے غرا کر کہا۔

''مم مم۔ میرا حلق خشک ہو رہا ہے۔ مجھے پانی نہیں پلاؤ گے تو میرے لئے بولنا مشکل ہو جائے گا''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا تمہیں اس وقت تک پانی کی ایک بوند بھی نہیں ملے گی جب تک تم مجھے سب کچھ بتا نہیں دو گے''...... ڈینجر مین نے اسی انداز میں کہا۔

''اسے پانی پلاؤ۔ ورنہ واقعی اس کے لئے بولنا مشکل ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکل گیا۔ عمران غور سے ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اس کی قوت مدافعت دم توڑتی جا رہی تھی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس نے کیبن میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک اس کی نظریں کیبن کے چھت کے ایک کونے پر جم گئیں جہاں ایک ہول سا بنا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے اس ہول کو دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور آگے بڑھ کر غور سے اس ہول کو دیکھنے لگا۔ اسی لمحے ڈینجر مین دوبارہ اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل تھی۔ عمران کو کھڑا دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر وہ سر جھٹک کر ڈاکٹر ہوسٹن کے قریب آ گیا جس کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔ ڈینجر مین نے بوتل کا کارک دانتوں سے نکال کر ایک طرف پھینکا اور پھر وہ ڈاکٹر ہوسٹن کے عقب میں آ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے ڈاکٹر ہوسٹن کے بال پکڑ کر اس کا سر اٹھایا اور ڈاکٹر ہوسٹن نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''لو پیئو''...... ڈینجر مین نے غرا کر کہا اور بوتل کا منہ ڈاکٹر ہوسٹن کے منہ سے لگا دیا۔ جیسے ہی شراب ڈاکٹر ہوسٹن کے منہ میں گئی اس کا منہ اور کھل گیا اور وہ شراب غٹاغٹ پیتا چلا گیا۔ شراب پیتے ہوئے اس کی آنکھیں مکمل طور پر کھل گئی تھیں۔

''کیا دیکھ رہے ہو پرنس''...... ڈینجر مین نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کیا تم اپنے کرائم ٹرائب کو کسی جگہ سے مانیٹر بھی کرتے ہو''۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کرائم ٹرائب اتنا بڑا نہیں ہے کہ میں اسے مانیٹر کر سکوں جو ہیں سب ہی میرے سامنے ہوتے ہیں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر یہ شارٹ سرکٹ کیمرہ یہاں کیوں لگا ہوا ہے''۔ عمران نے کہا تو ڈینجر مین اچھل پڑا۔

''شارٹ سرکٹ کیمرہ''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور بوتل ڈاکٹر ہوسٹن کے منہ میں چھوڑ کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

''کہاں ہے کیمرہ''...... ڈینجر مین نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے انگلی اٹھا کر اس ہول کی طرف اشارہ کیا جسے وہ پہلے سے ہی دیکھ رہا تھا۔

''یہاں تو ایک چھوٹا سا ہول ہے۔ کیمرہ تو کہیں دکھائی نہیں

دے رہا ہے''...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''غور سے دیکھو۔ کیمرہ ہول کے اندر لگا ہوا ہے۔ اس سائیڈ پر آؤ تو تمہیں کیمرے کے لینز کی چمک دکھائی دے گی''...... عمران نے سائیڈ میں ہٹ کر کہا تو ڈینجر مین فوراً اس جگہ آ گیا جہاں عمران کھڑا تھا اس نے غور سے ہول کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے کا رنگ اُڑتا چلا گیا۔

''تمہارے اس ٹرائب پر لارڈ فورس کی نظر ہے اگلس۔ وہ تمہاری ایک ایک حرکت پر نظر رکھ رہی ہے''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے کہا جس کے منہ سے بوتل نکل کر نیچے گر گئی تھی اور وہ شراب پی کر پہلے سے قدرے بہتر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی بات سن کر عمران اور ڈینجر مین چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔

''مجھے پہلے ہی شک تھا کہ لارڈ نے تمہیں ایسی جگہ بٹھا کر تم سب پر نظر رکھنے کا ضرور کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہو گا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ایسے کیمرے سارے ٹرائب میں لگے ہوئے ہیں''...... ڈینجر مین نے عمران کی بات ان سنی کرتے ہوئے ڈاکٹر ہوسٹن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس جنگل کے ایریا میں مسلح لارڈ فورس موجود ہے جو تمہاری تمام حرکات پر نظر رکھتی ہے۔ وہ مجھ پر ہونے والا تشدد بھی دیکھ رہے ہوں گے اور اب تم سب بچ کر رہنا کیونکہ میں لارڈ کا

خاص آدمی ہوں۔ جب لارڈ کو پتہ چلے گا کہ میں مشکل میں ہوں تو وہ فوراً لارڈ فورس کو حرکت میں لائے گا اور کچھ ہی دیر میں لارڈ فورس یہاں پہنچ کر تم سب پر قیامت توڑ دے گی''...... ڈاکٹر ہوسٹن نے طنزیہ لہجے میں کہا تو ڈینجر مین کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اس نے خنجر والا ہاتھ اٹھایا جیسے وہ ایک ہی وار میں ڈاکٹر ہوسٹن کی شہ رگ کاٹ دینا چاہتا ہو۔

''رک جاؤ۔ اسے فوراً ہلاک نہ کرو۔ اس کا منہ کھلواؤ۔ میں جا کر چیک کرتا ہوں کہ کیا واقعی اس کی بات سچ ہے یا یہ جھوٹ بول رہا ہے''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین کا خنجر والا ہاتھ اٹھے کا اٹھا رہ گیا۔ عمران نے تیزی سے مڑا اور کیبن سے باہر نکلتا چلا گیا۔ باہر اس کے ساتھی بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

''کیا ہوا۔ اتنی دیر کیوں لگا دی''...... جولیا نے اسے دیکھ کر چارپائی سے اٹھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''تم سب میرے ساتھ آؤ۔ جلدی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھا تو وہ سب اس کے پیچھے چلے گئے۔

''ہمیں کسی خالی کیبن میں جانا ہے''...... عمران نے ایک بدمعاش سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دائیں طرف موجود ایک کیبن کی طرف اشارہ کیا تو عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

اس کیبن کا بھی دروازہ نہیں تھا۔ کیبن میں داخل ہو کر عمران نے اسے تیز نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا پھر اس کی نظریں ایک ہول پر جم گئیں۔ یہ ہول بھی ٹھیک اسی طرح کمرے کی چھت کے پاس ایک کونے میں تھا۔

''کیا دیکھ رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اسی کونے کے قریب آ گیا جہاں اوپر ہول میں کیمرہ لگا ہوا تھا۔

''کرائم ٹرائب میں ہر طرف سیکورٹی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ جن سے جنگل کے کسی حصے میں موجود لارڈ فورس ان پر نظر رکھتی ہے۔ جولیا تمہارے بیگ میں ایک پورٹریٹ لائٹ مشین ہے۔ تم یہ مشین لے کر ٹرائب کے شمالی کونے کی طرف چلی جاؤ اور وہاں جاتے ہی مشین آن کر کے کہیں چھپا دو۔ تنویر تمہارے پاس ایل ایس ایس مشین ہے تم اسے جنوبی کونے کی طرف لے جاؤ گے اور صفدر تمہارے پاس ڈی ہنڈر مشین ہے جو تم نے مغربی کونے میں لگانی ہے اسی طرح سے کیپٹن شکیل کے پاس ریڈ پاور مشین ہے جو مشرقی کونے کی طرف لگائی جائے گی۔ چاروں مشینیں آن ہو جائیں گی تو میں یہاں ایک اور مشین آن کر دوں گا۔ میرے پاس ہنڈرڈ ایس ون مشین سے تمہاری لگائی ہوئی چاروں مشینیں لنک ہو جائیں گی تو میں اپنی لگائی ہوئی مشین کو فل چارجڈ کر دوں گا۔ ان مشینوں کے لنکڈ ہوتے ہی یہاں ہر طرف ہارڈ ریز پھیل جائے گی

جو ہمارے ساتھ یہاں موجود کرائم ٹرائب کو بھی مکمل طور پر محفوظ بنا دے گی اور اگر لارڈ فورس نے یہاں آ کر کارروائی کی تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گی اور عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر......'' جولیا نے کہنا چاہا۔

''یہ لیکن اور اگر مگر کا وقت نہیں ہے۔ پہلے جو کہا ہے اس پر عمل کرو باقی باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تیزی سے مڑ کر کیبن سے نکلتے چلے گئے۔

''میں کیا کروں''...... اینڈرے نے کہا جو ان کے ساتھ ہی کیبن میں آ گیا تھا۔

''تم یہاں میرے ساتھ رکو''...... عمران نے کہا تو اینڈرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے باہر جاتے ہی عمران نے اپنے کاندھے سے بیگ اتارا جو بدستور اس کی کمر سے لٹکا ہوا تھا۔ بیگ زمین پر رکھ کر عمران نے اس کی زپ کھولی اور اس میں موجود ایک پرانے زمانے کے ریڈیو جیسی مشین نکال لی۔ اس مشین پر کئی بٹن اور نابیں لگی ہوئی تھیں۔ ایک میٹر بھی تھا اور جگہ جگہ مختلف رنگوں کے بلب بھی موجود تھے۔ عمران نے ایک بٹن پریس کیا تو مشین سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آواز نکلنے لگی۔ عمران نے دو تین بٹن پریس کیے تو ریڈیو نما مشین پر لگے

سرخ رنگ کے بلب جل اٹھے۔ عمران نے مشین کی سائیڈ سے ایک ایریل نکالا اور اسے پھیلاتا چلا گیا۔ پھر عمران میٹر پر نظر رکھتا ہوا مشین پر لگی نابیں گھمانا شروع ہو گیا۔ نابوں کے گھومتے ہی میٹر کی سوئی بھی حرکت کرنا شروع ہو گئی۔ اینڈرے غور سے عمران کو اس عجیب وغریب مشین پر کام کرتے دیکھ رہا تھا۔

میٹر کی سوئی مخصوص پوائنٹ پر لاتے ہی عمران نے نابیں گھمانی بند کر دیں اور اس کی جگہ فوراً ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے ریڈیو نما مشین سے تیز زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ آوازیں اس قدر تیز اور عجیب تھیں جیسے بے شمار بدروحیں آپس میں لڑ جھگڑ رہی ہوں۔ اینڈرے نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔

''یہ کیسی آوازیں ہیں''...... اینڈرے نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ ریڈیو نما مشین سے نکلنے والی آوازیں کیبن میں زیادہ گونجنا شروع ہو گئی تھیں۔

''ابھی بند ہو جاتی ہیں یہ آوازیں''...... عمران نے کہا۔ اس کی نظریں مشین پر لگے چار مختلف بلبوں پر لگی ہوئی تھیں جو ابھی تک آف تھے۔ اسی لمحے ڈینجر مین تیز تیز چلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ اس نے عمران کو مشین کے ساتھ دیکھا تو چونک کر وہیں رک گیا اور پھر اس نے بھی زوں زوں کی تیز آوازوں سے بچنے کے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو اور یہ کیسی مشین ہے''...... ڈینجر مین نے چیختے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو۔ میں تمہارے کرائم ٹرائب کو ہر خطرے سے محفوظ بنا رہا ہوں''...... عمران نے جواباً چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے مشین پر سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔ جیسے ہی بلب جلا عمران نے فوراً اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ مشین پر نیلے رنگ کا ایک بلب روشن ہو گیا۔ عمران نے اس بلب کے نیچے لگا ہوا بٹن بھی پریس کر دیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ مشین کا زرد بلب جلنے لگا تو عمران نے اس کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جلدی کرو تنویر۔ جلدی''...... عمران نے بے چینی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے مشین کا آخری بلب جو سفید رنگ کا تھا جل اٹھا تو عمران نے فوراً بلب کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے چوتھا بٹن پریس کیا مشین سے زوں زوں کی آوازیں نکلنا بند ہو گئیں البتہ چاروں رنگوں کے بلب اب تیزی سے جلنا بجھنا شروع ہو گئے تھے۔ ان بلبوں کو جلتا بجھتا دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

مشین سے نکلنے والی آوازیں چونکہ ختم ہو گئی تھیں اس لئے ڈینجر مین اور اینڈرے نے کانوں سے ہاتھ ہٹا لئے تھے۔

''اینڈرے۔ یہ مشین اٹھاؤ اور اسے کسی درخت کی سب سے

اوپر والی شاخ پر لے جا کر ایڈجسٹ کر دو“...... عمران نے مشین اٹھا کر اینڈرے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو اینڈرے نے اثبات میں سر ہلا کر اس سے مشین لی اور تیزی سے کیبن سے نکل گیا۔

”آخر یہ ہے کیا اور تم یہ سب کیا کرتے پھر رہے ہو“۔ ڈینجر مین نے اینڈرے کے باہر جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم یہ سب چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر ہوسٹن نے کچھ بتایا ہے یا نہیں“...... عمران الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے اس پر تشدد کی انتہا کر دی تھی۔ اس کا جسم خنجر کے واروں سے چھلنی کر دیا تھا لیکن وہ کچھ بتانے پر آمادہ ہی نہیں ہو رہا تھا تو میں نے خنجر سے اس کی شہ رگ کاٹ دی۔ مجھے اس کا طنز اور اس کی زبان پسند نہیں آ رہی تھی“...... ڈینجر مین نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

”کیا کہہ رہا تھا وہ“...... عمران نے پوچھا۔

”کہہ رہا تھا کہ لارڈ فورس یہاں پہنچنے ہی والی ہے اور اسے چھڑانے کے لئے وہ یہاں لاشوں کے پشتے لگا دے گی“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”ایسا ہی ہونا تھا اگر میں یہاں حفاظت کا انتظام نہ کرتا تو“۔ عمران نے کہا۔

”حفاظت کا انتظام۔ کیا مطلب“...... ڈینجر مین نے ایک بار پھر چونک کر کہا۔

”جس طرح سے تمہارے اس ٹرائب کو مانیٹر کیا جا رہا تھا اس سے مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ لارڈ فورس واقعی اگر ایکشن میں آ گئی تو تم سب کا بچنا ناممکن ہو جائے گا۔ اب میں نے ایسی سیٹنگ کر دی ہے کہ اگر لارڈ فورس یہاں آئی تو نہ صرف ہمیں ان کی آمد کا بروقت علم ہو جائے گا بلکہ ہم ان کے حملے روک کر ان پر جوابی کارروائی بھی کر سکتے ہیں اور......“ عمران نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے انہیں زائیں زائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

”اب یہ کیسی آوازیں ہیں“...... ڈینجر مین نے چونک کر کہا اور تیزی سے پلٹ کر کیبن سے باہر کی طرف لپکا۔ عمران بھی تیزی سے اس کے پیچھے باہر آیا۔ ابھی ڈینجر مین اور عمران کیبن سے نکلے ہی تھے کہ اچانک ماحول تیز اور انتہائی زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ دھماکوں کے ساتھ ہی ہر طرف آگ جیسی تیز سرخ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر کرائم ٹرائب تیز چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

پرنسز مارگریٹ نے لارڈ کو ڈبل ڈوز کا انجکشن لگا کر اس سے اپنی ضرورت کے مطابق ہر طرح کی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ نشے میں دھت لارڈ اس کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔ جسے پرنسز مارگریٹ کے کہنے پر پاسکل ایک ڈائری میں نوٹ کرتا جا رہا تھا۔ لارڈ نے نشے میں ان کے سامنے کچھ ایسے انکشافات بھی کئے تھے جنہیں سن کر پرنسز مارگریٹ اور پاسکل بھی حیران رہ گئے تھے۔ لارڈ گریٹ لینڈ کی ایک فعال اور سب سے بڑی ایجنسی کا چیف تھا اور چیف ہونے کے باوجود وہ گریٹ لینڈ کی حکومت کے خلاف ایک حیرت انگیز اور انوکھا جال پھیلا رہا تھا جس پر عمل کرنے کے بعد وہ نہ صرف حکومت کا تختہ الٹ سکتا تھا بلکہ برسرِ اقتدار بھی آ سکتا تھا۔ جس کے لئے لارڈ نے انڈر ورلڈ کے نامی بدمعاشوں کو بھی اپنے کنٹرول میں کر رکھا تھا۔

لارڈ نے پرنسز مارگریٹ کو بتایا تھا کہ وہ انڈر ورلڈ کے طاقتور

مجرموں کو اپنے عتاب کا شکار بنا کر انہیں ایک مخصوص پوائنٹ پر جمع کر رہا تھا تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ ان سے کام لے سکے اور پارلیمنٹ اور سینٹ کے ممبران پر قاتلانہ حملے کرا کر انہیں ہلاک کرا دیتا اور پھر ان کی جگہ وہ اپنے نمائندوں کے ذریعے اقتدار سنبھال لیتا۔ لارڈ کا منصوبہ بے حد بھیانک تھا۔

تمام صورتحال سے آگاہ ہونے کے بعد پاسکل کے مشورے پر پرنسز مارگریٹ نے لارڈ کو وہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا اور اس کی لاش رسیوں سے کھول کر اس تابوت میں ڈال کر تابوت بند کر دیا تھا جس میں پاسکل چھپ کر آیا تھا۔ پاسکل نے کرسی اور فرش سے لارڈ کے خون کے دھبے ایک کپڑے سے صاف کئے اور پھر اس نے خون آلود کپڑا اور وہ رسی بھی لارڈ کی لاش کے ساتھ تابوت میں ڈال دی اور تابوت لاکڈ کر کے اس پر پھر سے گفٹ پیپر چڑھا دیا۔ کچھ دیر تک پاسکل اور پرنسز مارگریٹ، لارڈ کی بتائی ہوئی معلومات پر تبادلہ خیال کرتے رہے پھر پرنسز مارگریٹ نے پاسکل کو لارڈ کی جگہ سنبھالنے کی ہدایات دیتے ہوئے کمرے سے ربڑ کی چادریں ہٹا دیں اور لاکڈ کھڑکیاں اور دروازے کھول دیئے۔ پاسکل نے لارڈ کے انداز میں تالی بجائی تو فوراً باہر کھڑا ایک دربان اندر آ گیا۔ اس نے اندر آتے ہی دونوں کو سیلوٹ کیا۔

''ایم ون کو بلاؤ''...... پاسکل نے لارڈ کے انداز میں کہا تو دربان نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر اسے سلام کر کے

کمرے سے نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد ایم ون اندر آیا تو اس نے
بھی لارڈ کو سلام کیا۔

"لیڈی مارگل اب واپس جائیں گی۔ ان کی واپسی کا انتظام کرو
اور یہ تحفہ ان کے ساتھ واپس جائے گا"...... پاسکل نے کہا۔

"یس لارڈ"...... ایم ون نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔ چند
لمحوں کے بعد وہ ایم ٹو، ایم تھری اور ایم فور کے ساتھ اندر آیا اور
ان چاروں نے گفٹ پیکنگ میں لپٹا ہوا تابوت اٹھا لیا۔ انہیں
تابوت اٹھاتے دیکھ کر پرنسز مارگریٹ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ پاسکل
نے لارڈ کے انداز میں پرنسز مارگریٹ کو لیڈی مارگل کے طور پر
وہاں سے رخصت کیا اور پرنسز مارگریٹ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ فور
ماسٹر تابوت اٹھائے اس کے پیچھے آ گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ پرنسز
مارگریٹ کے ساتھ آئے اس کے ساتھی جو لیڈی مارگل کا سیکرٹری بنا
ہوا تھا کی مدد سے تابوت دوبارہ جیپ کے پچھلے حصے میں رکھوا رہے
تھے۔ تابوت جیپ میں رکھواتے ہی پرنسز مارگریٹ جیپ میں بیٹھی
اور سیکرٹری نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور جیپ وہاں
سے نکالتا لے گیا۔ لارڈ فورٹ سے نکلتے ہی جیپ مین روڈ پر آئی
اور پھر اس کی رفتار بڑھتی چلی گئی۔

"کہاں چلنا ہے مادام"...... سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے فی الحال پاسکل کے دیئے ہوئے ٹھکانے پر چھوڑ دو۔
ابھی لارڈ کی طرف سے میرے باس بننے کے احکامات جاری نہیں

ہوئے ہیں۔ جیسے ہی وہ میرے لئے باس کے احکامات جاری کرے
گا تو میں اسی وقت سالمنڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاؤں گی اور اس
کا آفس سنبھال لوں گی"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو سیکرٹری
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس کو لارڈ کی جگہ لینے میں کوئی دشواری تو نہیں ہوئی"۔
نوجوان نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"کیسی دشواری"...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

"ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔ آپ نے بتایا تھا کہ لارڈ فورٹ میں
سیکورٹی کا انتہائی فول پروف انتظام ہے۔ مجھے اس بات کا ڈر تھا
کہ تابوت میں چھپے ہوئے باس کو چیک نہ کر لیا جائے یا پھر ہم نے
جو میک اپ کر رکھے ہیں وہ کہیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ میں نے
فورٹ میں الٹرا ساؤنڈ ریز کو ایک آلے سے چیک کیا تھا"......
نوجوان نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو سالٹن، مجھے معلوم تھا کہ مجھے کیا کرنا
ہے اس لئے میں ہر طرح کی تیاری کر کے ہی یہاں آئی تھی"۔
پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ سوری مادام"...... نوجوان نے کہا جس کا نام
سالٹن تھا۔

"مجھے رہائش گاہ پہنچا کر اس تابوت کو لے جا کر جلا کر راکھ کر
دینا۔ اس میں لارڈ کی لاش ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں تابوت جلا کر اس کی راکھ بھی غائب کر دوں گا"...... سالٹن نے جواب دیا تو پرنسز مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرنسز مارگریٹ نے چونک کر اپنے ہینڈ بیگ سے سیل فون نکال لیا۔ یہ سیل فون سالمنڈ کا تھا جسے پرنسز مارگریٹ نے ہوٹل میں ہلاک کیا تھا اور وہاں سے نکلتے ہوئے اس نے سالمنڈ کا سیل فون اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ سیل فون پر ون ون شو ہو رہا تھا۔

"کس کی کال ہو سکتی ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے ڈسپلے پر ون ون دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام"...... سالٹن نے کہا۔

"میں نے تم سے نہیں کہا ہے نانسنس۔ اب خاموش رہنا"۔ پرنسز مارگریٹ نے کہا تو سالٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور خاموش ہو گیا۔ پرنسز مارگریٹ نے سیل فون کا کال رسیور کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس۔ پرنسز سپیکنگ"...... پرنسز مارگریٹ نے ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

"پرنسز۔ کیا مطلب۔ میں نے تو باس سالمنڈ کو فون کیا تھا۔ پھر آپ سے رابطہ کیسے ہو گیا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سالمنڈ ہلاک ہو چکا ہے نانسنس۔ لارڈ نے سالمنڈ کی جگہ

مجھے گریٹ ایجنسی کا باس مقرر کر دیا ہے۔ ابھی کچھ ہی دیر میں گریٹ لینڈ کے تمام افراد کو لارڈ کی طرف سے نوٹیفکیشن جاری ہو جائے گا جس کے تحت آج سے میں گریٹ ایجنسی کی باس بن جاؤں گی اسی لئے لارڈ نے سالمنڈ کا سیل فون بھی مجھے دے دیا ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوہ۔ یہ کب ہوا اور کیسے ہوا"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے مین کہا گیا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ تم مجھ سے ایسے لہجے میں بات کیسے کر سکتے ہو۔ کون ہو تم فوراً اپنا تعارف کراؤ مجھے"...... پرنسز مارگریٹ نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری پرنسز۔ میں لارڈ فورس کا انچارج کیمرون بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے پرنسز مارگریٹ کی غصیلی آواز سن کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہونہہ۔ آج سے تم بھی میرے احکامات کے پابند ہو گے کیمرون۔ بولو کیوں فون کیا ہے مجھے"...... پرنسز مارگریٹ نے اسی انداز میں کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ڈاکٹر ہوسٹن کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں پرنسز"...... کیمرون نے جواب دیتے ہوئے کہا تو پرنسز مارگریٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ ڈاکٹر ہوسٹن کیا مطلب"...... پرنسز

مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ شاید نہیں جانتی پرنسز۔ ڈاکٹر ہوسٹن جس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اور وہ ایک شارپ شوٹر ہے سالمنڈ کے لئے کام کرتا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر ہوسٹن کے اندرونی اور بیرونی انڈر ورلڈ میں کافی روابط ہیں اس لئے سالمنڈ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی گریٹ لینڈ آمد کا پتہ کرنے کے لئے ڈاکٹر ہوسٹن کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ ڈاکٹر ہوسٹن بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس، خاص طور پر علی عمران کے بارے میں جانتا تھا اس نے اپنے طور پر جب معلومات حاصل کیں تو اسے ایک ٹپ ملی جس کے تحت عمران اور اس کے ساتھی گریٹ لینڈ کی ایک اہم شخصیت جس کا نام کرسٹوفر ہے کے تعاون سے گریٹ لینڈ پہنچ سکتے تھے۔ ڈاکٹر ہوسٹن نے اپنی تمام تر توجہ کرسٹوفر کی طرف مبذول کر لی۔ کرسٹوفر کا رائٹ ہینڈ اینڈرے ہے اور کرسٹوفر کا زیادہ تر کام اینڈرے ہی کرتا ہے۔ ڈاکٹر ہوسٹن ذاتی طور پر اینڈرے کے ہی پیچھے لگا ہوا تھا اور آج جب ڈاکٹر ہوسٹن نے اینڈرے کو ایک اسٹیشن ویگن میں ایئر پورٹ جاتے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے ایئر پورٹ پہنچ گیا۔ فارس سے آنے والی انٹرنیشنل فلائٹ سے پانچ افراد آئے تھے جنہیں اینڈرے نے رسیو کیا تھا۔ ان میں ایک لڑکی بھی شامل تھی۔ ان افراد کو دیکھ کر ڈاکٹر ہوسٹن کو شک ہوا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہو سکتے ہیں اس لئے اس نے خاموشی سے اینڈرے کی وین کا تعاقب کرنا شروع کر دیا لیکن

تھوڑی ہی دیر بعد اینڈرے یا پھر وین میں موجود پاکیشیائی ایجنٹوں کو اپنے تعاقت کا علم ہو گیا تو انہوں نے وین کا رخ شہر کے بالائی علاقے کی طرف موڑ لیا اور وہ منی وائلڈ کی طرف چلے گئے جس پر ڈاکٹر ہوسٹن کو یقین ہو گیا کہ وین میں پاکیشیائی ایجنٹ ہی موجود ہیں جو اس سے بچنے کے لئے بھاگنا چاہتے ہیں اور سالمنڈ نے ڈاکٹر ہوسٹن کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر اسے کسی پر بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہونے کا شک ہو تو وہ اسے فوراً ہلاک کر سکتا ہے۔ اس لئے جیسے ہی وین منی وائلڈ کی طرف گئی ڈاکٹر ہوسٹن نے اسے منی میزائل سے اُڑانے کی کوشش کی“...... دوسری طرف سے کیمرون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پرنسز مارگریٹ کو مزید تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”لیکن پرنسز، عمران اور ڈاکٹر ہوسٹن کے درمیان زبردست فائٹ ہوئی تھی جس کے نتیجے میں ڈاکٹر ہوسٹن، عمران سے مار کھا گیا تھا۔ ڈاکٹر ہوسٹن کے ساتھ تین افراد تھے وہ تینوں مارے گئے تھے جبکہ عمران نے ڈاکٹر ہوسٹن کو زندہ پکڑ لیا تھا۔ اس کے بعد منی وائلڈ میں موجود کرمنلز جو لارڈ کے خوف سے وہاں چھپے ہوئے تھے دھاکوں اور فائرنگ کی آواز سن کر وہاں پہنچ گئے تھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیر لیا تھا لیکن کرمنلز کا باس جس کا نام اگلس ہے اور وہ کرائم کی دنیا کا ڈینجر مین سمجھا جاتا ہے عمران کا پرانا جاننے والا نکل آیا اور وہ عمران کو لے کر منی وائلڈ میں چلا گیا

اب وہ اور اس کے ساتھی ڈینجر مین کے ساتھ منی وائلڈ میں موجود ہیں''...... دوسری طرف سے کیمرون نے باقی کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اور ڈاکٹر ہوسٹن۔ اس کا کیا ہوا''...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

''وہ بدستور ان کے قبضے میں ہے اور عمران اور ڈینجر مین اس کی زبان کھلوا کر اس سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس کا اور گریٹ ایجنسی کا کیا تعلق ہے''...... کیمرون نے کہا۔

''تم اس وقت کہاں ہو اور تمہیں ان سب باتوں کا علم کیسے ہوا ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

''لارڈ کے حکم سے میری فورس نے ان کرمنلز پر نظر رکھنے کے لئے منی وائلڈ کے ہر حصے میں انتظامات کر رکھے ہیں پرنسز اور ہم نے جگہ جگہ خفیہ کیمرے بھی لگا رکھے ہیں جن کی مدد سے ہم انہیں آسانی سے مانیٹر کر سکتے ہیں''...... کیمرون نے جواب دیا۔

''تم اس وقت کہاں ہو''...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

''میں منی وائلڈ کے اپر زون میں ہوں پرنسز''...... کیمرون نے جواب دیا۔

''تمہارے ساتھ کتنے افراد ہیں میرا مطلب ہے مسلح آدمی''۔ پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

''بیس افراد ہیں پرنسز''...... کیمرون نے جواب دیا۔

''کیا تم اور تمہارے آدمی ان کرمنلز کا خاتمہ کر سکتے ہو''۔ پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

''یس پرنسز۔ ہم یہاں اسی لئے موجود ہیں تاکہ اگر کرمنلز بغاوت کرنے یا یہاں سے بھاگنے کی کوشش کریں تو ہم اپنی پوری طاقت سے انہیں کچل سکیں''...... کیمرون نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ تو پھر تم اپنے گروپ کو لے کر آگے بڑھو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ان تمام کرمنلز کو بھی ختم کر دو۔ جس مقصد کے لئے لارڈ انہیں جمع کر رہا تھا وہ ختم ہو گیا ہے اس لئے اب ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''لیکن پرنسز۔ یہ گروپ تو یہاں لارڈ نے ہی اکٹھا کر رکھا ہے اور لارڈ کا ہی حکم ہے کہ انہیں اس وقت تک زندہ رکھا جائے جب تک وہ جنگل میں موجود ہیں''...... کیمرون نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے تم سے کہا ہے نا کہ لارڈ کو اب ان کی ضرورت نہیں ہے۔ میں لارڈ کی ایماء پر ہی تمہیں ان سب کو کچلنے کا حکم دے رہی ہوں۔ اگر تم چاہو تو اس سلسلے میں لارڈ سے خود بات کر سکتے ہو''...... پرنسز مارگریٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس پرنسز۔ میں ابھی لارڈ سے بات کر لیتا ہوں اور چونکہ میں لارڈ فورس کا انچارج ہوں اس لئے معذرت کے ساتھ میں اس وقت تک آپ کے احکامات پر عمل نہیں کر سکتا جب تک لارڈ خود

احکامات نہ دیں“...... کیمرون نے کہا۔

”ہونہہ۔ نانسنس تو پھر تم نے مجھے کال ہی کیوں کی تھی۔ یہ سب بتانے کے لئے تم لارڈ سے ہی رابطہ کر لیتے“...... پرنسز مارگریٹ نے اسی انداز میں کہا۔

”یہ بھی لارڈ کا ہی حکم تھا کہ منی وائلڈ میں ہونے والی ایکٹوٹیز کی تمام رپورٹس سالمنڈ کو دی جائیں۔ اب جبکہ سالمنڈ کی جگہ آپ نے لے لی ہے اس لئے میں نے آپ کو ہر بات بتا دی ہے“۔ کیمرون نے واضح انداز میں کہا۔

”ہونہہ۔ٹھیک ہے۔ کرو بات تم لارڈ سے۔ پھر وہ جیسا کہے اسی پر عمل کرنا“...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے دوسری طرف سے جواب سنے بغیر رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے رابطہ ختم کرتے ہی تیزی سے پاسکل کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس لارڈ ٹیموتھی فرام لارڈ فورٹ“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے لارڈ کی غراہٹ آمیز آواز سنائی دی۔

”پرنسز بول رہی ہوں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”اوہ۔ مادام آپ۔ حکم“...... پاسکل نے اس کی آواز پہچان کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میری بات دھیان سے سنو“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور پھر اس نے کیمرون کی کال کے بارے میں اسے ساری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”یس مادام اور مجھے کیا کرنا ہے“...... پاسکل نے پوچھا۔

”تم اسے کہہ دینا کہ آج کے بعد لارڈ فورس کا تمام کنٹرول پرنسز مارگریٹ کے پاس ہے۔ آج سے وہ لارڈ کے بعد صرف پرنسز کے احکامات پر عمل کرے گا اور اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ پرنسز نے اسے جو حکم دیا ہے اس پر فوراً عمل کرے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”یس مادام۔ میں کہہ دیتا ہوں اس سے“...... پاسکل نے کہا۔

”اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ مجھے لارڈ فورس کی تمام تفصیلات بھی دے دے کہ لارڈ فورس میں کتنے افراد ہیں اور ان کے عہدے کیا ہیں اس کے علاوہ لارڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے مجھے ان سب کی رپورٹس چاہئیں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”یس مادام“...... پاسکل نے کہا۔

”اب فون بند کرو ہو سکتا ہے کہ کیمرون تمہیں کال کر رہا ہو۔ اسے ذرا بھی شک نہیں ہونا چاہئے کہ تم لارڈ نہیں کوئی اور ہو۔ سمجھے تم“...... پرنسز مارگریٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ کیمرون تو کیا مجھ سے پرائم منسٹر بھی بات کرے گا تو اسے بھی پتہ نہیں چل سکے گا کہ لارڈ کی جگہ کسی اور نے سنبھال لی ہے“...... پاسکل نے جواب دیا۔

”گڈ شو“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

"ہونہہ۔ لارڈ نے بھی نجانے کہاں کہاں اپنے پیر پھیلا رکھے ہیں"...... پرنسز مارگریٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرنسز مارگریٹ چونک پڑی۔ اس نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ یہ گریٹ ایجنسی کے سیکنڈ ٹاپ ایجنٹ ہارفنگ کا نمبر تھا جو اسی کے ساتھ کام کرتا تھا۔

"یس ہارفنگ۔ پرنسز مارگریٹ سپیکنگ"...... پرنسز مارگریٹ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ میں کیا سن رہا ہوں پرنسز۔ مجھے لارڈ فورٹ سے ابھی ابھی ایک نوٹیفکیشن موصول ہوا ہے کہ باس سالمنڈ ہلاک ہو چکا ہے اور لارڈ نے تمہیں گریٹ ایجنسی کا باس بنا دیا ہے"...... ہارفنگ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تو اس میں حیرانی کی کیا بات ہے۔ میں تم سے اور گریٹ ایجنسی کے دوسرے تمام ایجنٹس سے سینئر ہوں۔ سالمنڈ اگر ہلاک ہوگیا ہے تو اس کی جگہ گریٹ ایجنسی کے رولز کے مطابق مجھے ہی اس کی سیٹ سنبھالنی تھی"...... پرنسز مارگریٹ نے غرا کر کہا۔

"ہاں لیکن سالمنڈ کیسے ہلاک ہوا۔ کیا ہوا تھا اسے۔ کیا مجھے اس کے بارے میں کچھ بتاؤ گی"...... ہارفنگ نے اسی انداز میں کہا۔

"میں اب تمہاری کولیگ نہیں ہارفنگ، گریٹ ایجنسی کی چیف ہوں۔ تم مجھ سے اب اس لہجے میں بات نہیں کر سکتے۔ سمجھے

تم"...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس پرنسز۔ سمجھ گیا"...... دوسری طرف سے ہارفنگ نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اور کوئی بات کرنی ہے تم نے"...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

"نو پرنسز"...... ہارفنگ نے اسی انداز میں کہا۔

"بائے"...... پرنسز مارگریٹ نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی کان سے سیل فون ہٹا کر رابطہ ڈسکنکٹ کر دیا۔ ابھی اس نے رابطہ ختم کیا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ پرنسز مارگریٹ نے نمبر دیکھا تو ڈسپلے پر کیمرون کا مخصوص نمبر فلیش ہو رہا تھا جو منی وائلڈ میں موجود تھا۔

"یس کیمرون۔ اب کیوں کیا ہے فون"...... پرنسز مارگریٹ نے بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"پرنسز۔ ہم نے منی وائلڈ میں موجود کرمنلز کے خلاف آپریشن کرنے کے لئے پیش قدمی کرنی شروع کر دی ہے۔ ان کے پاس بھی اسلحے کی کمی نہیں ہے۔ ہمارے حملے کے جواب میں وہ ہم پر جوابی حملہ بھی کر سکتے ہیں۔ میں نے آپ سے یہ پرمشن لینے کے لئے فون کیا ہے کہ کیا ہم ان کے سارے قبیلے کو ایک ساتھ تباہ کرنے کے لئے وہاں میزائل فائر کر دیں۔ ہمارے پاس ڈی ایکس میزائل موجود ہیں جو ایک بڑے علاقے کو مکمل طور پر تباہ کر سکتے

ہیں''...... کیمرون نے کہا۔

''میں نے تم کو ان کے خاتمے کا حکم دیا تھا۔ اب اگر تم نے لارڈ سے تصدیق کر لی ہے تو پھر تمہیں فوری طور پر میرے احکامات پر عمل کرنا چاہئے تھا۔ تم ان پر فورس لے کر حملہ کرو یا ان پر میزائلوں کی بارش کرو۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں بس کرمنلز کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ چاہتی ہوں''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''یس پرنسز۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا۔ میں ان پر پوری قوت سے ٹوٹ پڑوں گا اور ان کی لاشوں کے ٹکڑے اُڑا دوں گا''...... کیمرون نے کہا۔

''ان پر حملے کے بعد جا کر خود وہاں چیکنگ کرنا اور اگر وہاں کوئی زخمی بھی پڑا دکھائی دے تو اسے بھی گولی مار دینا۔ جب تک وہاں موجود ایک ایک فرد کی ہلاکت کی تصدیق نہ ہو جائے مجھے کال نہ کرنا''...... پرنسز مارگریٹ نے سفاکی سے کہا۔

''یس پرنسز۔ میں ان پر ڈی ایکس میزائل فائر کراتا ہوں''۔ کیمرون نے کہا اور پرنسز مارگریٹ نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد دوبارہ کیمرون کی کال موصول ہوئی تو پرنسز مارگریٹ نے فوراً اس کا نمبر اٹنڈ کر لیا۔

''یس کیمرون۔ کیا رپورٹ ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے انتہائی بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

''کام ہو گیا ہے پرنسز۔ میں نے منی وائلڈ کے سنٹر میں موجود کرمنلز ٹرائب پر ڈی ایکس میزائل فائر کرا دیئے تھے جن سے وہاں زبردست تباہی پھیل گئی تھی۔ ان میزائلوں سے وہاں موجود کوئی ایک شخص بھی زندہ نہیں بچ سکا ہو گا''...... کیمرون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نانسنس۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ جب تک تم وہاں جا کر ایک ایک فرد کے ہلاک ہونے کی تصدیق نہ کر لو اس وقت تک مجھے کال نہ کرنا اور تم نے میزائل فائر کر کے مجھے اس کے بارے میں بتانا شروع کر دیا ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے غرا کر کہا۔

''سوری پرنسز۔ ڈی ایکس میزائلوں کی وجہ سے جنگل میں ہر طرف آگ بھڑک اٹھی ہے۔ ہر طرف شعلے اور دھواں پھیلا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم چاہتے ہوئے بھی فوری وہاں نہیں جا سکتے۔ جنگل زیادہ بڑا تو نہیں ہے لیکن گھنا ضرور ہے اور اس گھنے جنگل میں آگ کے جلد بجھنے کا کوئی امکان نہیں اس لئے آپ کو فکر نہیں کرنی چاہئے کہ ان میں سے کوئی زندہ بچ سکا ہو گا۔ اگر کوئی میزائل سے ہٹ ہونے سے بچ بھی گیا ہو تو وہ جنگل میں لگی ہوئی خوفناک آگ سے نہیں بچ سکے گا''...... کیمرون نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اس کے باوجود ابھی تم وہیں رہو گے۔ تم جنگل کا محاصرہ جاری رکھنا اور اگر کوئی آگ سے بچ کر نکلتا دکھائی دے تو اسے ہلاک کر دینا''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''یس پرنسز''...... کیمرون نے کہا اور پرنسز مارگریٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون آف کر دیا جیسے وہ مسلسل فون سن سن کر تھک گئی ہو۔ کیمرون کی بات سن کر اس کے چہرے پر گہرا اطمینان آ گیا تھا کہ اس نے جنگل میں ڈی ایکس میزائل فائر کرائے تھے جو انتہائی تباہ کن میزائل تھے اور جن سے جنگل میں آگ لگ گئی تھی۔ جنگل میں موجود کرمنلز کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی میزائلوں کے حملوں اور آگ سے بچنا ناممکن تھا اور پرنسز مارگریٹ کو یقین تھا کہ اب تک جنگل میں کرمنلز کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی جل کر راکھ ہو چکی ہوں گی۔

آگ کی سرخ چادر جیسے سارے آسمان پر پھیل گئی تھی جس کی تیز روشنی نے عمران کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر دی تھیں اور اس نے ہر طرف سے تیز چیخوں کی آوازیں سنی تھیں۔

چند ہی لمحوں میں عمران کی آنکھیں دیکھنے کے قابل ہو گئیں اور یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں کہ ٹرائب کے گرد درختوں پر ہر طرف تیز اور خوفناک آگ بھڑک رہی تھی۔ آگ چاروں طرف موجود تھی۔ آسمان سے سرخ رنگ کے میزائل اُڑتے ہوئے آ رہے تھے جو جنگل کے بیرونی حصوں میں گر رہے تھے جہاں ٹرائب کا ایک آدمی بھی موجود نہیں تھا۔ ٹرائب میں نہ تو کوئی میزائل گر رہا تھا اور نہ ہی ٹرائب کے مخصوص دائرے میں موجود کسی درخت یا پھر زمین پر موجود جھاڑیوں میں آگ لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے میزائل جان بوجھ کر ٹرائب کے اردگرد برسائے جا رہے ہوں اور وہاں خوفناک آگ بھڑکنا شروع ہو گئی ہو۔ میزائل ٹرائب سے دور

پھٹ رہے تھے اور آگ بھی ان سے کافی دور تھی لیکن اس کے باوجود وہاں موجود تمام افراد بے حد ڈر گئے تھے اور خوف سے چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

”اوہ گاڈ۔ یہ تو ہم پر میزائل فائر کئے جا رہے ہیں کون کر رہا ہے ایسا۔ کون ہمارے ٹرائب کو ختم کرنا چاہتا ہے“...... ڈینجر مین نے چیختے ہوئے کہا۔

”لارڈ۔ اس نے شاید تمہارے سارے ٹرائب کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اس نے فورس کو آگے بڑھانے کی بجائے ہر طرف میزائل فائر کرانے شروع کرا دیئے ہیں تاکہ ہمارے ساتھ تم سب بھی ہلاک ہو جاؤ“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ اسی لمحے ٹرائب کے چاروں اطراف سے اس کے ساتھی بھاگتے ہوئے وہاں آ گئے۔ ان کی آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔ یہ میزائل اور آگ“۔ صفدر نے عمران کے نزدیک آ کر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”کسی کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا کوئی میزائل اس ٹرائب میں نہیں گرے گا اور نہ ہی جنگل میں لگی ہوئی آگ اس طرف آئے گی“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ان سب کے ساتھ ڈینجر مین اور وہاں موجود افراد چونک کر حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔

”لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر ان میں سے ایک میزائل بھی

یہاں گر گیا تو ہمارا سارا ٹرائب ایک لمحے میں ختم ہو جائے گا“۔ ڈینجر مین کے ایک ساتھی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے کہا ہے نا کہ یہاں کوئی میزائل نہیں گرے گا۔ شکر کرو کہ مجھے فوراً خیال آ گیا تھا اور میں نے اس قبیلے کی حفاظت کا بندوبست کر لیا تھا۔ اگر ایک منٹ کی بھی اور دیر ہو جاتی تو پھر واقعی یہاں کچھ بھی باقی نہیں بچنا تھا“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ تم نے حفاظت کا بندوبست کیا تھا۔ اوہ کہیں تم اس مشین کی بات تو نہیں کر رہے جسے تم ایڈجسٹ کر رہے تھے“۔ ڈینجر مین نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ ہنڈرڈ ایس ون مشین ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہاں چار مشینیں اور بھی آن کرائی ہیں جو میرے ساتھیوں نے قبیلے کے چاروں اطراف رکھ دی ہیں۔ ان پانچوں مشینوں نے بروقت کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ جن سے اس قبیلے پر ایک آئرن باکس سا بن گیا ہے۔ یہ آئرن باکس ایک مخصوص ریز کی وجہ سے بنتا ہے جو مخصوص مشینوں سے ہی تیار کیا جاتا ہے۔ ریز سے بنا ہوا کرٹن دکھائی تو نہیں دیتا ہے لیکن اس کی طاقت کا اندازہ تم اس بات سے لگا سکتے ہو کہ جب تک ہم ریز سے بنے ہوئے اس بند ڈبے میں رہیں گے نہ تو یہاں کوئی میزائل آ کر گر سکتا ہے اور نہ ہی آگ ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”بند ڈبہ۔ تو کیا ہم تمہاری ریز سے بنائے ہوئے کسی ایسے

ڈبے میں بند ہیں جسے دیکھا نہیں جا سکتا ہے“...... ڈینجر مین نے حیرت سے کہا۔

”ہاں۔ آسان لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں نے بلٹ پروف شیشے کا ایک بڑا سا باکس بنا کر رکھ دیا ہے اور ہم اسی بلٹ پروف شیشے کے بنے ہوئے باکس کے نیچے موجود ہیں“...... عمران نے جواب دیا تو ڈینجر مین اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ شاید انہوں نے ایسے کسی آئرن باکس کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔

”اوہ۔ تو تم ایسی مشینیں ساتھ لائے تھے جن سے تم ان خطرناک حملوں سے بچ سکو“...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں اور جب میں نے کیبن میں لگا ہوا کیمرہ دیکھا تو مجھے ڈاکٹر ہوسٹن کی بات پر یقین ہو گیا کہ جنگل کے باہر لارڈ کی فورس موجود ہے تو مجھے فکر ہوئی کہ فورس نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے یہاں کارروائی کی تو وہ اس طرف میزائل بھی فائر کر سکتے ہیں اس لئے میں نے فوری طور پر قبیلے کو آئرن باکس میں کیمو فلاج کرنے کا فیصلہ کر لیا تا کہ اگر ہم پر گن شپ ہیلی کاپٹروں سے بھی حملہ کرنے کی کوشش کی جائے تو ہم اس سے اپنا دفاع کر سکیں لیکن یہاں گن شپ ہیلی کاپٹر تو نہیں آئے البتہ فورس نے یہاں میزائلوں کی بارش کرنی شروع کر دی تھی۔ اگر میں نے تم سب کے

سروں پر آئرن باکس نہ رکھا ہوتا تو ہمارے ٹکڑے ہو چکے ہوتے اور وہ بھی اس خوفناک آگ میں جل کر راکھ بن گئے ہوتے“۔ عمران نے کہا تو ڈینجر مین اس کی طرف قابل تحسین نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم نے ہمیں یقینی اور خوفناک موت سے بچایا ہے“...... ڈینجر مین نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بچانے والی ذات تو اوپر بیٹھی ہے۔ میں تو محض ایک ذریعہ ہوں“...... عمران نے کہا۔

”جو بھی ہے۔ آج میری اور میرے ساتھیوں کی جانیں تمہاری وجہ سے بچی ہیں پرنس۔ میں پہلے ہی تمہارا مقروض تھا آج سے میں اور زیادہ تمہارا قرض دار بن گیا ہوں اور میرے یہ سب ساتھی بھی تمہارے احسان کے بوجھ تلے دب گئے ہیں۔ ہماری یہ نئی زندگی تمہاری مرہون منت ہے۔ اس لئے اب اگر ہمیں کسی مرحلے پر تمہارے لئے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے گی تو ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے“...... ڈینجر مین نے جذباتی لہجے میں کہا۔

”اچھا یہ بتاؤ کیا تم نے یہاں سے نکلنے کے لئے کوئی ایمر جنسی وے بنا رکھا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ظاہر ہے۔ جب ہمیں اس بات کا پتہ ہے کہ ہمیں لارڈ فورس نے گھیر رکھا ہے اور ہمارے لئے باہر جانا بھی ضروری ہوتا تھا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم نے یہاں اتنا عرصہ گزارا ہو اور یہاں سے

نکلنے کے لئے کوئی ایمرجنسی وے نہ بنایا ہو''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''گڈ شو۔ اور وہ وے یقینی طور پر زیر زمین ہو گا''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں بالکل''...... ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''لیکن عمران صاحب یہاں ہر طرف کیمرے لگے ہوئے ہیں تو کیا لارڈ فورس کو اس بات کا پتہ نہیں ہو گا کہ ان لوگوں نے جنگل سے نکلنے کے لئے کوئی زیر زمین راستہ بنایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا تم اور تمہارے ساتھی زیر زمین راستے سے باہر جاتے ہیں''...... عمران نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے ڈینجر مین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں''...... ڈینجر مین نے جواب دیا۔

''آخری مرتبہ تم یا تمہارے قبیلے کا کوئی فرد کب اس راستے سے باہر گیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''دو روز پہلے میرے چار ساتھی گئے تھے اس راستے سے''۔ ڈینجر مین نے کہا۔

''کیا وہ واپس آئے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہی تو سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ یہاں سے تو ہم خفیہ طور پر نکل جاتے ہیں لیکن شہر جاتے ہی ہم نظروں میں آ جاتے ہیں اور پھر یہی ہوتا ہے کہ یا تو ہمارے ساتھی آن دی سپاٹ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں یا پھر سیکورٹی فورسز انہیں گرفتار کر لیتی ہیں اور

گرفتار ہونے والے افراد کی تعداد بے حد کم ہے''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''تو پھر ضرور تم میں کوئی کالی بھیڑ بھی موجود ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کالی بھیڑ۔ تمہارا مطلب ہے انفارمر''...... ڈینجر مین نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تم میں لارڈ کا کوئی آدمی بھی شامل ہے جو لارڈ فورس کو تمہارے بارے میں انفارمیشن دیتا رہتا ہے یا پھر دوسری صورت میں تمہارے بنائے ہوئے زیر زمین راستے کا بھی لارڈ فورس کو علم ہے۔ جیسے ہی تم میں سے کوئی اس راستے سے نکل کر باہر جاتا ہے۔ اس کا تعاقب کیا جاتا ہے اور پھر اسے گرفتار کر لیا جاتا ہے یا پھر ہلاک کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کی گرفتاری اور ہلاکت کا سن کر تمہارے ہاتھ پیر اور زیادہ پھول جائیں اور تم میں سے کوئی بھی اس جنگل سے نکلنے کی کوشش نہ کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''ہم میں کوئی انفارمر تو نہیں ہے کیونکہ ہر آدمی میری جان پہچان کا ہے البتہ تمہاری دوسری بات درست ہو سکتی ہے کیونکہ زیر زمین راستے سے جانے والا آج تک کوئی واپس نہیں آیا ہے''۔ ڈینجر مین نے کہا۔

''کیا وہ راستہ قبیلے کے اندر ہی کہیں موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ جس کیبن میں ڈاکٹر ہوسٹن کی لاش پڑی ہے۔ زیر زمین راستہ بھی ہم نے وہیں سے نکالا تھا''...... ڈینجر مین نے جواب دیا۔

''تب تو بات ہی ختم ہو جاتی ہے کہ لارڈ فورس کو اس زیر زمین راستے کا علم نہیں ہے کیونکہ اسی کیبن میں تو مجھے پہلا خفیہ کیمرہ دکھائی دیا تھا''......عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب ہم یہاں سے نہیں نکل سکیں گے۔ یہاں تو ہر طرف آگ ہی آگ ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کس نے کہا ہے کہ ہم یہاں سے نہیں نکل سکتے''......عمران نے چاروں طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے۔ یہاں تو چاروں طرف آگ ہی آگ ہے اور وہ بھی اس قدر بھیانک کہ اگر ہم آگ میں داخل ہوئے تو ہمیں راکھ ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران پٹری سے اتر رہا ہے۔

''خاک ہو جائیں گے ہم تم کو اثر ہونے تک''......عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر اداس لہجے میں کہا۔

''خاک پاکیشیا میں جا کر ہوتے رہنا۔ ابھی ڈھنگ کی بات کرو''...... جولیا نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو عمران کو ایک جھٹکا سا لگا جیسے وہ ہوش میں آ گیا ہو تو جولیا اور ساتھی مسکرانے لگے۔ وہ سب سمجھ گئے تھے کہ جولیا کا آنکھیں دکھانا کام کر گیا ہے۔

''ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ ہم اس زیر زمین راستے سے باہر جائیں گے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''ابھی تم کہہ رہے تھے کہ اس راستے پر لارڈ فورس کی نظر ہے تو کیا وہ ہمیں آسانی سے وہاں سے باہر آنے دیں گے''......صفدر نے کہا۔

''ہارڈ ریز نے جس طرح سے یہاں ہماری حفاظت کے لئے آئرن باکس بنایا ہے اسی طرح اس ریز کی ایک اور خاصیت یہ بھی ہے کہ ریز کی رینج میں آنے والے تمام کیمرے خاص طور پر سیکورٹی کیمرے بلاک ہو جاتے ہیں۔ ہم اگر اس کیبن میں جا کر خفیہ راستہ کھولیں گے تو اس کے بارے میں لارڈ فورس کو کچھ علم نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں خاموشی سے نیچے سرنگ میں سفر کرنا پڑے گا اور پھر جیسے ہی ہم سرنگ سے باہر نکلیں گے ہم لارڈ فورس پر موت بن کر ٹوٹ پڑیں گے اور انہیں جوابی کارروائی کا کوئی موقع نہیں دیں گے۔ ویسے بھی وہ اب اطمینان سے بیٹھ گئے ہوں گے۔ انہوں نے یہاں میزائل فائر کر کے ہر طرف آگ لگا دی ہے۔ ان کے خیال کے مطابق ہمارے ٹکڑے بھی ہو گئے ہوں گے اور ہماری لاشیں بھی جل کر راکھ بن چکی ہوں گی۔ اصل صورتحال کا انہیں تب ہی پتہ چلے گا جب آگ بجھ جائے گی یا وہ یہاں کا فضائی سروے کریں گے''......عمران نے کہا۔

''پھر تو ہمارے پاس موقع اچھا ہے۔ ہم سرنگ کے راستے خاموشی سے نکل کر لارڈ فورس پر حملہ کر دیتے ہیں اس طرح ہم ان سے بدلہ بھی لے لیں گے اور پھر ہمیں یہاں سے نکلنے کا راستہ بھی مل جائے گا''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''اس کے سوا دوسرا کوئی راستہ بھی نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر آؤ۔ میں کھولتا ہوں وہ راستہ''...... ڈینجر مین نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم سب اپنے سامان سمیٹو اور یہاں سے نکلنے کی تیاری کرو۔ اب ہم لارڈ کے خلاف کھل کر کام کریں گے اور اس بار ہم ڈائریکٹ لارڈ فورٹ پر حملہ کریں گے تاکہ لارڈ کو پکڑ کر اس کا قیمہ بنا سکیں۔ ایک بار لارڈ ہمارے قابو میں آ جائے تو ہم اس سے اپنے اگلے پچھلے سارے بدلے لے سکتے ہیں''...... ڈینجر مین نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لارڈ فورٹ۔ کیا تم جانتے ہو کہ لارڈ فورٹ کہاں ہے اور کیا لارڈ اسی فورٹ میں رہتا ہے''...... اس کی بات سن کر عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ کون نہیں جانتا کہ لارڈ فورٹ کہاں ہے۔ لارڈ نے وہ فورٹ اپنی حفاظت کے لئے بنا رکھا ہے اور وہ ہر وقت وہیں چھپا رہتا ہے۔ فورٹ میں اس نے مسلح فورس رکھی ہوئی ہے۔ اس کے

علاوہ بھی وہاں حفاظت کے بے حد انتظامات ہیں جن میں سائنسی انتظامات بھی ہیں اور وہاں چڑیا کا بچہ بھی پر نہیں مار سکتا ہے''۔ ڈینجر مین نے کہا۔

''تم یہ سب کیسے جانتے ہو''...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''جب لارڈ نے انڈر ورلڈ کے خلاف آپریشن کرانا شروع کیا تھا تو اسی وقت انڈر ورلڈ کے بہت سے افراد نے لارڈ اور اس کی ایجنسی کے خلاف کارروائیاں کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ میں نے اپنے ذرائع سے لارڈ فورٹ کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں لیکن مجھے اتنا موقع نہیں مل سکا تھا کہ میں لارڈ فورٹ میں داخل ہو کر لارڈ کے خلاف کچھ کرتا''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''تو تم کیا جانتے ہو لارڈ فورٹ کے بارے میں وہاں حفاظت کے کیا کیا انتظامات ہیں''...... عمران نے پوچھا تو ڈینجر مین اسے لارڈ فورٹ کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتانا شروع ہو گیا۔

''لارڈ فورٹ میں حفاظت کے لئے لارڈ نے خصوصی طور پر فور ماسٹرز رکھے ہوئے ہیں جو انتہائی تیز، ذہین اور طاقتور ہیں۔ فورٹ کی حفاظت کے تمام انتظامات ان کے پاس ہیں اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ چاروں ماسٹرز میں دیوؤں جیسی طاقت ہے جن سے مقابلہ کرنا ناممکن ہے اور وہ اپنے مدِمقابل کی چند لمحوں میں ہڈیوں کا بھی سرمہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان فور

ماسٹرز کی اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں جن کے بارے میں یا تو لارڈ جانتا ہے یا پھر خود فور ماسٹرز۔ ان کی موجودگی میں لارڈ کی اجازت کے بغیر کوئی اس تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ لارڈ کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے ہیں“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”کیا فور ماسٹرز فولاد کے بنے ہوئے ہیں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”ہاں۔ میری اطلاعات کے مطابق لارڈ نے انہیں فولاد سے بھی زیادہ مضبوط بنا رکھا ہے اور ان کے بارے میں یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ان چاروں پر بم اور گولیوں کا بھی اثر نہیں ہوتا۔ شاید انہوں نے اپنی کھال پر کوئی ایسی کھال چڑھا رکھی ہے جس کی وجہ سے گولیاں ان سے ٹکرا کر اچٹ جاتی ہیں“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”کیا فور ماسٹرز قلعے میں ہی ہوتے ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ قلعے کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں اور سارے قلعے کا کنٹرول ان چاروں کے پاس ہی ہے۔ ان کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ لارڈ قلعے کے کس حصے میں اور کہاں رہتا ہے“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ لارڈ تک پہنچنے کے لئے ہمیں پہلے ان فور ماسٹرز کا سامنا کرنا پڑے گا“...... صفدر نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ میں نے کہا ہے نا کہ انہیں قابو کئے بغیر اس بات کا علم

نہیں ہو سکتا ہے کہ لارڈ فورٹ کے کس بل میں چھپا ہوا ہے“۔ ڈینجر مین نے کہا۔

”اچھا۔ وہ سب بعد میں دیکھا جائے گا فی الحال یہاں سے تو نکلو“...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

”اوہ۔ ہاں آئیں“...... ڈینجر مین نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کیبن کی جانب بڑھتا چلا گیا جہاں اس نے ڈاکٹر ہوسٹن کو باندھ کر اس پر تشدد کیا تھا۔ اس کے کیبن کی طرف جاتے ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چلنے لگے اور کرائم ٹرائب کے افراد تیزی سے اپنا اپنا سامان سمیٹنے کے لئے دوڑ پڑے۔

فون کی گھنٹی بجی تو ایک انتہائی قیمتی ساز و سامان سے آراستہ آفس میں جہازی سائز کی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا پاسکل چونک پڑا۔ اس نے بڑی شان سے لارڈ کا آفس سنبھال رکھا تھا اور اس آفس میں آ کر جیسے وہ حقیقی لارڈ بن گیا تھا۔

میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹ پڑے ہوئے تھے ان پر چھوٹے چھوٹے بلب بھی لگے ہوئے تھے۔ گھنٹی بجنے کے ساتھ ساتھ فون سیٹوں پر لگے ہوئے بلب بھی جلنا بجھنا شروع ہو جاتے تھے جس سے پتہ چل جاتا تھا کہ کون سے فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ اس وقت سرخ رنگ کے فون پر لگا بلب سپارک کر رہا تھا۔

پاسکل نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس لارڈ سپیکنگ"...... پاسکل نے لارڈ کی آواز میں انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر سپیکنگ"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کی آواز

سنائی دی اور پاسکل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ گریٹ لینڈ کا پرائم منسٹر بھی اس سے بات کر سکتا ہے۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر"...... پاسکل نے خود کو فوراً سنبھال کر لارڈ کے لہجے میں کہا۔

"ڈائمنڈ ہارٹ کے سلسلے میں آپ نے کیا کیا ہے"...... پرائم منسٹر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ڈائمنڈ ہارٹ"...... پاسکل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسے چونکہ لارڈ اور پرائم منسٹر کے درمیان ڈائمنڈ ہارٹ کے سلسلے میں ہونے والی ڈیل کا علم نہیں تھا اس لئے وہ پرائم منسٹر کی بات نہیں سمجھ سکا تھا۔

"آپ نے کہا تھا کہ آپ پرنسز مارگریٹ یا پھر گریٹ ایجنسی کے کسی ایجنٹ سے پاکیشیا میں تحقیقات کرائیں گے کہ پرنسز کے بوائے فرینڈ نے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کی جگہ اسے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ کیوں دیا تھا اور اگر اصلی ڈائمنڈ ہارٹ اس کے پاس تھا تو اس نے وہ کہاں چھپایا ہو گا اور پھر آپ نے کہا تھا کہ جیسے ہی ڈائمنڈ ہارٹ آپ کو مل جائے گا وہ آپ لا کر مجھے دے دیں گے اور اب آپ ایسی بات کر رہے ہیں جیسے آپ کو علم ہی نہیں ہے کہ میرے اور آپ کے درمیان کیا ڈیل ہوئی تھی"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے انتہائی ناگوار لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری جناب۔ میں کچھ ایسے معاملات میں الجھا ہوا

ہوں کہ میں نے وقتی طور پر ڈائمنڈ ہارٹ کا معاملہ زیر التوا کر دیا تھا اور اب تک میں پرنسز یا کسی اور ایجنٹ کو پاکیشیا نہیں بھیج سکا ہوں لیکن آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ کام آج ہی کر دیتا ہوں۔ ڈائمنڈ ہارٹ مل جائے پھر ہمارے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کی اصل روح کے مطابق ہی اس پر عمل کیا جائے گا''...... پاسکل نے انتہائی دانشمندی سے صورتحال سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تا کہ پرائم منسٹر اس سے یہ نہ پوچھ سکے کہ ان کے درمیان ڈائمنڈ ہارٹ کے سلسلے میں کیا ڈیل ہوئی تھی۔

''کن معاملات میں الجھے ہوئے ہیں آپ''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت گریٹ لینڈ میں اور کرائم ٹرائب کے ساتھ منی وائلڈ میں موجود ہے جناب اور میں ان سے نپٹنے کے لئے کارروائی کر رہا ہوں''...... پاسکل نے فوراً کہا۔

''اوہ ہاں۔ مجھے بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کی گریٹ لینڈ آمد کی اطلاع مل چکی ہے لیکن میرے پاس ابھی یہ حتمی اطلاع نہیں آئی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ کس روپ میں اور کہاں موجود ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''وہ کرائم ٹرائب کے ساتھ منی وائلڈ میں موجود ہیں جناب اور میں نے لارڈ فورس کو ان کے خلاف بھرپور کارروائی کا حکم دیا ہے۔ اب تک شاید لارڈ فورس نے کرائم ٹرائب پر حملہ بھی کر دیا ہو۔ وہ

وہاں موجود ایک ایک کرمنل اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیں گے''...... پاسکل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ ساتھ اگر کرائم ٹرائب بھی ختم ہو جائے تو یہ ہمارے لئے بہت اچھا ہو جائے گا۔ آپ نے اپنی کاوشوں سے انڈر ورلڈ کا خاتمہ کرتے ہوئے ان بدمعاشوں کو منی وائلڈ تک محدود کر دیا تھا۔ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ انہیں کسی ایک جگہ محدود نہ رکھیں اگر انہیں موقع مل گیا تو وہ آپ کے خلاف بھرپور کارروائی بھی کر سکتے ہیں۔ اگر وہ منی وائلڈ پہنچ گئے ہیں تو آپ فورس بھیج کر ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں تا کہ گریٹ لینڈ کی انڈر ورلڈ کا مکمل خاتمہ ہو جائے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''لیس سر۔ انڈر ورلڈ میں ابھی بہت سے کرمنلز باقی تھے جو جان بچا کر مجھ سے چھپ رہے تھے۔ میں ان سب کو سامنے لا کر منی وائلڈ تک پہنچانا چاہتا تھا تا کہ ان سب کا ایک ساتھ خاتمہ کر سکوں۔ اگر میں منی وائلڈ میں موجود کرمنلز کا فوری خاتمہ کر دیتا تو چھپے ہوئے کرمنلز کبھی سامنے نہ آتے اور وہ موقع پا کر ملک سے فرار بھی ہو سکتے تھے اس لئے میں نے منی وائلڈ میں جانے والے کسی بھی کرمنل کو نہیں چھیڑا تھا تا کہ چھپے ہوئے باقی کرمنلز کو بھی یہ یقین ہو جائے کہ منی وائلڈ ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں انہیں زندگی مل سکتی ہے ورنہ موت کے سوا انہیں کچھ نہیں مل سکتا''...... پاسکل نے کہا۔

چونکہ اس نے اور پرنسز مارگریٹ نے لارڈ کی زبان کھلوا لی تھی اور
وہ جانتا تھا کہ لارڈ کرمنلز کو ایک جگہ کیوں جمع کر رہا ہے اس لئے
وہ پرائم منسٹر کے سوال کا آسانی سے اور تسلی بخش جواب دے رہا
تھا۔

''خیر اب تو آپ نے ان کرمنلز کے خلاف کام شروع کر دیا
کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے ساتھ ہے''...... پرائم منسٹر نے
کہا۔

''جی ہاں۔ اسی لئے میں نے لارڈ فورس کو کرائم ٹرائب کے
خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کرنے کے احکامات دے دیئے
ہیں۔ جلد ہی آپ کو خوشخبری مل جائے گی کہ کرائم ٹرائب کے ساتھ
ساتھ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہلاک ہو چکے ہیں''...... پاسکل نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اس کے بعد آپ فوری طور پر کسی ایجنٹ کو پاکیشیا
روانہ کریں تاکہ وہ پاکیشیا سے ڈائمنڈ ہارٹ تلاش کر کے لا سکے۔
اس کا آپ کو بھی فائدہ ہے اور مجھے بھی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ کام آج ہی کروں گا اور
جلد ہی ڈائمنڈ ہارٹ کے لئے آپ کو خوشخبری سناؤں گا''۔ پاسکل
نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ میں آپ کی خوشخبری سننے کے لئے انتظار کروں گا''۔
پرائم منسٹر نے کہا اور پھر انہوں نے چند رسمی باتیں کر کے رابطہ ختم

کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو گریٹ لینڈ کا پرائم منسٹر بھی ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرنا
چاہتا ہے''...... پاسکل نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے ہنکارہ
بھرتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا
رہا پھر اس نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور اس کے مختلف بٹن
پریس کرنے شروع ہو گیا۔ نمبر پریس کر کے اس نے دو بار سٹار اور
پھر ہیش کا مخصوص بٹن پریس کیا تو سیل فون کی سکرین تاریک ہو
گئی۔ اب سیل فون ایک انتہائی جدید اور وسیع رینج والے
ٹرانسمیٹر میں تبدیل ہو گیا تھا۔

پاسکل نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین روشن ہو گئی اور پھر
پاسکل سیل فون ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔
فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی اس نے سٹار کا بٹن بار بار پریس کرنا
شروع کر دیا۔ ابھی اس نے تین چار بار ہی بٹن پریس کیا ہو گا کہ
اسی لمحے سکرین پر ایک سپیکر کی تصویر ابھر آئی۔

''یس۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی ایک بھاری اور انتہائی کرخت
آواز سنائی دی۔

''ڈبل ون ڈبل ون زیرو کالنگ۔ اوور''...... پاسکل نے بدلی
ہوئی آواز میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کرو۔ میں چیف سے بات کراتا ہوں۔
اوور''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور چند لمحوں کے لئے

ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔

''یس چیف سپیکنگ۔ اوور''...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے بھیڑیئے جیسی انتہائی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''بلیک وولف بول رہا ہوں چیف گریٹ لینڈ سے۔ اوور''۔ پاسکل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم کہاں گم ہو گئے ہو بلیک وولف۔ میں کب سے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم نے سیل فون کا مخصوص نمبر اور ٹرانسمیٹر آف کر رکھا ہے۔ کیوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

''سوری چیف۔ میں ایک گیم میں پھنسا ہوا تھا جس کی وجہ سے مجھے مجبوراً سیل فون اور ٹرانسمیٹر آف رکھنا پڑا تھا۔ اوور''...... بلیک وولف نے کہا۔

''کیسی گیم۔ اوور''...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

''اسرائیلی، پاکیشیا سے جس ڈائمنڈ ہارٹ کو حاصل کرنا چاہتے تھے وہ گریٹ لینڈ کی ایک ایجنسی گریٹ ایجنسی نے حاصل کر لیا تھا چیف۔ مجھے ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں پتہ چل گیا تھا اور پھر میں نے گریٹ لینڈ ایجنسی سے وہ ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ اوور''...... پاسکل نے کہا۔

''ڈائمنڈ ہارٹ، گریٹ لینڈ میں ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو بلیک وولف۔ اسے حاصل کرنے کے لئے تو میں اپنے ایجنٹوں کو

پاکیشیا بھیجنے کی تیاری کر رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اس سے پہلے کہ کسی اور کو اس کے بارے میں پتہ چلے میں اسرائیل کی طاقتور ایجنسی گرین کارٹ کے ایجنٹوں کے ذریعے پاکیشیا سے ڈائمنڈ ہارٹ اُڑا لوں اور تم کہہ رہے ہو کہ ڈائمنڈ ہارٹ پہلے سے ہی پاکیشیا سے نکل چکا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے چیف نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا جو اسرائیلی ایجنسی گرین کارٹ کا چیف تھا۔

''پاکیشیا سے گریٹ لینڈ پہنچنے والا ڈائمنڈ ہارٹ نقلی ہے چیف۔ اوور''...... پاسکل نے کہا جو اصل میں اسرائیلی ایجنسی گرین کارٹ کا ایجنٹ بلیک وولف تھا۔

''یہ تم کیا اول فول بک رہے ہو نانسنس۔ کبھی تم کہتے ہو کہ ڈائمنڈ ہارٹ، گریٹ ایجنسی کے پاس ہے اور کبھی کہتے ہو کہ گریٹ لینڈ پہنچنے والا ڈائمنڈ ہارٹ نقلی ہے۔ اوور''...... چیف نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔ تو بلیک وولف نے چیف کو ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پرنسز مارگریٹ کے بوائے فرینڈ نے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں اصلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچایا ہی نہیں تھا۔ اوور''...... ساری تفصیل سن کر چیف نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ اور میں اسی کوشش میں ہوں کہ اس بات کا پتہ

چل جائے کہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کہاں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سلسلے میں پرنسز مارگریٹ ضرور کوئی نہ کوئی کام کرے گی اور وہ جیسے ہی اصلی ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرے گی میں اسے ہلاک کر کے اس سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کر لوں گا۔ اوور''...... بلیک وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ پرنسز مارگریٹ، ڈائمنڈ ہارٹ کے حصول کے لئے کام کرے گی۔ اوور''...... چیف نے پوچھا۔

''یس چیف۔ وہ ایک بار جس کام کے پیچھے پڑ جائے اسے ضرور پورا کرتی ہے۔ میں نے ڈائمنڈ ہارٹ کے بارے میں اسے بڑھا چڑھا کر بتایا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے ڈائمنڈ ہارٹ کے پیچھے جائے گی اور اسے حاصل کر کے ہی دم لے گی۔ اوور''...... بلیک وولف نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر میں اسرائیلی ایجنٹوں کو پاکیشیا بھیجنے کا رسک نہ لوں۔ اوور''...... چیف نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ پرنسز مارگریٹ جتنا اپنے بوائے فرینڈ کو جانتی ہے مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ڈائمنڈ ہارٹ کے حصول کے لئے پاکیشیا جائے گی تو وہ اس جگہ کو یقینی طور پر تلاش کر لے گی جہاں اس کے بوائے فرینڈ نے ڈائمنڈ ہارٹ چھپا رکھا ہو گا۔ اوور''...... بلیک وولف نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں ڈائمنڈ ہارٹ کے لئے مطمئن ہو

جاتا ہوں۔ تم اپنا کام جاری رکھو اور پھر تم نے گریٹ لینڈ کی ایک طاقتور اور انتہائی باوسائل گریٹ ایجنسی کی کمان سنبھال رکھی ہے۔ تمہاری وجہ سے گریٹ لینڈ میں بھی ہم اپنی طاقت کا سکہ جما سکتے ہیں جو اسرائیل کے مفاد میں انتہائی سود مند ثابت ہو گا اور اسرائیل کی طاقت میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ اوور''...... چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ ڈائمنڈ ہارٹ کے حصول کے بعد بھی میں اس مقام کو اپنے ہاتھوں سے نہیں جانے دوں گا۔ اس بارے میں میرا ایک ساتھی اور لیڈی ایجنٹ پرنسز مارگریٹ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پرنسز مارگریٹ کی ہلاکت کے بعد میں اس سیٹ اپ کو برسوں تک برقرار رکھ سکتا ہوں۔ اوور''...... بلیک وولف نے کہا۔

''اگر ایسا ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہمارا گریٹ لینڈ میں بھی زبردست ہولڈ ہو جائے گا۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''لارڈ نے گریٹ لینڈ کی پارلیمنٹ پر بھی اپنا قبضہ جمانے کے لئے یہاں زبردست پلاننگ کر رکھی تھی۔ فی الحال تو اس کی پلاننگ پر عملدرآمد نہیں ہو سکتا لیکن اگر میں اس پلاننگ کو دوسرے طریقے سے ہینڈل کروں تو ہم گریٹ لینڈ کی رائل پارلیمنٹ میں بھی انقلاب لا سکتے ہیں۔ اوور''...... بلیک وولف نے کہا۔

''یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ ابھی تمہارا فوکس صرف گریٹ ایجنسی پر ہی ہونا چاہئے اور گریٹ ایجنسی میں تم اپنی طاقت تب ہی

بڑھا سکتے ہو جب تم لارڈ کے وفادار افراد کو ہٹا کر ان کی جگہ اپنے آدمی لے آؤ۔ گریٹ ایجنسی اور خاص طور پر لارڈ فورٹ میں تمہارے ساتھیوں کی تعداد جتنی زیادہ ہو گی اتنی ہی تمہاری طاقت بڑھے گی اور کسی کو تم تک پہنچنے یا تم پر انگلی تک اٹھانے کی ہمت نہیں ہو گی۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا اور میں یہ کام آج سے ہی شروع کر دیتا ہوں۔ میرے لئے واقعی لارڈ فورٹ کا سیٹ اپ بدلنا بے حد ضروری ہے ورنہ میں مشکل میں پڑ جاؤں گا۔ اوور''...... بلیک وولف نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کام جلد کر لو اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ اوور''۔ چیف نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ بلیک وولف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا اور پھر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ دروازے میں ایم ون کھڑا تھا جو اس کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اس کا بھیانک روپ دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ اس نے بلیک وولف اور اسرائیلی ایجنسی بلیک کارٹ کے چیف کی ساری باتیں سن لی ہوں۔

ایم ون کو دیکھ کر بلیک وولف کی آنکھوں میں بلا کا خوف ابھر آیا تھا۔ ایم ون چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ اس

پر نظریں جمائے آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر آ گیا۔

''تو تم لارڈ نہیں ہو''...... ایم ون نے بلیک وولف کے سامنے آ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''کس نے کہا ہے کہ میں لارڈ نہیں ہوں اور تمہاری اتنی جرأت کیسے ہوگئی کہ تم میری اجازت کے بغیر یہاں آ گئے ہو''...... بلیک وولف نے خود کو سنبھال کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''نیچی آواز میں بات کرو مسٹر بلیک وولف۔ میرے سامنے تمہاری اصلیت کھل چکی ہے اور رہی بات کہ میری اتنی جرأت کیسے ہوئی کہ میں لارڈ کے روم میں آ جاؤں تو اس کا جواب سن کر تمہارے ہوش اڑ جائیں گے اس لئے بہتر ہے کہ مجھ سے ایسی کوئی بات نہ کرو جسے سن کر مجھے غصہ آ جائے''...... ایم ون نے بڑے سکون بھرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ نکل جاؤ میرے روم سے ورنہ میں تمہیں ابھی اور اسی وقت شوٹ کر دوں گا''...... بلیک وولف نے کہا اور اس نے انتہائی پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ریوالور نکال لیا اور اس کا رخ ایم ون کی جانب کر دیا۔

''گڈ شو۔ کافی پھرتیلے ہو لیکن مجھ سے زیادہ نہیں''...... ایم ون نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے برق سی چمکی اور دوسرے لمحے ریوالور بلیک وولف کے ہاتھوں سے نکل کر ایم ون کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔ ایم ون نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا مار کر اس کے

ہاتھ سے ریوالور چھین لیا تھا۔ اپنے ہاتھ سے ریوالور چھنتا دیکھ کر بلیک وولف جیسے ساکت سا ہو کر رہ گیا اور وہ احمقوں کے سے انداز میں اپنا خالی ہاتھ دیکھنے لگا۔

''میں نے کہا تھا نا کہ تم مجھ سے زیادہ پھرتیلے نہیں ہو سکتے''۔ ایم ون نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک وولف چونک کر ایم ون کی شکل دیکھنے لگا جہاں اس کے لئے انتہائی تلخ اور زہر انگیز مسکراہٹ تھی۔

''یہ ریوالور مجھے دو اور نکلو یہاں سے ورنہ تمہارا انجام عبرتناک ہو گا''...... بلیک وولف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''اپنے انجام کی فکر کرو بلیک وولف۔ تم اسرائیلی ایجنٹ ہو اور میں گریٹ لینڈ کی ایجنسی کا لارڈ ہوں۔ لارڈ اپنے سامنے کسی بھی شخص کو اونچی آواز میں بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا''...... ایم ون نے بدلی ہوئی آواز میں کہا تو بلیک وولف بری طرح سے اچھل پڑا۔

''لل لل۔ لارڈ۔ کیا مطلب۔ لارڈ تو میں ہوں۔ تم لارڈ کیسے ہو سکتے ہو''...... بلیک وولف نے بری طرح سے ہکلا کر کہا۔

''اگر تم یہاں آ کر لارڈ ٹیموتھی بن سکتے ہو تو میں اپنے کسی آدمی کو اپنی جگہ ڈمی لارڈ کیوں نہیں بنا کر رکھ سکتا''...... ایم ون نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک وولف کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

''ڈمی لارڈ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... بلیک وولف نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''وہی جو تم سن رہے ہو۔ تم نے اور پرنسز مارگریٹ نے جس لارڈ کو ہلاک کیا ہے وہ اصلی نہیں ڈمی لارڈ تھا جسے میں نے لارڈ فورٹ کے سیٹ اپ کے تحت یہاں کا لارڈ بنایا ہوا تھا اور میں خود اس کی جگہ ماسٹر ون بن کر کام کر رہا تھا''...... ایم ون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے میری باتیں سنی ہیں اس لئے تم شاید اب موقع کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہو اور میری جگہ خود لارڈ بننے کا سوچ رہے ہو''...... بلیک وولف نے چیختے ہوئے کہا تو ایم ون بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کا ایک ہاتھ اپنی گردن کی طرف گیا اور اس نے گردن کے ایک حصے پر چٹکی سی بھری تو گردن کی کھال اس کی چٹکی میں آ گئی۔ اس نے آہستہ آہستہ کھال کھینچنی شروع کر دی اور یہ دیکھ کر بلیک وولف کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کہ ایم ون کی گردن اور اس کے چہرے سے باریک جھلی جیسی اسکن آسانی سے اترتی جا رہی تھی اور جھلی کے پیچھے سے جو چہرہ برآمد ہو رہا تھا وہ لارڈ ٹیموتھی کا ہی چہرہ تھا۔

لارڈ ٹیموتھی کا چہرہ دیکھتے ہی بلیک وولف کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"لل لل۔ لارڈ"...... بلیک وولف نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لارڈ۔ میں نے یہاں فور ماسٹرز کا سیٹ اپ ہی اسی لئے بنا رکھا ہے کہ میں جب چاہوں ان میں سے کسی ایک کو لارڈ بنا دوں اور خود اس کی جگہ سنبھال لوں۔ کبھی میں ایم ون کے روپ میں ہوتا ہوں۔ کبھی ٹو اور کبھی ایم تھری اور فور کے روپ میں۔ یہ کام میں انتہائی راز داری سے کرتا ہوں۔ میں جس ماسٹر کا میک اپ کر کے اسے اپنی جگہ لارڈ بناتا ہوں اس کے بارے میں اسی ماسٹر کو علم ہوتا ہے باقی تین ماسٹر بھی لاعلم ہوتے ہیں کہ ان میں سے کون لارڈ ہے"...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پرنسز مارگریٹ نے جسے لارڈ سمجھ کر ہلاک کیا تھا وہ تم نہیں ماسٹر ون تھا"...... بلیک وولف نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... لارڈ نے مسکرا کر کہا۔

"تم بہت چالاک ہو لارڈ۔ تم جیسا شاطر انسان شاید ہی کوئی اور ہو۔ جو شخص اپنوں کو دھوکہ دے سکتا ہے اسے بھلا کوئی اور کیا دھوکہ دے گا"...... بلیک وولف نے غراتے ہوئے کہا تو لارڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے واقعی کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا لیکن اس بار میں پرنسز مارگریٹ کی عیاری سے مار کھا گیا تھا اس نے رائل پیلس کی لیڈی مارگل کا سہارا نہ لیا ہوتا تو شاید مجھے ایم

ون سے ہاتھ نہ دھونے پڑتے لیکن خیر میں ان انسانوں میں سے ہوں جو ٹھوکر کھا کر سنبھلنا جانتے ہیں اور میں بڑے نقصانوں سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان برداشت کر سکتا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ تم نے میرے سامنے اپنی اصلیت ظاہر کر کے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے"...... بلیک وولف نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"عقلمندی نہیں کی تو میرے خیال میں مجھ سے کوئی حماقت بھی نہیں ہوئی ہے"...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ لارڈ۔ تم نے ایسا کر کے بہت بڑی حماقت ہی کی ہے"...... بلیک وولف نے کہا اور پھر اچانک وہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے لارڈ کے ہاتھ میں ریوالور ہونے کی پرواہ کئے بغیر اس پر چھلانگ لگا دی۔ بلیک وولف نے پوری قوت سے اچھل کر لارڈ کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی تھی۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر لارڈ تیزی سے سائیڈ میں ہٹا اور پھر جیسے ہی بلیک وولف قریب آیا وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس نے اچھل کر الٹی قلابازی کھاتے ہوئے دونوں ٹانگیں موڑ کر اوپر سے گزرتے ہوئے بلیک وولف کی کمر پر مار دیں۔ ٹانگیں لگنے سے بلیک وولف کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا جسم آگے بڑھنے کی بجائے اوپر اٹھ گیا۔ اسی لمحے لارڈ گھومتا ہوا پیروں کے بل زمین پر آیا اور پھر اس

نے رکے بغیر نیچے آتے ہوئے بلیک وولف پر چیل کی طرح جھپٹا مارا اور اسے دونوں ہاتھوں میں دبوچ کر اپنا جسم ایڑیوں پر گھمایا اور بلیک وولف کو پوری قوت سے پیچھے دیوار پر مار دیا۔ بلیک وولف کمر کے بل دیوار سے ٹکرایا اور دھب سے نیچے آ گرا اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا لارڈ کسی چھلاوے کی طرح اس کے سر پر پہنچ گیا اس نے بلیک وولف کی ٹانگ پکڑ کر پوری قوت سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے زور دار جھٹکا دیا تو بلیک وولف زمین سے اٹھ کر توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اُڑتا ہوا سائیڈ میں موجود میز سے ٹکرایا اور میز سمیت دوسری طرف الٹتا چلا گیا۔ بلیک وولف کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس نے غصے سے میز پکڑ کر ایک طرف دھکیلی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لارڈ اپنی جگہ پر انتہائی مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔

”تم ابھی میرے مقابلے میں بچے ہو بلیک وولف“...... لارڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا تو بلیک وولف کے حلق سے غراہٹ نکلی اور اس نے ایک بار پھر لارڈ کی طرف چھلانگ لگا دی۔

”ہونہہ۔ تم ایسے نہیں مانو گے“...... لارڈ نے اسے اپنی طرف چھلانگ لگاتے دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ بلیک وولف کی طرف کیا جو بدستور اس کے ہاتھ میں تھا۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور بلیک وولف جو اُڑتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا اسے زور دار جھٹکے لگے اور

وہ دھب سے فرش پر گر کر بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ لارڈ کی چلائی ہوئی دونوں گولیاں اس کے سینے پر لگی تھیں۔

”مجھے تم جیسے احمق انسان کی ضرورت نہیں ہے۔ پرنسز مارگریٹ کی نظر میں لارڈ تم ہی رہو گے اسے کبھی اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ تمہاری جگہ پھر سے لانڈ نے لے لی ہے اور وہ بھی اصلی لارڈ نے۔ میں اسے ایک موقع دینا چاہتا ہوں کہ وہ کسی طرح پاکیشیا جائے اور وہاں سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کر کے لائے۔ جیسے ہی وہ ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرے گی میں اس سے ڈائمنڈ ہارٹ چھین کر اسے بھی ہلاک کر دوں گا“...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ بلیک وولف اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ لارڈ آہستہ آہستہ چلتا ہوا بلیک وولف کے قریب آیا اور پھر اس نے ریوالور کا رخ بلیک وولف کی طرف کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور بلیک وولف کو اپنے سر میں لوہے کی گرم سلاخ سی گھستی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اس کے تمام احساسات فنا ہوتے چلے گئے۔

سرنگ بے حد کشادہ اور صاف ستھری تھی۔ ڈینجر مین اور اس کے ساتھیوں نے بڑی مہارت اور صفائی سے سرنگ بنائی تھی۔ چونکہ سرنگ زیادہ گہرائی میں نہیں تھی اس لئے وہاں گھٹن کم تھی اس لئے وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے قطار کی شکل میں سرنگ میں چل رہے تھے۔

آگے ڈینجر مین تھا۔ اس کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی اور پھر کرمنلز کی طویل قطار تھی جو اپنے سامان سے بھرے بیگ کاندھوں اور سروں پر اٹھائے قدم بڑھا رہے تھے۔

سرنگ میں مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سرنگ کی تاریکی میں سفر کرنے کے لئے ڈینجر مین اور اس کے ساتھیوں نے ٹارچیں روشن کر رکھی تھیں جن کی روشنی میں وہ آسانی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"سرنگ کا دوسرا دہانہ کس طرف نکلتا ہے"...... عمران نے جو

ڈینجر مین کے پیچھے تھا، ڈینجر مین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم شمال کی طرف جا رہے ہیں اور یہ سرنگ ہمیں جنگل سے کچھ دور ایک پہاڑی علاقے کی طرف لے جائے گی۔ پہاڑی علاقہ زیادہ طویل تو نہیں ہے لیکن ہم وہاں لارڈ فورس کی نظروں سے چھپ سکتے ہیں اگر لارڈ فورس وہاں موجود ہوئی تو ہم پہاڑیوں اور چٹانوں میں چھپ کر ان کا آسانی سے مقابلہ بھی کر سکتے ہیں"...... ڈینجر مین نے جواب دیا۔

"اور اگر فورس سرنگ کے دہانے کے بالکل سامنے ہی موجود ہوئی تو"...... جولیا نے پوچھا جو عمران کے پیچھے تھی۔

"تب پھر ہمارے پاس بچنے کا کوئی چانس نہیں ہو گا کیونکہ جیسے ہی ہم دہانہ کھولیں گے اور انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی ہم پر فائرنگ کر دی یا سرنگ میں کوئی میزائل داغ دیا تو ہمارا بچنا ناممکن ہو جائے گا"...... ڈینجر مین نے جواب دیا۔

"تو پھر دہانہ کھولنے سے پہلے ہمیں یہ چیک کرنا پڑے گا کہ باہر ہماری گھات میں فورس موجود ہے یا نہیں"...... صفدر نے کہا جو جولیا کے پیچھے چل رہا تھا۔

"اس بات کا پتہ تب ہی چلے گا جب ہم سرنگ کا دہانہ کھول کر باہر جائیں گے۔ بند سرنگ سے پتہ نہیں چل سکے گا کہ باہر کوئی ہے یا نہیں"...... ڈینجر مین نے منہ بنا کر کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ہم دہانہ کھولنے سے پہلے ہی چیک کر لیں

گے کہ باہر کوئی ہے یا ہمارے لئے راستہ صاف ہے“...... عمران نے کہا۔

”دہانہ کھولنے سے پہلے۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کیا تمہاری آنکھیں اتنی تیز ہیں کہ تم دیواروں کے پار جھانک سکو“۔ ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میری آنکھیں تو اتنی تیز نہیں ہیں لیکن میرے پاس سلیمانی سرمہ ہے جسے میں آنکھوں میں لگا کر دیوار کے پار دیکھ سکتا ہوں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”سلیمانی سرمہ۔ یہ سلیمانی سرمہ کیا ہے“...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہیں سلیمانی سرمے کا نہیں پتہ تو پھر تم عمرو عیار کے بارے میں بھی کیا جانتے ہو گے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”اب یہ عمرو عیار کون ہے“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”جو بھی ہے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا تمہارے دور تک کے رشتہ داروں سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے“...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین کے ہونٹوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ آ گئی۔

”پھر بھی بتاؤ تو سہی ہے کون عمرو عیار۔ کیا یہ تمہارا بھائی ہے“۔ ڈینجر مین نے کہا تو عمران کے پیچھے جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”عمرو عیار، عمران کا بھائی تو نہیں ہے لیکن اس کی ساری خوبیاں عمران میں ضرور موجود ہیں“...... تنویر نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”خیر ساری خوبیوں تو نہ کہو۔ عمرو عیار دولت اور خزانوں کا رسیا تھا اور میں کس خزانے کا رسیا ہوں یہ تم سے بڑھ کر کون جان سکتا ہے کیوں جولیا“...... عمران نے کہا تو تنویر نے منہ بنا لیا جبکہ جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہرے مسکرا اٹھے۔ عمران نے خزانے کو جولیا سے تشبیح دی تھی جس سے تنویر جل بھن کر رہ گیا تھا۔

”تم یہ سب کیا باتیں کر رہے ہو میری تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”کچھ نہ سمجھو پیارے۔ میری باتیں کم عقل کو ہی سمجھ آتی ہیں کیوں تنویر“...... عمران نے ایک بار پھر براہ راست تنویر پر اٹیک کرنے والے انداز میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے میں کم عقل ہوں“...... تنویر نے غرا کر کہا۔

”میں نے ایسا کب کہا“...... عمران نے بڑے بھولے پن سے کہا تو وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔ اسی لمحے آگے چلتا ہوا ڈینجر مین رک گیا۔ سرنگ ختم ہو گئی تھی اور اب ان کے سامنے ایک ٹھوس دیوار تھی۔

”اس دیوار کے ہٹتے ہی باہر جانے کا راستہ کھل جائے گا“۔

ڈینجر مین نے مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پیچھے ہٹو"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین اثبات میں سر ہلا کر سائیڈ میں ہو گیا۔ عمران نے اپنے لباس کی جیب سے کراس ویژنل چشمہ نکالا اور اسے آنکھوں پر لگاتے ہوئے فریم کے سائیڈ میں لگے ہوئے دو بٹن ایک ساتھ پریس کر دیئے۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کئے اسی لمحے چشمے کے شیشے چمک اٹھے اور ان سے نیلے رنگ کی روشنی پھوٹنے لگی۔ شیشوں کی روشنی سامنے دیوار پر پڑ رہی تھی۔ عمران آگے بڑھ کر غور سے دیوار کو دیکھنے لگا۔ کراس ویژنل چشمے کی وجہ سے اسے باہر ٹھوس چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں جو دہانے کے بالکل سامنے تھیں اور یہ دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کہ ان چٹانوں کے ارد گرد بے شمار مسلح افراد نے پوزیشنیں سنبھال رکھی تھیں۔ وہ شاید منتظر اور الرٹ تھے کہ وہ سرنگ کا دہانہ کھلتے ہی فائرنگ کھول دیں گے اور سرنگ سے آنے والے افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیں۔

"کیا اس چشمے سے تم باہر جھانک سکتے ہو"...... ڈینجر مین نے عمران کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ باہر بڑی تعداد میں مسلح افراد موجود ہیں جو سرنگ کا دہانہ کھلنے کے ہی منتظر ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر اب کیا کریں"...... ڈینجر مین نے پریشانی کے

عالم میں کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ کھولو دہانہ"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم پاگل ہو۔ خود ہی کہہ رہے ہو کہ باہر مسلح افراد موجود ہیں اور مجھے دہانہ کھولنے کا کہہ رہے ہو تاکہ وہ ہم پر فائرنگ کر دیں اور ہم سب ہلاک ہو جائیں"...... ڈینجر مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ سب سرنگ کی دیواروں سے چپک جائیں یا زمین پر لیٹ جائیں۔ تم بھی دہانہ کھول کر سائیڈ کی دیوار سے چپک جانا۔ دہانہ کھلتے ہی اگر باہر موجود افراد نے فائرنگ کرنے کی کوشش کی تو ان کی گولیاں ہمیں چھو بھی نہیں سکیں گی اور ہم سائیڈوں سے ان پر بم اور گولیاں برسا سکتے ہیں۔ میں نے ان کی پوزیشن دیکھ لی ہے۔ میرے پاس اور میرے ساتھیوں کے پاس منی میزائل گنیں ہیں۔ ہم آگے رہیں گے اور دہانہ کھلتے ہی ہم ان چٹانوں پر منی میزائل فائر کر دیں گے اور تمام مسلح افراد کو ہلاک کر دیں گے جیسے ہی راستہ کلیئر ہو گا ہم سب سرنگ سے باہر نکل جائیں گے اور چٹانوں اور پہاڑیوں میں پھیل جائیں گے تاکہ دشمنوں کا آسانی سے اور بھرپور انداز میں مقابلہ کیا جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر انہوں نے دہانہ کھلتے دیکھ کر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ سرنگ میں بم پھینک دیا تو"...... ڈینجر مین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہم انہیں سرنگ میں بم پھینکنے کا کوئی موقع نہیں دیں گے۔ سرنگ کا دہانہ کھلتے دیکھ کر وہ بے اختیار پہلے فائرنگ کریں گے اور ہم ان کی فائرنگ کی آڑ میں ہی ان پر میزائل فائر کر دیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''دیکھ لو۔ تم جیسا کہتے ہو میں کرنے کو تیار ہوں لیکن نتیجے کی ذمہ داری تمہاری ہو گی''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''ڈینجر مین ہو تو ڈینجر مینوں والا کام بھی کرو تم تو ایسے ڈر رہے ہو جیسے تم صرف نام کے ہی ڈینجر مین ہو اور تم میں ڈینجرس ہونے کی کوئی علامت ہی نہ ہو ایسی صورت میں تمہیں ڈینجر مین سے بالڈ مین ہی کہنا زیادہ مناسب ہو گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے اپنی نہیں تمہاری، تمہارے ساتھیوں اور اپنے ساتھیوں کی فکر ہے''...... ڈینجر مین نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہماری فکر نہ کرو۔ ہمیں ہر مشن میں ایسی ہی سچویشنز کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان سے کیسے نپٹنا ہے یہ بھی ہم بخوبی جانتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

''تم چاروں منی میزائل گنیں نکالو اور دیواروں کے ساتھ لگ جاؤ اور باقی سب زمین سے چپک جائیں تاکہ باہر سے ہونے والی فائرنگ سے بچا جا سکے''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اپنے تھیلوں سے فوراً منی میزائل گنیں نکال لیں۔ جولیا اور صفدر عمران کے ساتھ دائیں طرف جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل سامنے والی دیوار کے ساتھ کمر لگا کر کھڑے ہو گئے جبکہ ڈینجر مین کے کئی ساتھی سائیڈ کی دیواروں سے بھی لگ گئے تھے اور نیچے زمین پر بھی اوندھے لیٹ گئے تھے۔ ان سب نے بھی مشین گنیں اور مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔

''میں دہانہ کھول رہا ہوں''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے منی میزائل گن نکال کر دونوں ہاتھوں میں پکڑی اور اس کا رخ دیوار کی طرف کر دیا۔ ڈینجر مین سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے دیوار پر لگا ہوا ایک بلب روشن کرنے والے سوئچ جیسا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی بٹن پریس ہوا اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ سامنے موجود بھاری چٹان اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی۔ عمران کی آنکھوں پر بدستور کراس ویژنل چشمہ لگا ہوا تھا۔ وہ دیوار کی دوسری طرف موجود مسلح افراد کو دیکھ رہا تھا جو گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر اور چٹان کو حرکت کرتے دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑے تھے اور انہوں نے فوراً اپنی پوزیشنیں سنبھال لی تھیں۔

''میں سامنے موجود افراد پر میزائل فائر کروں گا۔ تم دونوں دہانے کے دائیں طرف میزائل فائر کرنا اور تنویر، کیپٹن شکیل تم بائیں جانب میزائل فائر کرو گے''...... عمران نے انہیں ہدایات

دیتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور میزائل گنوں کے رخ دہانے کی طرف کرتے ہوئے میزائل فائر کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

چٹان دہانے سے آہستہ آہستہ ہٹ رہی تھی اور ابھی آدھی ہی چٹان ہٹی ہو گی کہ اچانک باہر سے سرنگ میں گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی۔ ان کے چہروں کے سامنے سے گولیاں سائیں سائیں کرتی ہوئی گزرتی چلی گئیں۔ وہ چونکہ دیواروں سے چپکے ہوئے اور زمین پر لیٹے ہوئے تھے اس لئے باہر سے آنے والی گولیوں کا بھلا ان پر کیا اثر ہو سکتا تھا۔ پھر جیسے ہی دہانے سے چٹان مکمل طور پر پیچھے ہٹ گئی باہر سے سرنگ میں نان سٹاپ فائرنگ شروع ہو گئی۔ گولیاں ان کے قریب اور سروں کے اوپر سے گزرتی جا رہی تھیں اور باہر سے ہونے والی فائرنگ اس قدر تیز تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے فوراً اپنے ہاتھ پیچھے ہٹا لئے تھے اور اب انہیں جیسے باہر میزائل فائر کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔

عمران نے ایک لمحہ کے لئے سوچا پھر اس نے اچانک زمین پر گرتے ہوئے منی گن سے باہر کی طرف منی میزائل فائر کر دیا۔ اس کا زمین پر گرنا تھا کہ اسی لمحے اس کا چلایا ہوا میزائل باہر موجود چٹان سے ٹکرایا جہاں کئی مسلح افراد کھڑے سرنگ میں فائرنگ کر رہے تھے۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور چٹان کے ساتھ مسلح افراد کے بھی ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ دھماکہ ہونے سے ایک لمحے کے

لئے باہر سے ہونے والی فائرنگ رک گئی تھی۔ جیسے ہی فائرنگ رکی اسی لمحے جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر دیواروں سے ہٹے اور انہوں نے ایک ساتھ عمران کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے باہر دائیں اور بائیں میزائل فائر کر دیئے۔ ایک ساتھ چار میزائل بجلی کی سی تیزی سے باہر گئے اور ماحول یکے بعد دیگرے چار زور دار دھماکوں اور بے شمار انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

”اٹھو اور نکلو باہر جلدی“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے باہر کی طرف دوڑا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے سرنگ سے باہر نکلتے چلے گئے۔ ان کا باہر جانا تھا کہ ڈینجر مین اور اس کے ساتھی بھی زمین سے اٹھ کر دہانے کی طرف دوڑتے ہوئے باہر نکلنا شروع ہو گئے۔ ان کے سامنے ہر طرف چھوٹی بڑی پہاڑیاں اور چٹانیں ہی چٹانیں موجود تھیں۔ وہ سب بھاگتے ہوئے ان چٹانوں اور پہاڑیوں کی طرف چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جن چٹانوں پر میزائل فائر کئے تھے ان کے پرخچے اُڑ چکے تھے اور ان کے گرد خون اور انسانی اعضاء بکھرے ہوئے تھے۔

”ہر طرف پھیل جاؤ اور جو نظر آئے اسے اُڑا دینا“...... عمران نے ایک چٹان کی طرف بھاگتے ہوئے چیخ کر اپنے ساتھیوں، ڈینجر مین اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسی لمحے دائیں طرف موجود ایک چٹان کے پیچھے سے ایک لمبا

تڑنگا آدمی اچھل کر باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اس نے عمران کو دیکھا تو اس نے فوراً مشین گن کا رخ عمران کی جانب کیا اور اس پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ عمران نے اسے چٹان کے پیچھے سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ عمران نے ایک لمبی اور اونچی چھلانگ لگائی تو گولیاں اس کے نیچے سے نکلتی چلی گئیں اس سے پہلے کہ مشین گن بردار مشین گن کی نال اٹھا کر عمران کی طرف کرتا عمران نے ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے اس پر منی میزائل داغ دیا۔ میزائل دیکھ کر مشین گن بردار بوکھلا گیا اس نے دائیں طرف چھلانگ لگانی چاہی لیکن دیر ہو چکی تھی۔ میزائل ٹھیک اس کے سینے سے ٹکرایا اور زوردار دھماکے سے اس کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

عمران نے ایک اور قلابازی کھائی اور ایک چٹان پر آ گیا۔ چٹان پر آتے ہی اس نے فوراً دوسری چٹان پر چھلانگ لگا دی کیونکہ جس طرف اس نے ایک مشین گن بردار کو منی میزائل گن سے نشانہ بنایا تھا اس کے پیچھے موجود ایک بڑی چٹان سے چار مزید مشین گن بردار اچھل کر باہر آ گئے تھے اور انہوں نے عمران کو چٹان پر دیکھ کر اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ عمران کے اچھلتے ہی چٹان پر گولیوں کی بوچھاڑ پڑی اور چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر وہیں گرتی چلی گئی۔ عمران چھلانگ لگاتے ہی تیزی سے ان کی طرف مڑا اور اس نے ان چاروں پر منی میزائل گن سے میزائل فائر کر دیا۔ میزائل بجلی کی سی تیزی سے مسلح افراد کے قریب گر کر پھٹا اور ان

چاروں کے ساتھ چٹان کے بھی ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ عمران چٹان پر رکے بغیر آگے دوڑتا چلا گیا۔

پہاڑی چٹانوں پر عمران اور ڈینجر مین کے ساتھی بھاگتے پھر رہے تھے انہیں وہاں جو بھی دکھائی دیتا تھا وہ اس پر منی میزائل گنوں سے میزائل اور مشین گنوں اور مشین پسٹلز سے فائرنگ کھول دیتے تھے۔ چونکہ چٹانوں میں چھپے ہوئے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں تھی اس لئے انہوں نے آدھے گھنٹے میں ہی وہاں موجود لارڈ فورس کے افراد کا خاتمہ کر دیا تھا۔ لارڈ فورس کے خاتمے کے بعد وہ سب ایک جگہ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ وہ لارڈ فورس کے مخصوص ٹھکانے پر پہنچ گئے تھے جہاں انہوں نے اپنی رہائش کے لئے عارضی کیمپ لگا رکھے تھے۔ وہاں ان کی تیز رفتار جیپیں اور دو کاریں بھی موجود تھیں۔

جیپیں اور کاریں دیکھ کر ڈینجر مین اور اس کے ساتھی خوش ہو گئے تھے اور وہ سب جیپوں پر چڑھ کر بے ہنگم انداز میں شور مچاتے ہوئے اچھل کود کرنے لگے جیسے انہوں نے بہت بڑا قلعہ فتح کر لیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی لارڈ فورس کے کیمپوں کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گئے تھے۔

”کسی ایک کو تو زندہ چھوڑ دیتے تاکہ اس سے کچھ پوچھا جا سکتا“...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو کیمپوں کی تلاشی مکمل کر کے باہر نکلتے دیکھ کر کراہنے والے انداز میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ میں نے ان کے انچارج کو زندہ پکڑ لیا تھا وہ ایک ٹرانسمیٹر پر گریٹ ایجنسی کی کسی پرنسز سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے اسے عقب سے جا لیا تھا اور اس کے سر پر گن کا دستہ مار کر اسے وہیں بے ہوش کر دیا تھا“...... ڈینجر مین نے ایک چٹان کے پیچھے سے آتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو کاندھے پر لادا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی تھا۔

”اوہ۔ کیا اس کی پرنسز سے بات ہو گئی تھی“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ یہ ابھی دوسری طرف کال دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ دوسری طرف ابھی اس کی کال رسیو نہیں کی گئی تھی۔ میں نے اسے بے ہوش کرتے ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”یہ اچھا کیا ہے تم نے اور اگر یہ لارڈ فورس کا انچارج ہے تو واقعی ہم اس سے اہم معلومات حاصل کر سکتے ہیں“...... عمران نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ ڈینجر مین نے نوجوان کو عمران کے سامنے زمین پر ڈال دیا۔

”اسے باندھو اور پھر ہوش میں لاؤ تا کہ اس سے بات کی جا سکے“...... عمران نے کہا۔ ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر نائلون کی رسی کا ایک بنڈل

نکالا اور اسے کھول کر اس سے نوجوان کو باندھنا شروع ہو گیا۔ جو شاید وہ اس نوجوان کو باندھنے کے لئے ہی کسی کیمپ سے لایا تھا۔

”کال دیتے ہوئے یہ اپنا نام کیا بتا رہا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”کیمرون۔ ہاں۔ یہ اپنا نام کیمرون بتا رہا تھا“...... ڈینجر مین نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈینجر مین نے نوجوان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے زمین پر ڈالا اور پھر اس نے نوجوان کی ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ جس سے نوجوان کا سانس رکنا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں کے بعد اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو ڈینجر مین نے فوراً اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند ہی لمحوں میں نوجوان نے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن فوراً ہی اسے پتہ چل گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔ اس نے بوکھلا کر اپنے سامنے کھڑے عمران اور ڈینجر مین کو دیکھا اور پھر اس نے نظریں گھما کر وہاں موجود کرمنلز کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلتی چلی گئیں۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم سب زندہ کیسے ہو۔ ہم نے تو جنگل میں میزائل فائر کئے تھے جس سے جنگل تباہ ہو گیا تھا اور ہر طرف آگ بھڑک اٹھی تھی“...... نوجوان نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”تمہارے فائر کئے ہوئے میزائل کمزور اور انتہائی گھٹیا درجے کے تھے مسٹر کیمرون۔ میزائل کرائم ٹرائب پر گرنے کی بجائے اس کے اردگرد گرے تھے اور وہاں لگنے والی آگ بھی شرم کے مارے ٹرائب میں نہیں پہنچی تھی اس لئے ہمیں وہاں سے نکلنے کا موقع مل گیا اور تم جانتے ہو کہ ہر طرف لگی ہوئی بھیانک آگ سے بچ کر ہم یہاں تک کیسے پہنچے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن کیسے۔ میزائلوں اور آگ نے تمہیں آخر نقصان کیوں نہیں پہنچایا“...... کیمرون نے بری طرح سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”اس کا جواب اپنے میزائلوں یا پھر جنگل میں لگی ہوئی آگ سے جا کر پوچھ لو“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ اور تم نے یہاں موجود میرے تمام ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے“...... کیمرون نے خود کو سنبھال کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں سب تو ہلاک نہیں ہوئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا تم نے کسی کو زندہ بھی چھوڑا ہے“...... کیمرون نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ تم زندہ ہو تو بات کر رہے ہو ورنہ ہلاک ہونے والا انسان بات کیسے کر سکتا ہے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”میں اپنی بات نہیں کر رہا ہوں“...... کیمرون نے منہ بنا کر کہا۔

”تو کس کی کر رہے ہو“...... عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

”کچھ نہیں۔ اب تم کیا چاہتے ہو یہ بتاؤ“...... کیمرون نے سر جھٹک کر کہا۔

”تم خاتون ہوتی تو میں تمہیں یہی جواب دیتا کہ میں تمہیں چاہتا ہوں لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہے“...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں سمیت ڈینجر مین اور اس کے ساتھی بھی ہنس دیئے۔

”اگر تم سمجھتے ہو کہ تم ان سب کو یہاں سے نکال کر لے جاؤ گے تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہو گی عمران۔ میرا تعلق گریٹ ایجنسی اور لارڈ سے ہے۔ لارڈ کو اب تک خبر مل چکی ہو گی کہ تم نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ بس کچھ ہی دیر کی بات ہے پھر یہاں فورس پہنچ جائے گی اور تم اور تمہارے ساتھیوں سمیت یہ سب کرمنلز ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ پرنسز مارگریٹ تم میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گی“...... کیمرون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”بہت خوب۔ تم تو میرا نام بھی جانتے ہو“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”ہاں۔ میں تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں“۔ کیمرون نے کہا۔

”فضول باتیں چھوڑو اور اس سے کام کی بات پوچھو“...... جولیا نے عمران کو کیمرون سے بے تکی باتیں کرتے دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اچانک ڈینجر مین کے

ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو وہ سب چونک پڑے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تو میرا ٹرانسمیٹر ہے۔ مجھے کھولو اور یہ ٹرانسمیٹر مجھے دو“...... کیمرون نے ڈینجر مین کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”اس کا منہ بند کرو اور ٹرانسمیٹر مجھے دو“...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا کر ٹرانسمیٹر عمران کو دے دیا اور خود تیزی سے کیمرون کی طرف جھپٹا۔ کیمرون چیخا لیکن دوسرے ہی لمحے اس کی آواز دب گئی۔ ڈینجر مین نے اس کا سر اٹھا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کر دیا تھا۔ عمران نے ان سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر لیا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنسز کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔

”یس کیمرون اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے کیمرون کی آواز میں کہا تو ڈینجر مین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ خود کیمرون کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیل گئیں۔ عمران کے منہ سے نکلنے والی آواز ہو بہو کیمرون جیسی ہی تھی۔

”پرنسز مارگریٹ بول رہی ہوں۔ تم مجھے کال کر رہے تھے کیمرون۔ میں مصروف تھی اس لئے میں تمہاری کال اٹنڈ نہیں کر سکی تھی۔ اوور“...... دوسری طرف سے پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”یس مادام۔ مجھے آپ سے پوچھنا تھا کہ اب جبکہ کرائم ٹرائب ختم ہو چکا ہے تو کیا میں اپنی فورس کو لے کر واپس آ جاؤں۔ اوور“...... عمران نے سوچ سمجھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ممکن تھا کہ کیمرون، پرنسز مارگریٹ کو پہلے ہی کال کر کے ٹرائب کی تباہی کے بارے میں انفارم کر چکا ہو اس لئے اگر وہ ایسی کوئی بات کرتا تو پرنسز مارگریٹ چونک سکتی تھی۔

”نہیں۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ جب تک جنگل کی آگ بجھ نہیں جاتی اور تم وہاں موجود ایک ایک فرد کی ہلاکت کی تصدیق نہیں کر لیتے اس وقت تک تمہیں وہیں رکنا ہے۔ اوور“...... پرنسز مارگریٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”کیا ابھی تک جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اوور“...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

”یس مادام۔ گھنے جنگل کی آگ بجھنے میں وقت لگتا ہے اور یہاں ہمارے پاس ایسا کوئی انتظام نہیں ہے کہ ہم آگ پر قابو پا سکیں۔ اوور“...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے پہلے ہی سارا ایریا چیک کر لیا تھا اور واقعی وہاں ایسا کوئی انتظام نہیں تھا جسے بروئے کار لا کر جنگل میں لگی ہوئی آگ پر قابو پایا جا سکتا ہو۔

”جو بھی ہے۔ تم میرے اگلے حکم تک وہیں رکو گے۔ جب میں

کہوں گی تب تم واپس جاؤ گے۔ اٹس مائی آرڈر۔ اوور''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''بڑی تیز اور سخت گیر عورت ہے''...... ڈینجر مین نے عمران کو ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا کہ لارڈ فورس کا اختیار پرنسز مارگریٹ کے پاس کیوں ہے۔ میری اطلاع کے مطابق تو لارڈ فورس لارڈ ٹیموتھی کے کہنے پر عمل کرتی ہے اور یہ گریٹ ایجنسی سے الگ ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''اس کا جواب کیمرون کو پتہ ہوگا۔ کیوں کیمرون، تم لارڈ کے لئے کام کرتے ہو یا پرنسز مارگریٹ کے لئے''...... ڈینجر مین نے کیمرون کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اس کے سر کے بال پکڑ کر انہیں زور سے جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

''ہم لارڈ کے حکم کے غلام ہیں لیکن نجانے آج لارڈ کو کیا ہوا ہے کہ اس نے ہماری کمان پرنسز مارگریٹ کے حوالے کر دی ہے۔ پرنسز مارگریٹ جو گریٹ ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ کے طور پر کام کرتی تھی لارڈ نے اسے گریٹ ایجنسی کا باس بھی بنا دیا ہے''۔ کیمرون نے کہا۔

''گریٹ ایجنسی کا باس سالمنڈ تھا اس کا کیا ہوا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ لارڈ نے شاید اسے ہٹا کر اس کی جگہ پرنسز مارگریٹ کو دی ہے''...... کیمرون نے جواب دیا۔

''کیا تمہاری ڈائریکٹ لارڈ سے بھی بات ہوتی ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ہوتی ہے لیکن اب لارڈ کا حکم ہے کہ میں پرنسز کے احکامات پر عمل کروں گا اور براہ راست رپورٹ اسے ہی دوں گا''...... کیمرون نے کہا۔

''مجھے لارڈ کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''میرے پاس لارڈ کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نہیں ہے۔ اسے جب ضرورت ہوتی ہے تو وہ خود ہی مجھے کال کر لیتا ہے''۔ کیمرون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے ڈاکٹر ہوسٹن کی طرح اس کا بھی تمہارے ہاتھوں کا ہنر دیکھنے کو دل کر رہا ہے''...... عمران نے ڈینجر مین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سمجھ گیا۔ میں ابھی اسے اپنا ہنر دکھا دیتا ہوں''...... ڈینجر مین نے کہا اور اس نے کیمرون کی ناک میں دو انگلیاں ڈال کر اس زور سے اوپر کی طرف جھٹکا دیا کہ کیمرون کی ناک چرتی چلی گئی۔ کیمرون کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔

''پرنس کے سامنے سچ بولو گے تو تم سلامت رہو گے ورنہ تمہارا

حشر بے حد بھیانک ہو گا''...... ڈینجر مین نے غراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... کیمرون نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا تو عمران نے ڈینجر مین کو اشارہ کیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ عمران کا اشارہ دیکھ کر ڈینجر مین کو غصہ آ گیا۔ اس نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلی سیدھی کی اور پھر اس سے پہلے کہ کیمرون کچھ سمجھتا اس کے حلق سے تیز اور انتہائی دردناک چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے پھڑکنا شروع ہو گیا۔ ڈینجر مین نے سیدھی انگلی کسی خنجر کی طرح کیمرون کی دائیں آنکھ میں گھسیڑ دی تھی۔ جب اس نے انگلی کھینچی تو کیمرون کی آنکھ کے ڈھیلے کے ساتھ غلیظ مواد سا نکل کر باہر آ گرا۔

''بولو۔ جلدی بولو ورنہ دوسری آنکھ سے بھی جاؤ گے''...... ڈینجر مین نے خنجر کی طرح سیدھی انگلی کیمرون کی دوسری آنکھ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''لارڈ مجھ سے سیل فون پر بات کرتا ہے''...... کیمرون نے کہا۔

''کہاں ہے تمہارا سیل فون''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ بھی میرے پاس ہے۔ قیمتی سیٹ تھا میں نے اسے آف کر کے اپنے پاس رکھ لیا تھا''...... ڈینجر مین نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس نے جیب سے ایک قیمتی اور جدید سیل فون نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس سے سیل فون لے کر اسے آن کرنا شروع کر دیا۔

''کس نام سے لارڈ کا نمبر فیڈ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ایل ٹی کا نمبر لارڈ ٹیوتھی کے نام سے ہی درج ہے''۔ کیمرون نے جواب دیا۔ عمران نے سر ہلا کر سیل فون کی فون بک اوپن کی اور سرچ میں ایل ٹی لکھ کر اوکے کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ڈسپلے پر ایل ٹی کا نام ابھر آیا۔

''تم لارڈ سے چیف کہہ کر بات کرتے ہو یا اسے لارڈ ہی کہتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''لارڈ۔ میں ہی کیا سب ہی اسے لارڈ کہتے ہیں''...... کیمرون نے جواب دیا۔

''منہ بند کرو اس کا''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین نے ایک بار پھر کیمرون کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے ایل ٹی کے نمبر پر کال کرنے کے لئے ایک بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف کالنگ بیل بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس لارڈ سپیکنگ''...... دوسری طرف سے لارڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''کیمرون بول رہا ہوں لارڈ''...... عمران نے کیمرون کی آواز میں کہا۔

''جانتا ہوں۔ بولو کس لئے فون کیا ہے اور جنگل میں موجود کرائم ٹرائب اور پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا ہے''...... لارڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں لارڈ۔ میں نے ان کی ہلاکت کی رپورٹ پرنسز کو دے دی تھی۔ آپ کو میں نے یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ ان میں سے پانچ افراد جن میں ایک عورت بھی شامل ہے، نے کرائم ٹرائب کی خفیہ سرنگ سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔ مجھے چونکہ خدشہ تھا کہ میزائلوں اور آگ سے بچنے کے لئے کرائم ٹرائب کے افراد خفیہ سرنگ میں پناہ لے سکتے ہیں اور پھر وہ اس سرنگ سے جنگل سے نکلنے کی کوشش کر سکتے ہیں اس لئے میں نے اس سرنگ کے باہر پہلے سے مورچہ سنبھال لیا تھا۔ پھر وہی ہوا۔ کچھ دیر بعد سرنگ کا دہانہ کھلا تو سرنگ سے پانچ افراد نکل کر باہر آ گئے جو بے حد ڈرے اور سہمے ہوئے تھے"...... عمران نے کیمرون کی آواز میں بات کرتے کہا۔

"ہونہہ۔ کون تھے وہ اور تم نے ان کا کیا کیا ہے"...... لارڈ نے اسی انداز میں پوچھا۔

"میں نے انہیں زندہ گرفتار کیا ہے لارڈ اور اب وہ پانچوں میرے سامنے بندھے ہوئے اور بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں پکڑ کر فوری طور پر رسیوں سے بندھوا لیا تھا اور پھر میں نے انہیں طویل مدت کے لئے بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے تا کہ وہ کسی قسم کی مزاحمت نہ کر سکیں۔ پہلے میں نے سوچا کہ میں انہیں ہلاک کر دوں لیکن مجھے ان پر شک ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے انہیں ہلاک کرنے سے پہلے میں نے آپ سے مشورہ کرنا

ضروری سمجھا تھا۔ میں نے اس سلسلے میں پرنسز مارگریٹ سے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ شاید کہیں اور مصروف ہیں اس لئے میری ان سے بات نہیں ہو سکی تھی"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں شک ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر تم نے انہیں اب تک زندہ کیوں رکھا ہوا ہے نانسنس۔ وہ جیسے ہی سرنگ سے باہر آئے تھے تمہیں چاہئے تھا کہ تم اسی وقت انہیں ہلاک کر دیتے۔ نانسنس"...... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ۔ سوری لارڈ۔ میں سمجھا تھا کہ شاید آپ ان سے کوئی ضروری معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں اس لئے میں نے انہیں فوراً ہلاک کرنے سے گریز کیا تھا"...... عمران نے جان بوجھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم انہیں ابھی اور اسی وقت ہلاک کر دو اور ان کی لاشیں جلتے ہوئے جنگل میں پھینک دو تا کہ کرائم ٹرائب کے کرمنلز کے ساتھ ساتھ ان کی لاشیں بھی جل کر راکھ بن جائیں"...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یس لارڈ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ایک منٹ۔ یہ بتاؤ کہ کیا وہ اپنے اصلی حلیوں میں ہیں یا

میک اپ میں ہیں''...... لارڈ نے پوچھا۔

''مجھے تو وہ میک اپ میں معلوم ہو رہے ہیں لارڈ۔ میں نے ان کے میک اپ صاف کرنے کے لئے جدید میک اپ واشر بھی استعمال کیا تھا لیکن ان کے میک اپ صاف نہیں ہوئے تھے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ان کے چہرے جدید میک اپ واشر سے صاف نہیں ہوئے تھے پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ میک اپ میں ہیں۔ نانسنس''...... لارڈ نے کہا۔

''ان کے جسموں کی کھال اور ان کے چہروں کی کھال کے رنگ میں فرق ہے لارڈ۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ میک اپ میں ہیں۔ انہوں نے شاید انتہائی جدید میک اپ کر رکھے ہیں جو ہمارے جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہیں ہو سکے ہیں''۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ دنیا کا ایسا کون سا میک اپ ہو سکتا جسے ہمارا جدید ترین میک اپ واشر بھی صاف نہیں کر سکا ہے''...... لارڈ نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بات سے تو میں خود بھی حیران ہوں لارڈ۔ اسی لئے میں نے انہیں ہلاک کرنے سے اجتناب کیا تھا''...... کیمرون نے کہا۔

''تم ایک کام کرو۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کرو اور پھر ان کی لاشیں لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ اور ان کے میک اپ صاف

کرنے کی کوشش کرو۔ اگر ان کے میک اپ صاف ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر میں خود وہاں آ کر چیک کروں گا کہ آیا وہ میک اپ میں تھے بھی یا نہیں''...... لارڈ نے کہا۔

''یہ بے ہوش ہیں لارڈ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں زندہ حالت میں ہی ہیڈ کوارٹر لے جاتا ہوں۔ جس طرح آپ کو تجسس ہو رہا ہے مجھے بھی بے حد تجسس ہو رہا ہے کہ آخر انہوں نے ایسا کون سا میک اپ کیا ہے جو صاف نہیں ہو رہا ہے۔ یہ بات میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ پانچوں میک اپ میں ہی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر میں ان کا میک اپ نہ اتار سکا تو پھر میں انہیں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ کر ان کے مائنڈ اسکین کراؤں اور ان سے معلوم کروں گا کہ انہوں نے کس قسم کے میک اپ کر رکھے ہیں اور اس میک اپ کو کیسے صاف کیا جا سکتا ہے تاکہ ہم آئندہ اس معاملے میں مزید احتیاط برت سکیں''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اس بات کا دھیان رکھنا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جو ہاری ہوئی بازی بھی جیتنا جانتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ان سے پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ جاؤ اور وہ موقع کا فائدہ اٹھا کر تمہیں اور تمہارے ہیڈ کوارٹر کو ہی ختم کر دیں''...... لارڈ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں لارڈ۔ میں انہیں ہوش میں ضرور لاؤں گا لیکن انہیں ڈبل ڈوز کے انجکشن لگا دوں گا تاکہ یہ مسلسل نشے کی

کیفیت میں مبتلا رہیں۔ نشے کی حالت میں یہ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں رہیں گے اور ان کے مائنڈ بھی آسانی سے اسکین ہو جائیں گے“......عمران نے کہا۔

”اوکے۔ لے جاؤ انہیں اپنے ہیڈ کوارٹر“......لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ۔ تھینک یو لارڈ“......عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایک بات کا دھیان رکھنا۔ پاکیشیائی ایجنٹ زندہ ہیں اور تمہارے قبضے میں ہیں اس کے بارے میں پرنسز مارگریٹ کو ابھی کچھ پتہ نہیں چلنا چاہئے“......لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ۔ جیسا آپ کا حکم“......عمران نے کہا۔

”اگر تمہیں وہ کال کرے تو تم نے اسے یہی رپورٹ دینی ہے کہ کرائم ٹرائب کے ساتھ یہ سب بھی ہلاک ہو چکے ہیں“......لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ۔ میں ایسا ہی کہوں گا“......عمران نے کہا۔

”اوکے۔ ان کے میک اپ چیک کراؤ اور پھر مجھے رپورٹ کرو۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا“......لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ“......عمران نے کہا اور لارڈ نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ کیمرون کا منہ ڈینجر مین نے پکڑ رکھا تھا۔ عمران اور لارڈ کے درمیان ہونے والی باتیں سن کر اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ اس کی آواز میں بات

کرنے والے پاکیشیائی ایجنٹ کی ہر بات لارڈ اتنی آسانی سے مان جائے گا۔ عمران کو فون آف کرتے دیکھ کر ڈینجر مین نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔

”تم انسان ہو یا جادوگر۔ تم اس طرح میری آواز میں بات کیسے کر لیتے ہو“......کیمرون نے عمران کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”جادوگر بھی انسان ہی ہوتے ہیں پیارے۔ بہرحال اب تم مزید تکلیف نہیں اٹھانا چاہتے تو چلو ہمارے ساتھ“......عمران نے کہا۔

”کہاں“......کیمرون نے بے ساختہ پوچھا۔

”تمہارے ہیڈ کوارٹر اور کہاں“......عمران نے کہا۔

”لل لل۔ لیکن......“ کیمرون نے کہنا چاہا تو ڈینجر مین نے فوراً انگلی نیزے کی طرح تان کر اس کی اکلوتی آنکھ کے سامنے کر دی۔ اس کی انگلی دیکھ کر کیمرون نے فوراً اپنا منہ بند کر لیا۔

”کیا ہم سب بھی تمہارے ساتھ چلیں“......ڈینجر مین نے کہا۔

”ہاں۔ یہاں جیپیں اور کاریں موجود ہیں۔ ہم سب ہی چلیں گے اور وہاں جاتے ہی اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں گے۔ اگر لارڈ وہاں آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ پھر ہم لارڈ فورٹ جا کر اس پر ایک ساتھ یلغار کر دیں گے“......عمران نے کہا۔

”لارڈ سے تو ہماری دشمنی ہے لیکن تم اس پر کیوں حملہ کرنا

چاہتے ہو۔ اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے''...... ڈینجر مین نے پوچھا۔

''اس کے پاس پاکیشیا کی ایک قیمتی چیز ہے جس کا غلط استعمال پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ہم اس سے وہ قیمتی چیز حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اب ظاہر ہے لارڈ جیسا انسان قیمتی چیز آسانی سے تو واپس نہیں کر سکتا اس لئے ہمیں اس کے خلاف کام کرنا پڑے گا تب ہی وہ ہمیں ہماری چیز واپس کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہے وہ قیمتی چیز''...... ڈینجر مین نے حیران ہو کر پوچھا۔

''یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ جیسے تمہاری مرضی''...... ڈینجر مین نے بغیر کسی ردِعمل کے کہا۔

''اب چلو۔ ہمیں لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر کے پرنسز مارگریٹ کے خلاف بھی کام کرنا ہے جس نے ہمارے ساتھ ساتھ تم سب کو بھی ہلاک کرنے کی بھیانک کارروائی کرائی تھی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں اس حرافہ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا جو انسانوں کو انسان ہی نہیں سمجھتی اور درندوں کی طرح چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ اس ظالم اور جلاد صفت عورت کو ہلاک کرنا ضروری ہے''...... ڈینجر مین نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اس کے ساتھیوں نے پہلے ہی لارڈ

فورس کی جیپیں سنبھال رکھی تھیں۔ باقی افراد بھی جیپوں پر سوار ہونا شروع ہو گئے۔

عمران کے کہنے پر ڈینجر مین نے کیمرون کی کنپٹی پر مکا مار کر اسے بے ہوش کر دیا۔ کیمرون کا قد کاٹھ چونکہ کیپٹن شکیل سے ملتا تھا اس لئے عمران نے اسے کیمرون کو اٹھا کر کسی چٹان کے پیچھے لے جانے کے لئے کہا تا کہ وہ اس کا لباس اتار کر پہن سکے۔ کیپٹن شکیل کچھ ہی دیر میں کیمرون کا لباس پہن کر آ گیا تو عمران نے جیب سے منی میک اپ کٹ نکالی اور کیپٹن شکیل کے چہرے پر کیمرون کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہاں دو کیمرون موجود تھے۔

''اگر کیپٹن شکیل ہمارے ساتھ کیمرون بن کر جا رہا ہے تو پھر ہمیں اسے ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اب واقعی اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ڈینجر مین جانتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر میں اسے یہیں اُڑا دیتا ہوں''...... تنویر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا تنویر نے ٹریگر دبا دیا۔ ماحول تیز تڑتڑاہٹ کی آواز سے گونجا اور بے ہوش پڑا کیمرون کا جسم یکبارگی تڑپا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔

''اب چلو''...... عمران نے کہا اور ایک کار کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ عمران کے کہنے پر کیپٹن شکیل سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تاکہ جب وہ کیمرون کے ہیڈ کوارٹر پہنچیں تو اسے دیکھ کر لارڈ فورس کے افراد کوئی بات نہ کر سکیں اور جولیا، صفدر اور تنویر پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ دوسری کار ڈینجر مین نے سنبھال لی تھی۔ اینڈرے اس کی کار میں بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں ان کی کاروں اور جیپوں کا قافلہ چل پڑا۔ چونکہ لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ڈینجر مین کو علم تھا اس لئے عمران نے اپنی کار پیچھے کر کے ڈینجر مین کو کار آگے لانے کا موقع دیا تو ڈینجر مین کار آگے لے آیا اور پھر دونوں کاریں اور ان کے پیچھے جیپیں دوڑتی چلی گئیں۔

ڈینجر مین مختلف راستوں سے کار دوڑاتا ہوا شہر سے ہٹ کر جنوبی سمت میں جا رہا تھا۔ ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد اس نے کار ایسی سڑک پر موڑ لی جہاں سڑک کے دونوں اطراف کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ کھیتوں میں بہت سے منی فارم ہاؤس بنے ہوئے تھے اور وہاں ہر طرف کسان کام کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان علاقوں میں چونکہ زیادہ کام مشینی ہوتا تھا اس لئے کھیتوں میں ٹریکٹروں اور تھریڈنگ مشینوں کی تعداد کافی زیادہ تھی جن کی آوازیں دور دور تک گونجتی سنائی دے رہی تھیں۔

ان کھیتوں میں بھی بے شمار راستے بنے ہوئے تھے۔ کھیتوں میں جانے والی تمام سڑکیں پختہ تھیں۔ ڈینجر مین نے کار کا رخ ایک

کھلی سڑک کی طرف موڑ دیا۔ اس سڑک کے اختتام پر ایک بہت بڑا فارم ہاؤس دکھائی دے رہا تھا۔ جس کا گیٹ لکڑی کے تختوں کا بنا ہوا تھا۔ ڈینجر مین نے اس سڑک پر آتے ہی کار کی رفتار آہستہ کی اور کار عمران کی کار کی سائیڈ میں لے آیا۔

''اس فارم ہاؤس کے نیچے لارڈ فورس کا ہیڈ کوارٹر ہے''۔ ڈینجر مین نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل نے چونکہ کیمرون کا میک اپ کر رکھا تھا اس لئے عمران اب کار آگے لے آیا تھا تاکہ لارڈ فورس کے اہلکار اسے آسانی سے دیکھ سکیں۔

فارم ہاؤس کے قریب چار افراد کھڑے تھے جن کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ لارڈ فورس کی کاروں اور جیپوں میں آ رہے تھے اس لئے فارم ہاؤس کے پاس موجود افراد مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ عمران کار لے کر جیسے ہی فارم ہاؤس کے دروازے کے سامنے پہنچا۔ مسلح افراد نے کیمرون کو دیکھ کر ایڑیاں بجانی شروع کر دیں اور اس کے لئے فوراً ہی فارم ہاؤس کا پھاٹک نما دروازہ کھول دیا۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے کار اندر لے جانی ہے اس لئے وہ کار روکے بغیر فارم ہاؤس کے اندر لے گیا۔ فارم ہاؤس میں کئی جیپیں کھڑی تھیں۔ سامنے ایک شیڈ بنا ہوا تھا جہاں کار پارکنگ کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ وہاں دو مزید مسلح افراد موجود تھے جنہوں نے کیمرون کو دیکھ کر

سیلوٹ کرنا شروع کر دیا تھا۔ عمران کار شیڈ کے نیچے لے گیا۔

''ہیڈ کوارٹر زیر زمین ہے۔ اب تم باہر جاؤ اور ان سے بات کرو تاکہ تمہیں یہ اس راستے تک لے جائیں جہاں سے زیر زمین ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا جا سکتا ہے''...... عمران نے بڑبڑانے کے انداز میں کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ عمران کی کار کے پیچھے دوسری کار اور جیپیں بھی اندر آ رہی تھی اور جیپوں میں موجود افراد کو دیکھ کر فارم ہاؤس کے مسلح افراد حیران ہو رہے تھے لیکن چونکہ وہ سب کیمرون کے ہمراہ آئے تھے اس لئے شاید ان میں سے کسی کو بھی کیمرون اور اس کے ساتھ آنے والے افراد سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ جیسے ہی وہ سب جیپیں لے کر فارم ہاؤس کے اندر بنے ہوئے پارکنگ ایریا میں آئے باہر موجود افراد نے پھاٹک نما دروازہ بند کر دیا۔

''ادھر آؤ تم دونوں''...... کیپٹن شکیل نے کار سے نکل کر فارم ہاؤس کے اندر موجود دونوں مسلح افراد کو اشارے سے بلاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے اس کی طرف لپکے۔

''یس سر۔ حکم''...... ان دونوں نے ایک ساتھ انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میرے ساتھ نیچے چلو۔ مجھے تم دونوں سے ضروری بات کرنی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو ان دونوں نے بغیر کسی تعرض کے

اثبات میں سر ہلا دیئے اور مڑ کر فارم ہاؤس کے شمالی حصے کی طرف بڑھنے لگے۔ کیپٹن شکیل آہستہ آہستہ ان کے پیچھے قدم بڑھا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی کار سے نکل آئے تھے اور عمران کے اشارے پر ڈینجر مین اور اس کے ساتھی بھی کار اور جیپوں سے اتر آئے تھے۔ دونوں مسلح افراد تیز تیز چلتے ہوئے شمالی حصے کے ایک کونے میں آئے اور پھر ان میں سے ایک آدمی نے زمین پر زور سے پاؤں مارا تو اچانک زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا۔ ڈھکن کھلتے ہی نیچے سے تیز روشنی آنا شروع ہو گئی جیسے نیچے سرچ لائٹس آن ہوں اور وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

عمران نے صفدر اور تنویر کو اشارہ کیا تو وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے سیڑھیوں کے پاس کھڑے مسلح افراد کی طرف بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ مسلح افراد کچھ سمجھتے وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹ پڑے۔ دوسرے لمحے دونوں مسلح افراد بے جان ہو کر زمین پر گرتے چلے گئے۔ صفدر اور تنویر ان پر کمانڈوز کے انداز میں جھپٹے تھے اور انہوں نے دونوں افراد کی گردنوں پر ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے ان کی گردنوں کی ہڈیاں توڑ دی تھیں اور ان دونوں کے منہ سے آوازیں بھی نہ نکل سکی تھیں۔

''تم اپنے چند ساتھیوں کو باہر بھیجو تاکہ وہ باہر موجود افراد کو سنبھال سکیں اور باقی سب نیچے چلو۔ نیچے جاتے ہی ہمیں تیز

ایکشن کرنا ہے تاکہ ان کا کوئی ایک آدمی بھی زندہ نہ بچ سکے“۔
عمران نے ڈینجر مین سے مخاطب ہو کر کہا جو تیز تیز چلتا ہوا اس
کے قریب آ گیا تھا۔ عمران کی بات سن کر اس نے اثبات میں سر
ہلایا اور پھر اس نے اشارے سے چار افراد کو اپنے قریب بلا لیا اور
انہیں فارم ہاؤس سے باہر موجود افراد کے بارے میں ہدایات دینے
لگا۔ اس کے ساتھی فوراً گیٹ نما دروازے کی طرف بڑھتے چلے
گئے۔

ان چاروں کو گیٹ کی طرف جاتے دیکھ کر عمران سیڑھیوں کی
طرف بڑھا۔ سیڑھیاں زیادہ طویل نہیں تھیں۔ نیچے ایک بڑا ہال تھا
جو روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ عمران نے اشارہ کیا تو کیپٹن شکیل
تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کے پیچھے عمران اور اس کے
باقی ساتھی بھی سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔

ہال میں دس سے پندرہ افراد موجود تھے جن کے مقابلے میں
عمران اور ڈینجر مین کے ساتھیوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے انہیں
قابو کرنے میں انہیں زیادہ دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔

”میری معلومات کے مطابق لارڈ فورس میں دو سو سے زائد
افراد موجود تھے لیکن یہاں تو ان کی تعداد بے حد کم تھی۔ جنگل میں
ہم نے جن افراد کو ہلاک کیا تھا وہ بھی زیادہ سے زیادہ پچاس کے
لگ بھگ ہوں گے۔ پھر باقی افراد کہاں ہیں“...... ڈینجر مین نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ باقی افراد لارڈ یا پھر پرنسز مارگریٹ کے حکم پر
کہیں کارروائی کرنے کے لئے گئے ہوں“...... عمران نے کہا تو
ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہاں سے لارڈ فورٹ کتنی دور ہے“...... جولیا نے ڈینجر مین
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”زیادہ دور نہیں ہے۔ ہم ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں وہاں
پہنچ سکتے ہیں“...... ڈینجر مین نے جواب دیا۔

”تو پھر ہمیں جلد سے جلد تیاری کر لینی چاہئے ایسا نہ ہو کہ لارڈ
کو اس بات کا علم ہو جائے کہ اس کی فورس ختم ہو چکی ہے اور اس
کی جگہ ہم موجود ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں عقلمند بیوی کا عقلمندانہ فیصلہ کیوں
تنویر“...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر اسے تیز
نظروں سے دیکھنے لگا۔

”کیسی بیوی۔ کون سی بیوی“...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے
کہا۔

”وہ میں۔ وہ۔ وہ۔ وہ“...... عمران نے جولیا کو گھورتے دیکھ کر
بڑے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار ہنس
پڑے۔

”ہر وقت کی فضول باتیں اچھی نہیں ہوتیں۔ کبھی تو سنجیدہ ہو جایا
کرو“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا بیگم۔ ارے ہپ۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ وہ۔ وہ"۔ عمران نے ایک بار پھر گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے جبکہ باقی ممبران کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں ابھر آئی تھیں۔

"پھر کیا ارادہ ہے پرنس۔ کیا ہمیں آج ہی لارڈ فورٹ پر حملہ کرنا ہے"...... ڈینجر مین نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ کل کا کام ہم آج پر نہیں ٹال سکتے۔ اوہ پھر زبان پھسل گئی۔ میرا مطلب ہے کہ ہم آج کا کام کل پر نہیں ٹال سکتے۔ لارڈ جتنی جلدی ہمارے قابو میں آ جائے ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ پھر میں تیاری کراتا ہوں ہم اب سے آدھے گھنٹے بعد لارڈ فورٹ کی طرف نکل پڑیں گے"...... ڈینجر مین نے کہا تو عمران نے جواب میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجی تو پرنسز مارگریٹ نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس لیڈی باس فرام گریٹ ایجنسی ہیڈ کوارٹر"...... پرنسز مارگریٹ نے مخصوص پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

"زوڈک بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"کون زوڈک"...... پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق لارڈ فورس سے ہے مادام اور میں کیمرون کے بعد لارڈ فورس کا سیکنڈ انچارج ہوں"...... زوڈک نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیمرون کہاں ہے اور تم نے کیوں کال کی ہے مجھے"۔ پرنسز مارگریٹ نے ماتھے پر تیوریاں چڑھاتے ہوئے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

"مجھے آپ کو ایک اہم اطلاع دینی ہے مادام"...... زوڈک نے اسی انداز میں کہا۔

"کیسی اطلاع"...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

"کیمرون ہلاک ہو چکا ہے مادام"...... زوڈک نے کہا اور اس کی بات سن کر پرنسز مارگریٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔

"کیا کہا تم نے۔ کیمرون ہلاک ہو چکا ہے۔ کب۔ کیسے"۔ پرنسز مارگریٹ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس مادام۔ نہ صرف کیمرون بلکہ لارڈ فورس کا بھی مکمل طور پر خاتمہ ہو چکا ہے"...... زوڈک نے انتہائی تاسف بھرے لہجے میں کہا تو پرنسز مارگریٹ کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی۔

"تم ہوش میں تو ہو۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ لارڈ فورس کا خاتمہ کون کر سکتا ہے۔ کس میں اتنی جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ لارڈ فورس کے سامنے ٹھہر سکے اور اس کا خاتمہ کر سکے"...... پرنسز مارگریٹ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مادام۔ لارڈ فورس کا خاتمہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرائم ٹرائب کے کرمنلز نے کیا ہے"...... زوڈک نے جواب دیا تو پرنسز مارگریٹ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس، کرائم ٹرائب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو کیمرون نے تو بتایا تھا کہ اس نے کرائم ٹرائب پر میزائل فائر کئے ہیں اور سارے جنگل میں آگ لگ چکی ہے جس سے کرائم ٹرائب

اور وہاں موجود کرمنلز کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد بھی جل کر راکھ بن چکے ہیں"...... پرنسز مارگریٹ نے اسی انداز میں کہا۔

"یہ کیمرون کا اندازہ تھا مادام کہ اس نے میزائل فائر کر کے کرائم ٹرائب کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میزائلوں اور جنگل میں لگی ہوئی آگ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو تو کیا کرائم ٹرائب کے ایک کرمنل کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا"...... زوڈک نے کہا اور پھر اس نے پرنسز مارگریٹ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرمنلز کے خفیہ سرنگ سے نکلنے، کیمرون اور اس کی فورس پر حملہ کرنے اور کیمرون پر تشدد کرنے کے بعد اس کے روپ میں پاکیشیائی جاسوس کے کیمرون بن کر لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر میں جانے کے تمام واقعات تفصیل کے ساتھ بتانے شروع کر دیئے جسے سنتے ہوئے پرنسز مارگریٹ کی آنکھیں پھیلتی جا رہی تھیں اور جب زوڈک نے بتایا کہ لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر پر اب علی عمران، اس کے ساتھیوں اور کرمنلز کا قبضہ ہے تو پرنسز مارگریٹ نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیا۔

"یہ سب تم کیسے جانتے ہو۔ اگر تمہارا تعلق لارڈ فورس سے ہے تو پھر تم اب تک ان کے ہاتھوں سے زندہ کیسے بچ گئے"...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

"میں شروع سے ہی کرائم ٹرائب میں موجود تھا مادام۔ مجھے

کیمرون نے خصوصی طور پر ایک کرمنل کے روپ میں کرائم ٹرائب بھیج رکھا تھا۔ کیمرون نے جس طرح کرائم ٹرائب کو مانیٹر کرنے کے لئے وہاں سیکورٹی کیمرے لگا رکھے تھے وہاں اس نے مجھے بھی اس ٹرائب میں بھیج رکھا تھا تاکہ میں ان کی ہر ایکٹوٹیز پر نظر رکھ سکوں اور ان کے بارے میں کیمرون کو آگاہ کرتا رہوں لیکن اب چونکہ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس تھی اس لئے میں کوشش کے باوجود کیمرون کو کوئی اطلاع نہیں دے سکا تھا اور اب جبکہ ان سب نے لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے تو مجھے باہر آ کر آپ سے بات کرنے کا موقع مل گیا ہے“...... زوڈک نے کہا۔

”ہونہہ۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ارادہ ہے۔ کیا وہ گریٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی پلاننگ کر رہے ہیں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”پہلے ان کا یہی پلان تھا کہ وہ گریٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں اور وہ آپ کو اپنے قابو میں کر کے لارڈ تک پہنچنے کی کوشش کریں لیکن انہوں نے اب یہی فیصلہ کیا ہے کہ گریٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی بجائے وہ ڈائریکٹ لارڈ فورٹ پر حملہ کریں اور لارڈ فورٹ کو تہس نہس کرتے ہوئے لارڈ تک پہنچ جائیں“...... زوڈک نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو وہ لارڈ تک پہنچنا چاہتے ہیں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”لیس مادام۔ عمران کا کہنا ہے کہ لارڈ کے پاس پاکیشیا کی ایک انتہائی قیمتی چیز موجود ہے جس کے حصول کے لئے وہ گریٹ لینڈ آئے ہیں اور وہ اپنی قیمتی چیز لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے“۔ زوڈک نے جواب دیا۔

”تم بتا رہے ہو کہ تم شروع سے ہی کرائم ٹرائب میں موجود تھے پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ گریٹ ایجنسی کے باس کی جگہ میں نے سنبھال لی ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے خیال آنے پر زوڈک سے مشکوک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”میزائل حملے سے پہلے مجھے کیمرون نے ٹیکسٹ میسج بھیجا تھا تاکہ میں جلد سے جلد اس قبیلے سے نکل جاؤں ورنہ میزائل حملے میں، کرمنلز کے ساتھ میں بھی مارا جاؤں گا۔ اس ٹیکسٹ میسج میں کیمرون نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ گریٹ ایجنسی کا باس سالمنڈ ہلاک ہو چکا ہے اور اس کی جگہ آپ کو نیا باس مقرر کر دیا گیا ہے۔ کیمرون نے یہ بھی لکھا تھا کہ لارڈ نے لارڈ فورس کی خدمات بھی آپ کے سپرد کر دی ہیں اگر ضرورت کے تحت کبھی آپ مجھے کال کریں تو میں آپ کے ساتھ مکمل تعاون کر سکوں۔ کیمرون نے مجھے آپ کا نمبر بھی دے دیا تھا“...... زوڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو پرنسز مارگریٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ورنہ وہ یہی شک کر رہی تھی کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی میزائل حملے اور جنگل میں لگنے والی آگ سے بچ سکتے ہیں اور

کیمرون کو ہلاک کر کے لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر سکتے ہیں تو عمران اپنے مفاد کے لئے اس سے زوڈک کی آواز میں بات بھی کر سکتا ہے۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ وہ لارڈ فورٹ پر حملہ کرنے جا رہے ہیں تو اس کے لئے انہوں نے کیا منصوبہ بندی کی ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا تو زوڈک اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پلاننگ کے بارے میں بتانے لگا۔

"ہونہہ۔ تم ان کے ساتھ ہی رہنا اور مجھے ان کے بارے میں انفارمیشن دیتے رہنا۔ تب تک میں لارڈ کو ساری صورتحال سے آگاہ کر دیتی ہوں"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"یس مادام"...... زوڈک نے کہا۔

"میرے سیل فون کا نمبر نوٹ کر لو۔ اگر تمہیں مجھ سے فون پر بات کرنے کا موقع نہ مل سکے تو ان کے بارے میں تم مجھے ٹیکسٹ میسج بھی بھیج سکتے ہو"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"یس مادام۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا"...... زوڈک نے جواب دیا تو پرنسز مارگریٹ نے اسے اپنے سیل فون کا نمبر نوٹ کرا دیا اور اسے چند ضروری ہدایات دے کر فون کے کریڈل پر ہاتھ مارا تو لائن ڈسکنکٹ ہو گئی، اس نے دوسری بار کریڈل پر ہاتھ مارا اور پھر جیسے ہی فون کی ٹون بحال ہوئی اس نے تیزی سے لارڈ فورٹ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لارڈ فورٹ"...... رابطہ ملتے ہی لارڈ فورٹ کے ٹیلی فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"لیڈی باس پرنسز مارگریٹ بول رہی ہوں۔ میری لارڈ سے بات کراؤ۔ فوراً"...... پرنسز مارگریٹ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام۔ ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں بات کراتی ہوں"...... آپریٹر نے اس کی آواز پہچان کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ایک لمحے کے لئے فون میں خاموشی چھائی پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ ٹیموتھی سپیکنگ"...... دوسری طرف سے لارڈ ٹیموتھی کی کڑک دار آواز سنائی دی۔

"پرنسز مارگریٹ بول رہی ہوں"...... پرنسز مارگریٹ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس پرنسز۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... لارڈ نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"میں لارڈ فورٹ پہنچ رہی ہوں۔ مجھے آپ سے بے حد ضروری بات کرنی ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ احتیاط سے کام لے رہی تھی کیونکہ اس نے کال لارڈ فورٹ کی مخصوص ایکسچینج کے توسط سے کی تھی جسے سنے جانے کا خطرہ تھا۔

"اوکے۔ میں بھی تمہیں کال کر کے یہاں بلانے ہی والا تھا۔ مجھے بھی تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے۔ میں بیس منٹوں تک پہنچ رہی ہوں"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ"...... لارڈ نے کہا تو پرنسز مارگریٹ نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"ہونہہ۔ آؤ عمران۔ اب میں لارڈ فورٹ جا کر تمہارا شایان شان استقبال کروں گی۔ تم نے لارڈ فورس کا تو خاتمہ کر دیا ہے لیکن لارڈ فورٹ فتح کرنا تمہارے لئے ناممکن ہو گا۔ ایک تو لارڈ فورٹ ناقابلِ تسخیر ہے اور دوسرا وہاں اب لارڈ کا نہیں میرا کنٹرول ہے۔ اب میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ گرفتار کروں گی اور پھر تم سب کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گی۔ اس بار تم میں سے کوئی زندہ نہیں بچ سکے گا"...... پرنسز مارگریٹ نے غراتے ہوئے کہا وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک تیز رفتار کار میں لارڈ فورٹ کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔

لارڈ فورٹ میں داخل ہونے سے اسے روکا نہیں گیا تھا۔ وہ کار لارڈ فورٹ کے پورچ میں لے آئی اور تیز تیز چلتی ہوئی ایک راہداری میں آ گئی جہاں ایم ٹو، ایم تھری اور ایم فور ایک ساتھ چلتے ہوئے اس کی طرف آ رہے تھے۔

"لارڈ کہاں ہیں"...... پرنسز مارگریٹ نے ان تینوں کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"وہ ہارڈ روم میں ہیں"...... ایم ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اور تمہارا باس ایم ون۔ وہ کہاں ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

"وہ لارڈ کے ساتھ ہیں۔ لارڈ نے انہیں ضروری ہدایات دینے کے لئے بلایا ہے"...... ایم ٹو نے جواب دیا تو پرنسز مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی وہ زیر زمین بنے ہوئے ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گئی۔ دروازہ کسی لفٹ کے دروازے جیسا تھا۔ دروازے کی سائیڈ کی دیوار پر ایک پینل لگا ہوا تھا جس پر سپیکر اور مختلف بٹن لگے ہوئے تھے۔ پرنسز مارگریٹ نے ایک بٹن پریس کیا تو پینل کا سپیکر جاگ اٹھا۔

"لیں"...... سپیکر سے لارڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پرنسز مارگریٹ"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"اوہ۔ اوکے میں دروازہ کھولتا ہوں"...... لارڈ کی آواز سنائی دی اور دوسرے ہی لمحے دروازہ سرر کی آواز کے ساتھ دو حصوں میں تقسیم ہو کر سائیڈ کی دیواروں میں دھنستا چلا گیا اور دروازہ کھلتے ہی پرنسز مارگریٹ اندر داخل ہو گئی۔ اندر ایک وسیع و عریض اور انتہائی شاندار آفس بنا ہوا تھا جہاں ایک جہازی سائز کی میز رکھی ہوئی تھی۔ میز کے پیچھے ایک اونچی نشست والی کرسی تھی جس پر لارڈ شان سے بیٹھا تھا۔ پرنسز مارگریٹ جیسے ہی آفس میں داخل ہوئی

اس کے پیچھے دروازہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔ پرنسز مارگریٹ تیز تیز چلتی ہوئی میز کی طرف بڑھی اور پھر لارڈ سے کوئی بات کئے بغیر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

”کیا بات ہے مادام۔ کچھ پریشان دکھائی دے رہی ہیں آپ“...... لارڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں عمران اور ان کرمنلز کی وجہ سے پریشان ہوں جو جنگل میں لارڈ فورس کے حملے سے بچ نکلے تھے“...... پرنسز نے کہا تو لارڈ بری طرح سے اچھل پڑا۔

”بچ نکلے تھے۔ کیا مطلب“...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پرنسز مارگریٹ نے اسے زوڈک کی بتائی ہوئی تمام باتوں سے آگاہ کر دیا جنہیں سن کر لارڈ کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی تشویش کے سائے لہرانا شروع ہو گئے۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے کیمرون نے نہیں۔ کیمرون کی آواز میں عمران نے کال کی تھی“...... لارڈ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا کہا۔ کیمرون نے تمہیں کال کی تھی۔ کیوں“...... پرنسز مارگریٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں نے اسے منی وائلڈ پر اٹیک کے بارے میں پوچھنے کے لئے کال کی تھی“...... لارڈ نے جیسے بات بنانے والے انداز میں کہا۔

”پھر کیا کہا تھا اس نے“...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اس نے تو مجھے یہی رپورٹ دی تھی کہ میزائلوں نے کرائم ٹرائب کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے اور منی وائلڈ میں زبردست آگ بھڑک اٹھی ہے۔ اگر کرائم ٹرائب کا کوئی کرمنل میزائل حملے سے بچ بھی گیا ہو گا تو وہ جنگل میں لگنے والی آگ سے نہیں بچ سکے گا“...... لارڈ نے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کے باوجود وہ سب وہاں سے بچ نکلے تھے اور انہوں نے الٹا لارڈ فورس کو ہی ختم کر دیا ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”یہ اچھا ہی ہوا ہے کہ کیمرون نے اپنا ایک آدمی کرائم ٹرائب میں بھی بھیجا ہوا تھا جس سے ہمیں ساری صورتحال کا علم ہو گیا تھا ورنہ ہمیں عمران کی سازش کا پتہ بھی نہ چلتا اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں پہنچ جاتا“...... لارڈ نے کہا۔

”لارڈ فورٹ تسخیر کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے پاسکل۔ یہاں آ کر وہ اپنی زندگی کی بہت بڑی غلطی کر رہا ہے۔ یہاں اسے اور اس کے ساتھیوں کو سوائے موت کے کچھ نہیں ملے گا اور میں ان کی موت اس قدر بھیانک بنا دوں گی کہ مرنے کے بعد بھی ان کی روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی“...... پرنسز مارگریٹ نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی لارڈ فورٹ کی طرف پیش قدمی کریں مجھے لارڈ فورٹ کی سیکورٹی میں اضافہ کر دینا چاہئے تاکہ انہیں لارڈ فورٹ میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہ مل سکے“...... لارڈ نے کہا تو پرنسز مارگریٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا ایک بٹن پریس کیا۔

”یس لارڈ“...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ایم ٹو، ایم تھری اور ایم فور کو میرے پاس بھیجو فوراً“...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس لارڈ۔ میں ابھی بھیجتا ہوں انہیں“...... سیکرٹری نے کہا تو لارڈ نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔

”ایم ون کہاں ہے۔ اسے تم نے کیوں نہیں بلایا“...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

”میں نے اسے ضروری کام کے لئے باہر بھیجا ہے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر تک آ جائے گا“...... لارڈ نے کہا۔

”لیکن ایم ٹو، تھری اور فور مجھے باہر ملے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ یہاں موجود ہے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”ہاں۔ وہ تمہارے آنے سے چند لمحے قبل گیا ہے۔ میں نے اسے دوسرے خفیہ راستے سے باہر بھیجا ہے“...... لارڈ نے جواب

دیا۔

”لیکن کہاں بھیجا ہے تم نے اسے“...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”وہ لارڈ ٹیموتھی کے سیکرٹ سٹرانگ روم میں گیا ہے جہاں لارڈ ٹیموتھی کی تمام پرسنل فائلیں رکھی ہوئی ہیں۔ مجھے یہاں چونکہ مستقل طور پر لارڈ بن کر رہنا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس لارڈ کے بارے میں تمام معلومات ہوں تاکہ میں کسی بھی مرحلے پر مار نہ کھا سکوں اور اس کے لئے لارڈ کی پرسنل فائلوں کا پڑھنا ضروری ہے“...... لارڈ نے کہا تو پرنسز مارگریٹ نے مطمئن ہو کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایم ٹو، ایم تھری اور ایم فور وہاں موجود تھے۔ لارڈ نے انہیں لارڈ فورٹ پر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرمنلو کے متوقع حملے کے بارے میں آگاہ کرنے اور لارڈ فورٹ کی سیکورٹی ٹائٹ اور فول پروف کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔ لارڈ کی ہدایات سن کر تینوں ماسٹرز سر ہلا کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

ابھی دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ پرنسز مارگریٹ کے سیل فون پر ٹیکسٹ میسج کی ٹون بج اٹھی تو پرنسز مارگریٹ نے اپنے ہینڈ بیگ سے سیل فون نکال لیا۔ ڈسپلے پر زوڈک کی طرف سے اسے ایک ٹیکسٹ میسج سینڈ کیا گیا تھا۔ پرنسز مارگریٹ نے میسج آن کیا اور اسے غور سے پڑھنا شروع ہو گئی۔

”کس کا میسج ہے“...... لارڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”زوڈک کا“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”اوہ۔ کیا لکھا ہے اس نے“...... لارڈ نے پوچھا۔

”عمران اور اس کے ساتھی بڑی تعداد میں اسلحہ لے کر لارڈ فورٹ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو لارڈ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”اوہ۔ کہاں ہیں وہ اور کتنی دیر میں لارڈ فورٹ تک پہنچیں گے“...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”انہیں یہاں تک آنے میں تیس منٹ لگ جائیں گے۔ تم فکر نہ کرو۔ میں یہاں ان کا استقبال کرنے کے لئے ہی آئی ہوں۔ دیکھنا اب میں ان کا کیا حشر کرتی ہوں“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ جوش و جذبے سے تمتما رہا تھا جیسے اس نے عمران اور اس کے ساتھ آنے والے مسلح افراد کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے بہترین حکمت عملی سوچ لی ہو۔

”کہاں جا رہی ہو تم“...... لارڈ نے پوچھا۔

”عمران اور اس کے ساتھ آنے والے افراد کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ لارڈ نے اسے روکنے کے

لئے منہ کھولا پھر اس نے کچھ سوچ کر منہ بند کر لیا اور ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ وہ بڑی طنزیہ اور زہریلی نظروں سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ پرنسز مارگریٹ نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں دروازے کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دروازہ سرر کی آواز کے ساتھ کھلا اور پرنسز مارگریٹ اطمینان بھرے انداز میں چلتی ہوئی باہر نکلتی چلی گئی۔

"تمہارا زوڈک کے بارے میں کیا کہنا ہے۔ کیا یہ تمہارے بھروسے کا آدمی ہے"...... عمران نے ڈینجر مین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ جو اسلحہ اٹھائے عمران کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتا ہوا فارم ہاؤس میں موجود گاڑیوں میں رکھنے کے لئے جا رہا تھا۔ اس کی بات سن کر وہ چونک پڑا۔

"کیوں کیا ہوا ہے"...... ڈینجر مین نے پوچھا۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا تعلق بھی انڈر ورلڈ سے ہے اور وہ کافی عرصے سے ہمارے ساتھ ہے"...... ڈینجر مین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر میں کہوں کہ وہ انڈر ورلڈ کا آدمی نہیں ہے اور اس کا تعلق لارڈ فورس سے ہے تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈینجر مین کے اٹھتے ہوئے قدم رک گئے اور وہ انتہائی حیرت بھری

نظروں سے عمران کی جانب دیکھنا شروع ہو گیا۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس کا تعلق لارڈ فورس سے ہے"۔ ڈینجر مین نے اسی انداز میں کہا۔

"کہہ نہیں سکتا بلکہ میں یقین سے بتا سکتا ہوں کہ وہ تمہارے درمیان ایک کالی بھیڑ ہے جس کا تعلق لارڈ فورس سے ہے اور میرے پاس اس کا ثبوت بھی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا ثبوت"...... ڈینجر مین نے کہا۔

"تم اسلحہ جیپوں میں رکھ کر کیمرون کے سپیشل روم میں آ جاؤ۔ میں وہیں تمہیں وہ ثبوت دکھاؤں گا"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر وہ سر ہلا کر سیڑھیاں چڑھ گیا اور عمران جو اسے بتانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف آیا تھا واپس مڑ کر لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر کے ایک خصوصی کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جو کیمرون کے لئے مخصوص تھا۔ لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر میں انہیں اسلحے کا ڈپو مل گیا تھا جہاں ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا اور انہیں چونکہ لارڈ فورٹ پر بھرپور انداز میں حملہ کرنا تھا اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں سے ڈپو سے مخصوص قسم کا اسلحہ نکال کر کاروں اور جیپوں میں رکھوانے کے لئے کہا تھا۔ ڈینجر مین اور اس کے ساتھی بھی عمران کے ساتھیوں کی مدد کرنا شروع ہو گئے تھے وہ سب ڈپو سے اسلحہ نکال نکال کر باہر موجود گاڑیوں میں پہنچا رہے تھے۔ عمران کو کیمرون کے مخصوص روم میں آئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو

گی کہ ڈینجر مین وہاں پہنچ گیا۔

”ہاں۔ اب دکھاؤ مجھے وہ ثبوت“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”بیٹھو“...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی ریکارڈنگ میموری آن کر دی۔ دوسرے ہی لمحے سیل فون سے زوڈک کی آواز سنائی دی جو پرنسز مارگریٹ کو کال کر رہا تھا۔ زوڈک اور پرنسز مارگریٹ کی باتیں سنتے ہوئے ڈینجر مین کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ ساری باتیں سن کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”کہاں جا رہے ہو“...... عمران نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

”میں اس غدار کو اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گا۔ وہ ہمارے درمیان موجود تھا اور ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ اس کا تعلق لارڈ فورس سے ہے“...... ڈینجر مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اسے گولی مارنی ہوتی تو یہ کام میں پہلے کرتا اور پھر اس کے بارے میں تمہیں بتاتا“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب“...... ڈینجر مین نے چونک کر پوچھا۔

”ہم اسے ابھی کچھ نہیں کہیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ جو کر رہا ہے اسے کرنے دیا جائے۔ جب ہم یہاں سے نکلیں گے تو وہ لازمی طور پر ہمارے بارے میں پرنسز مارگریٹ کو رپورٹ دے گا۔ ہم اس کے ذریعے پرنسز مارگریٹ کو ڈاج دینے کی کوشش کریں

گے اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں ایسا کوئی چانس مل جائے کہ پرنسز مارگریٹ ہمارے ہاتھ لگ جائے اور ہم اس کی مدد سے آسانی سے لارڈ فورٹ میں گھسنے میں کامیاب ہو جائیں“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم کہتے ہو تو میں رک جاتا ہوں ورنہ میرا تو یہی دل چاہ رہا ہے کہ میں اس غدار کو ابھی اور اسی وقت شوٹ کر دوں“۔ ڈینجر مین نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ابھی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اس کے سیل فون میں ایسی ڈیوائس لگا دی ہے کہ وہ کسی کو بھی کال یا ٹیکسٹ میسج بھیجے گا تو اس کی کال اور ٹیکسٹ میسج میرے سیل فون پر بھی آ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن تمہیں اس پر شک کیسے ہوا کہ وہ لارڈ فورس کا آدمی ہے اور تم نے اس کے سیل فون میں ڈیوائس کب لگائی“...... ڈینجر مین نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے اس پر کرائم ٹرائب سے ہی شک تھا وہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ ہمارے نزدیک رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں اور اس کے چہرے کے تاثرات بھی ایسے تھے جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ہمیں ہلاک کر دے۔ جب ہم سرنگ سے نکل کر باہر آئے اور ہم نے لارڈ فورس پر حملہ کیا تو میں نے یہ بات بھی خاص طور پر نوٹ کی تھی کہ زوڈک ہم سے الگ رہنے اور بار بار سیل فون نکال کر کسی سے بات کرنے کی کوشش کر

رہا ہے لیکن چونکہ ہر طرف میرے اور تمہارے آدمی تھے اس لئے اسے فون کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ پھر جب ہم لارڈ فورٹ کے ہیڈ کوارٹر آئے تو میں اس پر خاص توجہ دے رہا تھا۔ میں نے ایک بار اس کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی جیب سے اس کا سیل فون نکال لیا تھا۔ جب میں نے اس کے سیل فون کی فون انڈکس بک چیک کی تو اس میں پرنسز مارگریٹ اور کیمرون کا نمبر بھی درج تھا جو میرے لئے باعثِ تشویش تھا۔ میں چونکہ زوڈک پر سختی نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اس کے سیل فون کی بیٹری کے ساتھ ایک چھوٹی سی چپ لگا دی تھی تا کہ وہ جب بھی کسی کو کال یا میسج کرے تو اس کا مجھے علم ہو سکے۔ پھر میں نے سیل فون خاموشی سے اس کی جیب میں ڈال دیا تھا اور پھر یہی ہوا اس نے موقع دیکھ کر پرنسز مارگریٹ کو کال کر دی اس کی کال کا میرے فون سے لنک ہو گیا اور میں نے اس کی کال ریکارڈ کر لی"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے اسے اتنی جلدی پہچان لیا کہ وہ کون ہے۔ تمہاری تیز نظروں کی واقعی داد دینی پڑے گی اور وہ ہمارے ساتھ ایک عرصے سے رہ رہا ہے اور ہمیں اس پر کبھی شک تک نہیں ہوا کہ وہ ہمارا نہیں بلکہ لارڈ کا آدمی ہے"...... ڈینجر مین نے کہا۔

"وہ لارڈ فورس کا سیکنڈ انچارج ہے۔ ایسے لوگ بے حد محتاط اور تیز ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ آسانی سے ہاتھ نہیں آتے"۔ عمران

نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو"...... ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب سب چلنے کی تیاری کرو۔ مجھے یقین ہے کہ ہم جیسے ہی یہاں سے نکل کر لارڈ فورٹ کی طرف روانہ ہوں گے زوڈک ہماری آمد کے بارے میں لارڈ یا پھر پرنسز مارگریٹ کو ضرور باخبر کرنے کی کوشش کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر اس نے پرنسز اور لارڈ کو ہماری آمد کے بارے میں بتا دیا تو پھر ہمارا لارڈ فورٹ جانا حماقت ہی ہو گا۔ لارڈ فورٹ جو پہلے ہی ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا ہے جب لارڈ کو علم ہو گا کہ ہم فورٹ پر اٹیک کرنے آ رہے ہیں تو وہ فورٹ کی سیکورٹی میں اور زیادہ اضافہ کر دے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ فورٹ کے تمام داخلی اور خارجی راستے ہی سیلڈ کر دے"...... ڈینجر مین نے کہا۔

"میں بھی ایسا ہی چاہتا ہوں کہ وہ فورٹ کے تمام خارجی اور داخلی راستے سیلڈ کر دے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیوں۔ تم ایسا کیوں چاہتے ہو"...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ میں داخلی اور خارجی راستوں سے فورٹ میں نہیں جاؤں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تو پھر کس راستے سے جاؤ گے تم وہاں"...... ڈینجر مین نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیمرون کے آفس میں موجود ایک خفیہ سیف سے ایک نقشہ ملا ہے۔ جو لارڈ فورٹ کا ہے۔ لارڈ فورٹ کے جتنے بھی داخلی اور خارجی راستے ہیں ان کے بارے میں میرے پاس مکمل معلومات موجود ہیں۔ اگر لارڈ ان تمام راستوں کو بلاک یا سیلڈ کر دے تب بھی ایک راستہ ایسا ہے جسے نہ تو وہ بلاکڈ کر سکتا ہے اور نہ سیلڈ۔ ہم اسی راستے کا استعمال کریں گے اور کسی کی نظروں میں آئے بغیر لارڈ فورٹ کے اندر داخل ہو جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور وہ کون سا راستہ ہے جس سے ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر لارڈ فورٹ میں داخل ہو سکتے ہیں"...... ڈینجر مین نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میں تمہیں ابھی نہیں بتاؤں گا۔ تم میرے ساتھ ہی چل رہے ہو۔ خود ہی دیکھ لینا"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی اور اگر اب تم چلنا چاہو تو چلو کیونکہ ہم نے سارے انتظامات کر لئے ہیں۔ اسلحہ اور ضروری سامان کاروں اور جیپوں میں پہنچ چکا ہے"...... ڈینجر مین نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے کیمرون کے آفس سے

نکل کر باہر آ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں لارڈ فورٹ کی طرف چل پڑنا چاہئے۔ ہم نے تمام ضروری سامان کاروں اور جیپوں میں رکھوا دیا ہے۔ ہمارے پاس اتنا اسلحہ ہے کہ ہم لارڈ فورٹ پر حملہ کر کے اسے مکمل طور پر تباہ کر سکتے ہیں"...... جولیا نے عمران کو کیمرون کے آفس سے نکلتے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں لارڈ فورٹ پر حملہ کرنا ہے لیکن اسے فوری تباہ نہیں کرنا۔ جب تک ہم لارڈ تک نہیں پہنچ جاتے اور اس سے اپنی قیمتی چیز واپس نہیں لے لیتے اس وقت تک ہمیں لارڈ فورٹ کو سلامت رکھنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ یہ سب تب ہی ہو گا نا جب ہم لارڈ فورٹ پہنچیں گے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو چلو۔ میں نے کب منع کیا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب کاروں اور جیپوں میں سوار وہاں سے نکلے جا رہے تھے۔ عمران نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈینجر مین کو بٹھا دیا تھا اور خود سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔ دوسری کار میں تنویر اور جولیا تھے۔ اینڈرے بھی چونکہ بدستور ان کے ساتھ تھا اس لئے وہ بھی ان کے ہمراہ بیٹھ گیا تھا اور ڈینجر مین

کے باقی ساتھی جیپوں میں ان کے پیچھے آ رہے تھے۔

ابھی ڈینجر مین کار لے کر لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر سے کچھ ہی دور آیا ہو گا کہ اسی لمحے عمران کے سیل فون پر ٹیکسٹ میسج کی مخصوص بیپ سنائی دی۔ سیل فون عمران کے ہاتھ میں ہی تھا۔ عمران نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔

''لو زوڈک نے ہماری روانگی کے بارے میں مادام کو آگاہ کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نہ صرف ڈینجر مین بلکہ پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

''کیا لکھا ہے اس نے''...... ڈینجر مین نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا تو عمران نے اسے زوڈک کی طرف سے پرنسز مارگریٹ کو سینڈ کئے جانے والا ٹیکسٹ میسج سنا دیا۔

''اب تو مجھے اجازت دو کہ میں اس کا اپنے ہاتھوں سے گلا کاٹ سکوں''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''ہاں۔ ضرور۔ میں بس اسی انتظار میں تھا کہ وہ ہمارے بارے میں لارڈ یا پرنسز مارگریٹ کو اطلاع دے دے کہ ہم لارڈ فورٹ پر حملہ کرنے کے لئے نکل آئے ہیں''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے کار سائیڈ میں کرتے ہوئے پیچھے آنے والی گاڑیوں کو بھی اپنی کار کے پیچھے آنے اور رکنے کا اشارہ کرنا شروع کر دیا۔ پیچھے آنے والی کار اور

جیپیں اس کا اشارہ دیکھ کر سائیڈ میں ہوتی چلی گئیں اور کار روکتے ہی ڈینجر مین دروازہ کھول کر اچھل کر باہر نکل گیا۔

''اس کا سیل فون اپنے قبضے میں لے لینا تاکہ پرنسز مارگریٹ کو ہم اس کی منشاء کے مطابق جواب دے سکیں''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کون ہے یہ زوڈک اور ڈینجر مین اسے کیوں ہلاک کرنا چاہتا ہے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عمران نے سنجیدگی سے اسے زوڈک کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''اگر وہ ہمارے درمیان کالی بھیڑ تھی تو پھر آپ کو چاہئے تھا کہ اسے پہلے ہی ختم کر دیتے۔ اسے اس طرح ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت تھی''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کا لارڈ یا پرنسز مارگریٹ سے کس حد تک تعلق ہے اور وہ ہمارے بارے میں انہیں کیا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے لارڈ فورٹ پہنچنے کی اطلاع سن کر لارڈ اور پرنسز مارگریٹ بری طرح سے چونک پڑے ہوں گے اور انہوں نے لارڈ فورٹ کی حفاظت کے لئے مزید اقدامات کرنے شروع کر دیئے ہوں گے وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم لارڈ فورٹ کو گھیر کر وہاں حملہ کریں گے اس لئے اس وقت ان کی ساری توجہ لارڈ فورٹ کی فصیلوں اور لارڈ فورٹ کی طرف آنے والے راستوں پر ہو گی ان کے خواب و گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ ہم لارڈ فورٹ سڑکوں کے راستے نہیں بلکہ زیر

زمین راستے سے پہنچیں گے اور میں ان پر ایسی گھبراہٹ طاری کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ ہمارے زیر زمین راستے سے لارڈ فورٹ میں آنے کا سوچ بھی نہ سکیں''...... عمران نے کہا۔

''زیر زمین راستہ۔ کیا آپ لارڈ فورٹ کسی زیر زمین راستے سے جائیں گے لیکن وہاں جانے کا زیر زمین راستہ کون سا ہے اور آپ کو اس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیمرون کے دفتر کی تلاشی کے دوران مجھے ایک نقشہ ملا تھا جس کے ساتھ لارڈ ٹیموتھی کا ایک نوٹ بھی تھا۔ اس نے کیمرون کو لارڈ فورٹ کا نقشہ فراہم کرتے ہوئے ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ ان راستوں کی مرمت کرائے جو کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں۔ یہ نقشہ اور لارڈ کا ہدایات نامہ ابھی حال میں ہی کیمرون کو بھیجا گیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ابھی ان راستوں پر کیمرون نے کام شروع نہیں کرایا ہو گا اور اب ہم انہی زیر زمین راستوں کے ذریعے لارڈ فورٹ میں داخل ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہ کوئی سرنگ ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں سیوریج لائن کی بات کر رہا ہوں لارڈ فورٹ میں جانے والی سیوریج لائنیں بھی سرنگوں سے کم نہیں ہیں۔ وہاں بڑے بڑے پائپوں میں ہم آرام سے دو کاریں ایک ساتھ جوڑ کر بھگا

سکتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا آپ جانتے ہیں کہ سیوریج لائن کا وہ حصے کہاں ہیں جہاں سے ہم اندر داخل ہو کر لارڈ فورٹ تک جا سکیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''جانتا ہوں تو اسی طرف جا رہا ہوں ورنہ اس طرح منہ اٹھائے تو کہیں نہیں جا سکتا''...... عمران نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ ادھر جیپوں کی طرف جاتے ہی ڈینجر مین نے زوڈک کو جیپ سے باہر آنے کے لئے کہا۔ زوڈک اس کی بات سن کر حیرت سے جیپ سے اتر کر نیچے آ گیا۔ جیسے ہی وہ جیپ سے اترا ڈینجر مین نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑ لی اور پھر اس سے پہلے کہ زوڈک کچھ سمجھتا، ڈینجر مین نے ایک زور دار مکا اس کے منہ پر مار دیا۔ زوڈک کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اس کا جسم ڈھیلا پڑا تو ڈینجر مین نے اسے جھپٹ کر دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور اسے سر سے بلند کرتے ہوئے پوری قوت سے سڑک پر پٹخ دیا۔ زوڈک کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ اس نے جھپٹ کر ڈینجر مین کی ٹانگ پکڑنی چاہی لیکن ڈینجر مین نے اچھل کر زور دار لات اس کے سر پر مار دی۔ زوڈک کے حلق سے ایک اور دلخراش چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر کر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔ ڈینجر مین کو اس طرح زوڈک پر حملہ کرتے دیکھ کر اس کے ساتھی جیپوں سے چھلانگیں لگا کر فوراً نیچے آ گئے۔

"جیپوں میں بیٹھو سب۔ یہ غدار ہے۔ اس کا تعلق لارڈ فورسز سے ہے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا"...... ڈینجر مین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو اس کا بگڑا ہوا چہرہ اور غصہ دیکھ کر اس کے سب ساتھی فوراً جیپوں پر چڑھ گئے۔

"اٹھو۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ ڈینجر مین پر تمہاری اصلیت نہیں کھلے گی اور تم کالی بھیڑ ہمارے ساتھ رہتے ہوئے ہمارے بارے میں اپنی ایجنسی کو انفارمیشن دیتے رہو گے۔ اٹھو"...... ڈینجر مین نے زوڈک کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"تت تت۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے اگلس"...... زوڈک نے اٹھتے ہوئے اس کی طرف ترحم زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"غلط فہمی۔ ہونہہ۔ میری ساری غلط فہمی ختم ہوگئی ہے زوڈک۔ میں آج تک یہی سمجھتا تھا کہ میرے گینگ میں کوئی ایک بھی غدار نہیں ہے لیکن تم نے میرا سارا غرور مٹی میں ملا دیا ہے"...... ڈینجر مین نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ سچ نہیں ہے۔ میں نے کچھ نہیں کیا ہے"...... زوڈک نے اٹھ کر کھڑے ہوکر انتہائی احتجاجی لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں کیا ہے اور وہ کیا تھا جو تم نے پرنسز مارگریٹ کو فون کیا تھا اور کیا ابھی کچھ دیر قبل تم نے پرنسز مارگریٹ کو اپنے سیل فون سے ٹیکسٹ میسج سینڈ نہیں کیا کہ ہم لارڈ فورٹ پر حملہ کرنے کے لئے نکل آئے ہیں"...... ڈینجر مین نے اس کی طرف انتہائی

خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اس کی بات سن کر زوڈک بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ حیران ہو رہا ہو کہ ڈینجر مین کو اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ اس نے پرنسز مارگریٹ کو کال بھی کی تھی اور اسے ٹیکسٹ میسج بھی سینڈ کیا تھا۔

"تت۔ تت۔ تم۔ تم"...... زوڈک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا دوسرے لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے جیب سے انتہائی برق رفتاری سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ڈینجر مین پر فائر کرتا اسی لمحے ایک دھماکہ ہوا اور زوڈک کی عین پیشانی میں ایک سوراخ بنتا چلا گیا۔ زوڈک کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ مشین پسٹل چلانے کی حسرت دل میں لئے الٹ کر گرتا چلا گیا۔ زوڈک سے زیادہ تیز رفتاری کا مظاہرہ ڈینجر مین نے کیا تھا اس نے ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے گولی چلا دی تھی اور اس کا نشانہ واقعی بے داغ تھا۔ گولی سیدھی زوڈک کی پیشانی سے ہوتی ہوئی اس کے سر میں گھس گئی تھی اور اس بے چارے کو چیخنے کا بھی موقع نہ مل سکا تھا۔

"ہونہہ۔ غدار کہیں کا"...... ڈینجر مین نے آگے بڑھ کر اس کی لاش پر زور دار ٹھوکر رسید ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے جھک کر زوڈک کی جیبوں کی تلاشی لیتے ہوئے اس کا سیل فون نکالا اور پھر اس کا گرا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر اپنی جیب میں

ڈالتا ہوا وہ تیزی سے پلٹا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کار کی طرف بڑھتا چلا گیا جسے وہ ڈرائیو کر رہا تھا۔

''سیل فون لائے ہو اس کا''...... عمران نے اسے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں''...... ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا سیل فون عمران کی جانب بڑھا دیا۔ عمران نے اس سے سیل فون لے کر اس کا ڈسپلے آن کیا۔ ڈسپلے پر ایک نیو ٹیکسٹ مسیج شو ہو رہا تھا۔ عمران نے کھولا تو اسے پی ایم کے الفاظ دکھائی دیئے جو ظاہر ہے پرنسز مارگریٹ کا ہی کوڈ ہو سکتا تھا۔ عمران نے مسیج اوپن کیا تو اس میں پرنسز مارگریٹ نے زوڈک سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں پہنچے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھی لارڈ پیلس پر حملہ کرنے کے لئے کس راستے سے آ رہے ہیں عمران نے فوراً ریپلائی بائے ایس ایم ایس میں پرنسز مارگریٹ کے لئے جوابی پیغام لکھنا شروع کر دیا۔ اس نے پرنسز مارگریٹ کو پیغام میں لکھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا پروگرام لارڈ فورٹ کو چاروں اطراف سے گھیرنے کا ہے۔ لارڈ فورٹ کو گھیرتے ہی وہ فورٹ پر چاروں اطراف سے حملہ کر دیں گے ان کے پاس میزائل گنیں ہیں جن سے وہ لارڈ فورٹ کی دیواروں کو نشانہ بنائیں گے اور جیسے ہی دیواریں ٹوٹیں گی وہ دیواروں میں بنے ہوئے راستوں سے فورٹ میں گھس جائیں گے اور پھر جو بھی ان کے سامنے آئے گا وہ اسے

ختم کر دیں گے''۔ اس نے جوابی ایس ایم ایس کرتے ہی سیل فون آف کیا اور اسے کار کے ڈیش بورڈ پر اچھال دیا۔

''کیسے مسیج کیا ہے آپ نے''...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے انہیں پرنسز مارگریٹ کی طرف سے آنے والے مسیج اور اپنے بھیجے ہوئے جوابی پیغام کے بارے میں بتا دیا۔

''یہ کیا۔ تم نے پرنسز مارگریٹ کو یہ سب کیوں بتایا ہے۔ وہ قلعے کے چاروں اطراف میزائل شکن گنیں لگوا دے گی اور جیسے ہی ہم وہاں پہنچیں گے وہ ہم پر چاروں طرف سے میزائل فائر کرانا شروع کر دے گی''...... ڈینجر مین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''پرنسز مارگریٹ جب ہم میں سے کسی کو دیکھ ہی نہیں سکے گی تو وہ ہم پر میزائل کیسے برسائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈینجر مین چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''دیکھ نہیں سکے گی۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے بھی ڈرین لائنوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''گڈ شو۔ یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین بات ہے کہ پرنسز مارگریٹ ہمارا باہر انتظار کرتی رہ جائے گی اور ہم سیوریج لائنوں سے گزرتے ہوئے قلعے کے اندر پہنچ جائیں گے۔ اس سے پہلے کہ پرنسز مارگریٹ کو قلعے کے اندر ہماری آمد کا علم ہو اور وہ اپنی فورس کی توجہ ہماری طرف کرائے ہم ان پر موت بن کر

ٹوٹ پڑیں گے اور لارڈ فورس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے۔ تم واقعی جینئیس ہو پرنس بے حد جینئیس''...... ڈینجر مین نے بے خود ہوتے ہوئے کہا۔

''صرف جینئیس ہی نہیں میں سمارٹ بھی ہوں''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف ڈینجر مین بلکہ پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ اب ہمیں سیوریج لائن میں داخل ہونے کے لئے کس طرف جانا ہے''...... ڈینجر مین نے کہا۔

''لارڈ فورٹ کے شمال میں فورٹ سے ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر کیمزان نامی ایک نہر ہے۔ لارڈ فورٹ کی تمام ڈرین سیوریج اسی طرف جاتی ہیں۔ ہم اسی نہر کی طرف جائیں گے اور پھر وہیں سے سیوریج لائنوں میں داخل ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھاتا لے گیا۔ اس کے پیچھے دوسری کار اور پھر جیپیں بھی سٹارٹ ہو کر سڑک پر آ گئیں اور پھر دو کاروں اور دس جیپوں کا یہ قافلہ شمال کی طرف موجود کیمزان نہر کی طرف دوڑنا شروع ہو گیا۔

پرنسز مارگریٹ، لارڈ کے سپیشل روم میں انتہائی بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔ اسے زوڈک کی طرف سے پیغام مل گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ارادہ لارڈ فورٹ کو گھیرے میں لینے کا ہے۔ فورٹ کو گھیرتے ہی وہ فورٹ کی دیواریں گراتے ہوئے فورٹ میں گھس آئیں گے۔ اس لئے پرنسز مارگریٹ نے لارڈ جو اس کے خیال کے مطابق اس کا ساتھی پاسکل تھا سے کہہ کر فورٹ کے چاروں اطراف بھاری فورس تعینات کر دی تھی جو میزائل لانچروں سے بھی لیس تھی۔ انہیں پرنسز مارگریٹ اور لارڈ کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ فورٹ کی طرف کوئی بھی گاڑی یا پیدل انسان کو بھی آتے دیکھا جائے تو اس پر فائرنگ کر دی جائے یا پھر گاڑی دیکھ کر اسے میزائل مار کر فوراً ہٹ کر دیا جائے۔

زوڈک کا میسج آئے کافی دیر ہو چکی تھی اور پرنسز مارگریٹ کے

خیال کے مطابق اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرمنلز کی فورس لے کر وہاں پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن تاحال فورٹ کے قریب ایک چڑیا تک پھٹکتی دکھائی نہیں دی تھی۔

لارڈ ایک طرف بیٹھا غور سے پرنسز مارگریٹ کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے ابھی تک پرنسز مارگریٹ پر یہ ظاہر نہیں کیا تھا کہ اس نے پاسکل کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اصل لارڈ ٹیموتھی ہے۔ اب تک لارڈ، پرنسز مارگریٹ کی ہر بات مان رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی پرنسز مارگریٹ کے نہیں بلکہ اس کے اور اس کی گریٹ ایجنسی کے خلاف کام کرنے آ رہے تھے اس لئے لارڈ نے ان سب کو ہلاک کرنے کا سارا اختیار پرنسز مارگریٹ پر ہی چھوڑ دیا تھا اور خود خاموش ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔

”کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ وہ اب تک یہاں پہنچے کیوں نہیں ہیں“۔ پرنسز مارگریٹ نے ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے انتہائی غراہٹ اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

”اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے مادام۔ آپ زوڈک کو کال کر لیں۔ وہ آپ کو بتا دے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی اب کہاں ہیں اور انہیں یہاں تک آنے میں اتنا وقت کیوں لگ رہا ہے“...... لارڈ نے پاسکل کے انداز میں کہا تو پرنسز مارگریٹ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”میں اسے متعدد بار کال کر چکی ہوں لیکن اس کا فون آف

ہے۔ میں نے اسے میسج بھی کئے ہیں لیکن اس نے میرے کسی ایک میسج کا بھی کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ شاید وہ احتیاط برت رہا ہے کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کے بارے میں پتہ نہ چل جائے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ اگر وہ پکڑا گیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی علم ہو جائے گا کہ ہم تک ان کی ہر رپورٹ پہنچ رہی ہے پھر وہ یقینی طور پر اپنی پلاننگ بدل دیں گے“...... لارڈ نے کہا۔

”اسی بات کی تو مجھے پریشانی ہے۔ کہیں زوڈک پکڑا نہ گیا ہو اور عمران جیسے چالاک انسان نے اس کا منہ نہ کھلوا لیا ہو“۔ پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”ہونہہ۔ تب تو واقعی عمران اپنی پلاننگ بدل سکتا ہے۔ اگر اس نے لارڈ فورٹ پر اٹیک کرنے کے لئے دوسرا کوئی راستہ تلاش کر لیا تو پھر ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی“...... لارڈ نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”دوسرا راستہ۔ کیا مطلب۔ ان کے پاس دوسرا کون سا راستہ ہو سکتا ہے جس سے وہ لارڈ فورٹ پر حملہ کر سکیں“...... پرنسز مارگریٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں نہیں جانتا۔ عمران انتہائی ذہین اور دنیا کا شاطر ترین انسان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم باہر بیٹھے اس کا انتظار کرتے رہیں اور وہ کسی اور راستے سے فورٹ میں داخل ہو جائے۔ کسی ایسے

راستے سے جس کے بارے میں ہم سوچ بھی نہ سکتے ہوں''...... لارڈ نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا تم نے فور ماسٹرز سے کہہ کر لارڈ فورٹ کے خفیہ راستوں کو سیلڈ نہیں کرایا ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تمام خفیہ راستے سیلڈ ہیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے عمران جلد ہی ہمارے سروں پر پہنچ جائے گا''...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

''تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب سنبھال لوں گی۔ اگر تمام خفیہ راستے سیلڈ ہیں پھر خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس فورٹ پر باہر سے حملہ کرنے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے۔ انہیں کم از کم یہاں سے فضائی حملہ کرنے کا کوئی چانس نہیں مل سکتا اور میں نے فورٹ کو مکمل طور پر فورس کے حصار میں رکھا ہوا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرف سے آئیں وہ ہماری نگاہوں سے نہیں بچ سکیں گے اور موت ہی ان کا مقدر بنے گی''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''اگر وہ سیوریج لائنوں سے آ گئے تو''...... لارڈ نے کہا تو پرنسز مارگریٹ بری طرح سے اچھل پڑی۔

''سیوریج لائن۔ کیا مطلب۔ وہ سیوریج لائن سے کیسے آ سکتے ہیں۔ سیوریج لائنیں انڈر گراؤنڈ ہیں اور انہیں ڈھونڈنے کے لئے

عمران اور اس کے ساتھیوں کو ارد گرد کی ساری زمین ادھیڑنی پڑے گی''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ انہوں نے لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کیا تھا اور لارڈ فورس ہیڈ کوارٹر میں ایک ایسا نقشہ موجود تھا جس میں سیوریج لائنوں کی مکمل نشاندہی کی گئی ہے۔ اگر وہ نقشہ عمران کو مل گیا تو پھر وہ باہر سے خطرہ اٹھانے کی بجائے سیوریج لائنوں سے ہوتا ہوا فورٹ آنے کی کوشش کرے گا''...... لارڈ نے کہا تو پرنسز مارگریٹ ایک بار پھر اچھل پڑی۔

''لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر میں لارڈ فورٹ کی سیوریج لائن کا نقشہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں لارڈ فورٹ کی سیوریج لائن کا نقشہ ہونے کا کیا مطلب ہے اور تمہیں کیسے علم ہوا ہے کہ لارڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر میں ایسا کوئی نقشہ موجود ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے بارے میں مجھے کیمرون سے پتہ چلا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ سیوریج لائن جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے جس کی مرمت کرانی ضروری ہے اور اس سلسلے میں لارڈ نے یعنی میں نے اسے ایک نقشہ فراہم کیا تھا تاکہ وہ سیوریج لائن کی مرمت کرا سکے اس کے لئے وہ مجھ سے کام شروع کرانے کی اجازت مانگ رہا تھا لیکن میں نے وقتی طور پر اسے کام کرانے سے روک دیا تھا''...... لارڈ نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ گاڈ۔ تم نے مجھے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی۔ عمران اور اس کے ساتھی سیوریج لائن مرمت کرنے والوں کے روپ میں بھی تو یہاں آ سکتے ہیں"...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کا ابھی خیال آیا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب مجھے فوری طور پر سیوریج لائن کی حفاظت کا بھی بندوبست کرنا پڑے گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے سیوریج لائن کا راستہ اختیار کیا تو پھر ہم باہر واقعی ان کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے اور وہ گٹر لائنز سے ہوتے ہوئے لارڈ فورٹ میں پہنچ جائیں گے"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکی۔

"ایک منٹ مادام"...... لارڈ نے اسے باہر جاتے دیکھ کر کہا تو پرنسز مارگریٹ رک گئی اور مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ لارڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ جلدی بولو۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"سیوریج لائن کی حفاظت کا میں بندوبست کرا دیتا ہوں"۔ لارڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو"...... پرنسز مارگریٹ نے سر جھٹک کر کہا۔

"آپ بیٹھیں میں ایم ٹو سے بات کرتا ہوں"...... لارڈ نے کہا تو پرنسز مارگریٹ نے ایک طویل سانس لیا اور تیز تیز چلتی ہوئی صوفے کی طرف بڑھ گئی۔ لارڈ نے جیب سے سیل فون نکال کر ایم ٹو سے رابطہ کیا اور اسے سیوریج لائن کی حفاظت کے بارے میں ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

ایم ٹو کو ہدایات دے کر اس نے سیل فون آف کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا صوفے کی طرف بڑھ گیا جہاں پرنسز مارگریٹ بیٹھی ہوئی تھی۔

"میں نے ایم ٹو کی وہاں ڈیوٹی لگا دی ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی اگر سیوریج لائن سے ہوتے ہوئے بھی یہاں آئے تو وہ ایم ٹو سے نہیں بچ سکیں گے۔ ایم ٹو کو میں نے سیوریج لائن میں ایف سکس زہریلی گیس چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس راستے سے آئے تو وہ اس زہریلی گیس کی موجودگی میں دوسرا سانس نہیں لے سکیں گے"...... لارڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر وہ سیوریج لائن میں ماسک پہن کر داخل ہوئے تو کیا تب بھی زہریلی گیس ان پر اثر انداز نہیں ہو گی"...... پرنسز مارگریٹ نے منہ بنا کر کہا۔

"یس مادام۔ ایف سکس گیس اس حد تک زہریلی ہے کہ اگر کسی انسان کی جلد کے کسی حصے کو چھو بھی جائے تو وہ مساموں کے راستے جسم میں تیزی سے داخل ہو جاتی ہے اور اس کا اثر بھی فوری

ہوتا ہے انسان بے جان ہو کر وہیں گر جاتا ہے اور پھر اسے ہلاک ہونے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگتا''...... لارڈ نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب بس مجھے ان سب کی یہاں آمد کا انتظار ہے۔ مجھے اس وقت تک سکون نہیں ملے گا جب تک میں خاص طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہ دیکھ لوں''...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''ان سب کا انجام قریب ہے مادام۔ ان کی آپ فکر نہ کریں۔ آپ کو ڈائمنڈ ہارٹ کی فکر کرنی چاہئے جس کے لئے آپ نے لارڈ فورٹ کا سیٹ اپ تبدیل کیا تھا''...... لارڈ نے پرنسز مارگریٹ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ڈائمنڈ ہارٹ''...... پرنسز مارگریٹ نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے خیالوں میں اس طرح سے الجھی ہوئی تھی کہ اسے ڈائمنڈ ہارٹ کا جیسے خیال ہی نہ رہا تھا۔

''یس مادام۔ ہمارے لئے ڈائمنڈ ہارٹ بے حد اہمیت رکھتا ہے جو پاکیشیا میں ہی کہیں موجود ہے اور اس کی جگہ آپ کے بوائے فرینڈ نے آپ کو نقلی ڈائمنڈ ہارٹ بھجوایا تھا''...... لارڈ نے کہا۔

''میں جانتی ہوں لیکن اس عامر جبران کے بچے نے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کہاں چھپایا ہو گا اور اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کی جگہ مجھے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ کیوں بھجوایا تھا اس کے بارے میں، میں کیسے جان سکتی ہوں کیونکہ وہ تو ہلاک ہو چکا ہے''...... پرنسز مارگریٹ نے الجھے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ آپ کے بے حد نزدیک رہ چکا ہے مادام۔ آپ کو اس کی خوبیوں اور خامیوں کا علم ہونا چاہئے۔ اگر آپ پاکیشیا جا کر اس سلسلے پر کام کریں تو آپ کو یقیناً اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ پاکیشیا کے سیکرٹ سنٹر سے نکلنے کے بعد عامر جبران گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں جانے سے پہلے کہاں گیا تھا۔ وہ جہاں گیا تھا اس کے بارے میں اگر پتہ چل جائے تو پھر ہمیں ڈائمنڈ ہارٹ آسانی سے مل جائے گا''...... لارڈ نے کہا۔

''اس وقت لارڈ فورٹ خطرے میں ہے اور تمہیں ڈائمنڈ ہارٹ کی فکر ہو رہی ہے۔ کیوں''...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو ہر وقت ڈائمنڈ ہارٹ کی فکر میں مبتلا رہتا ہوں مادام۔ ایک تو انٹرنیشنل مارکیٹ میں ڈائمنڈ ہارٹ کی قیمت بے حد زیادہ ہے اور پھر ڈائمنڈ ہارٹ کو ایک کمپیوٹر ڈرائیو کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس میں پاکیشیا کا ہر ایک راز موجود ہے اور اگر وہ راز ہمیں مل جائے تو ہم پاکیشیا کو آسانی سے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اور......'' لارڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا پرنسز مارگریٹ نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

''بس بس۔ میں اور کچھ نہیں سننا چاہتی۔ میں نے ڈائمنڈ ہارٹ

گریٹ لینڈ کی گریٹ ایجنسی کے لئے حاصل کیا تھا تا کہ مجھے اس کے بدلے میں گریٹ ایجنسی میں اعلیٰ مقام مل سکے اور اب جبکہ میں گریٹ ایجنسی کی سیاہ وسفید کی مالک بن چکی ہوں تو پھر مجھے کسی ڈائمنڈ ہارٹ کی کیا ضرورت ہے۔ اس وقت گریٹ ایجنسی کا کنٹرول بھی ہمارے ہاتھوں میں ہے اور لارڈ فورٹ کے بھی ہم مالک ہیں۔ لارڈ ٹیموتھی کی ساری دولت ہماری ہے جسے ہم ساری زندگی دونوں ہاتھوں سے لٹاتے رہیں تب بھی یہ ختم ہونے والی نہیں ہے۔ جب ہمیں ہر آسائش میسر ہے تو پھر میرا نہیں خیال کہ ہمیں ڈائمنڈ ہارٹ کی فکر ہونی چاہئے اور سب سے اہم بات ڈائمنڈ ہارٹ میں نے اپنے طور پر حاصل کیا تھا اس کے لئے گریٹ ایجنسی کو سرکاری ہدایات نہیں دی گئی تھیں اس لئے بھول جاؤ ڈائمنڈ ہارٹ کو اور خود کو اس ماحول میں ایڈجسٹ رکھنے کی کوشش کرو۔ سمجھے تم''...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مادام۔ یہاں ہمیں ہر سہولت میسر ہے۔ آپ کو ڈائمنڈ ہارٹ کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن مجھے اس کی ضرورت ہے''...... لارڈ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کیا بات کر رہے ہو اور تمہارا انداز۔ تمہارا انداز بدلا ہوا کیوں ہے۔ یہ مت بھولو کہ تم میری وجہ سے لارڈ بنے ہو ورنہ تمہاری حیثیت ایک معمولی بدمعاش سے زیادہ نہیں تھی۔ اس لئے مجھ سے ایسے لہجے میں بات کرنے سے پہلے سو بار سوچ لیا

کرو۔ نانسنس''...... پرنسز مارگریٹ نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

''جسے آپ معمولی بدمعاش کہہ رہی ہیں اس کے بارے میں اگر آپ کو پتہ چل جائے کہ وہ کون ہے تو آپ اچھل پڑیں گی اور پھر یقیناً آپ کو یہ سن کر شدید شاک لگے گا کہ جسے آپ نے لارڈ بنا کر یہاں چھوڑا تھا وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے''...... لارڈ نے کہا تو پرنسز مارگریٹ ایک جھٹکے سے اچھل کر کھڑی ہو گئی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... پرنسز مارگریٹ نے رک رک کر کہا۔

''یہی کہ تمہارے سامنے تمہارا معمولی بدمعاش پاسکل نہیں بلکہ اصلی لارڈ موجود ہے جسے تم نے اپنی طرف سے ہلاک کر دیا تھا''۔ اس بار لارڈ نے اصلی آواز میں کہا اور اس کی آواز سن کر پرنسز مارگریٹ کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ وہ لڑکھڑا سی گئی اور بمشکل صوفے سے ٹکرا کر گرتے گرتے سنبھلی۔

''تت۔ تت تم''...... پرنسز مارگریٹ نے لارڈ کی طرف دیکھ کر ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ میں لارڈ ہوں۔ اصلی لارڈ ٹیموتھی''...... لارڈ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔

تم لارڈ ٹیموتھی کیسے ہو سکتے ہو۔ میں نے تو اپنے ہاتھوں سے لارڈ ٹیموتھی کو ہلاک کیا تھا اور"...... پرنسز مارگریٹ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"وہ میرا ہمشکل تھا پرنسز۔ میں یہاں کا لارڈ ہوں اور جس طرح میں نے یہاں اپنی حفاظت کے دوسرے انتظامات کر رکھے ہیں اسی طرح میں نے اپنی شخصیت کو بھی چھپانے کے انتظامات کر رکھے تھے تاکہ تم جیسی کوئی چالاک لومڑی میرے ساتھ کوئی چال چلے جس کی مجھے خبر نہ ہو سکے تو میں اس سے اپنی جان بچا سکوں اور ایسا ہی ہوا تھا۔ میں نے اپنی جگہ ایم ون کو دے رکھی تھی اور ایم ون کے روپ میں خود تھا۔ تم نے پاسکل کے ساتھ یہاں جو کھیل کھیلا تھا اس کا مجھے بعد میں علم ہوا تھا لیکن بہرحال مجھے پتہ چل گیا تھا کہ یہاں کیا کھیل کھیلا گیا ہے اور کس طرح سے تم نے اور تمہارے اسرائیلی ایجنٹ پاسکل نے میری جگہ لینے کی کوشش کی تھی"...... لارڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اسرائیلی ایجنٹ۔ کک کک۔ کون اسرائیلی ایجنٹ"...... پرنسز مارگریٹ نے اسی طرح سے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا تو لارڈ نے اسے ساری تفصیل بتا دی اور اسے یہ بھی بتا دیا کہ اس نے اب تک اس کے سامنے اپنا راز کیوں نہیں کھولا تھا۔

"میں چاہتا تھا کہ تم ہر صورت میں پاکیشیا جاؤ اور وہاں جا کر میرے لئے ڈائمنڈ ہارٹ تلاش کرو لیکن اب جب تم نے ڈائمنڈ

ہارٹ کے حصول میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے اس پر مجھے غصہ آ گیا ہے اسی لئے میں نے تمہارے سامنے خود کو ظاہر کر دیا ہے تاکہ تم اس غلط فہمی سے باہر آ جاؤ کہ لارڈ فورٹ اور گریٹ ایجنسی پر تمہارا قبضہ ہے"...... لارڈ نے منہ بنا کر کہا۔ لارڈ کی باتیں سن کر پرنسز مارگریٹ کا رنگ ہلدی کی مانند زرد ہو گیا تھا اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر لارڈ کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے اسے اب بھی یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے پاسکل نہیں بلکہ اصلی لارڈ موجود ہو۔

"اب جبکہ تم پر میری اصلیت ظاہر ہو چکی ہے تو پھر یہ بھی سن لو پرنسز کہ تم اب تک زندہ کیوں ہو۔ میں چاہتا تو تمہیں اسی وقت ہلاک کر سکتا تھا جب تم لارڈ فورٹ میں آئی تھی۔ لیکن میں جان بوجھ کر انجان بنا رہا تاکہ تمہیں اس بات پر شک نہ ہو کہ میں تمہارا ساتھی پاسکل نہیں بلکہ اصل لارڈ ہوں۔ میں تمہیں یہ موقع دینا چاہتا تھا کہ تم پاکیشیا جاؤ اور وہاں سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کر لاؤ۔ لیکن اب جب تم نے ڈائمنڈ ہارٹ لانے سے انکار کیا ہے تو مجھے بھی اپنی اصلیت چھپانے کی ضرورت نہیں رہی اور اب میں چاہوں تو تمہیں بھی پاسکل کی طرح یہیں ہلاک کر سکتا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"تو پھر دیکھ کیا رہے ہو۔ کر دو ہلاک مجھے"...... پرنسز مارگریٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں ایک اور موقع دینا چاہتا ہوں"۔ لارڈ نے کہا

"کیسا موقع"...... پرنسز مارگریٹ نے چونک کر پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم پاکیشیا جاؤ اور وہاں جا کر میرے لئے ڈائمنڈ ہارٹ تلاش کرو۔ تم باصلاحیت ہو اور مجھے یقین ہے کہ جب تم اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤ گی تو تمہارے لئے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرنا مشکل ثابت نہیں ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں تمہارے لئے پاکیشیا جاؤں اور وہاں سے ڈائمنڈ ہارٹ ڈھونڈ کر لاؤں تاکہ جیسے ہی ڈائمنڈ ہارٹ لا کر میں تمہیں دوں تم اسی وقت مجھے ہلاک کر دو"...... پرنسز مارگریٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ میں تمہاری ہلاکت کی سزا معطل کر چکا ہوں اور اب چونکہ سالمنڈ ہلاک ہو چکا ہے اس لئے مجھے اور میری ایجنسی کو تمہاری ضرورت ہے۔ میں سالمنڈ کو کھو چکا ہوں اس لئے اب میں یہی چاہتا ہوں کہ تم گریٹ ایجنسی کی باس بنی رہو اور اپنی خدمات ہمیشہ کے لئے گریٹ ایجنسی کے لئے وقف کر دو"...... لارڈ نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یہ سب کہنے کی باتیں ہیں لارڈ۔ میں تمہاری خصلت سے بخوبی واقف ہوں۔ تم ایسے انسان ہو جو ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنا لیتے ہیں اور جب کام نکل جاتا ہے تو اسے ہلاک کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاتے۔ اس لئے میں فیصلہ کر چکی ہوں کہ چاہے کچھ بھی ہو میں تمہارے لئے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل

کرنے پاکیشیا نہیں جاؤں گی"...... پرنسز مارگریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"ہاں"...... پرنسز مارگریٹ نے کرختگی سے کہا۔

"تب پھر مجھے واقعی تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ گریٹ ایجنسی میں صرف وہی رہ سکتا ہے جو لارڈ کے احکامات کا پابند ہو اور"...... لارڈ نے غرا کر کہا ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب میں گیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک بھاری دستے والا ریوالور دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر پرنسز مارگریٹ کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

"دیکھ کیا رہے ہو۔ چلاؤ گولی۔ تم مجھے ہلاک کر دو گے لیکن یہ مت بھولو کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی یہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ ایک بار لارڈ فورٹ میں داخل ہو گئے تو پھر تم بھی ان سے نہیں بچ سکو گے"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

"میری حفاظت کے لئے یہاں بہت سے لوگ موجود ہیں اور پھر میں فورٹ کے جس حصے میں ہوں یہاں تک پہنچنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یہ تمہاری خام خیالی ہے لارڈ۔ عمران ایک بار فورٹ میں داخل ہو گیا تو اسے تمہاری شہ رگ تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی"...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

''ایسا ہو گا تو دیکھا جائے گا۔ فی الحال تم اپنی زندگی کا سوچو اگر زندگی چاہتی ہو تو میری بات مان جاؤ اور پاکیشیا جا کر ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرنے کی حامی بھر لو ورنہ میں اس بار واقعی تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا''...... لارڈ نے ایک بار پھر اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''میں تمہاری دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں لارڈ۔ چلاؤ گولی''...... پرنسز مارگریٹ نے بے خوفی سے کہا تو لارڈ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''او کے۔ تو پھر جاؤ''...... لارڈ نے کہا اور اس نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ پرنسز مارگریٹ کی نظریں اس کی انگلی پر ہی جمی ہوئی تھیں اس سے پہلے کہ لارڈ اس پر فائر کرتا اسی لمحے دروازے پر ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی آواز سن کر وہ دونوں چونکے ہی تھے کہ ایک اور دھماکہ ہوا اور لارڈ کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔ لارڈ اور پرنسز مارگریٹ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ دروازے کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا جس کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ تھی اور اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل دکھائی دے رہا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی سیوریج لائن میں موجود تھے۔ انہوں نے سیوریج لائن میں موجود زہریلی گیس سے بچنے کے لئے چہروں پر ماسک چڑھا رکھے تھے اور وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

کیمزان نہر کافی بڑی اور چوڑی تھی اور یہ نہر ایک بڑی دراڑ سے گزرتی تھی اس لئے نہر کافی گہرائی میں تھی جبکہ زمین کے دونوں اطراف میں ٹھوس دیواریں تھیں۔ ان دیواروں میں سے ہی بہت سی سیوریج لائنیں نکل کر نہر میں گر رہی تھیں۔ عمران کے پاس چونکہ لارڈ فورٹ سے آنے والے سیوریج لائن کا مکمل نقشہ موجود تھا اس لئے نہر کے کنارے پر موجود ایک بڑی سیوریج لائن کو دیکھ کر وہ رسیوں سے لٹکتا ہوا اس سیوریج لائن میں آ گیا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے بڑے پائپ میں آ گئے جو واقعی اتنا بڑا تھا کہ اس میں ایک ساتھ دو گاڑیاں تیزی سے دوڑائی جا سکتی تھیں۔

سیوریج لائن کافی دور تک سیدھی جا رہی تھی۔ اندر چونکہ اندھیرا تھا اس لئے وہ روشنی کے لئے اپنے ساتھ ٹارچیں لانا نہیں بھولے تھے۔ متعدد ٹارچوں سے سیوریج لائن میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے انہیں آگے بڑھنے میں مشکل نہیں ہو رہی تھی۔

سیوریج لائن میں داخل ہونے سے پہلے عمران نے اپنے ساتھیوں، ڈینجر مین اور اس کے ساتھیوں کو ایک ایک انجکشن لگا دیا تھا اور پھر اس نے صفدر سے کہہ کر وہی انجکشن خود بھی لگوا لیا تھا۔ اس انجکشن کے بارے میں اس نے سب کو یہی بتایا تھا کہ سیوریج لائن میں زہریلے حشرات الارض بھی موجود ہو سکتے ہیں جن کے کاٹنے سے انہیں انفکیشن ہوسکتا ہے اس انفیکشن سے بچنے کے لئے ان کا مخصوص انجکشن لگانا ضروری تھا۔

انجکشن لگنے کے کچھ ہی دیر کے بعد ان سب کو اپنے جسموں کی کھال قدرے ہارڈ ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اور ان سب کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے جسموں کی کھال پر ایک اور سخت سی کھال منڈھ دی گئی ہو۔

"یہ میرے جسم کی کھال اتنی سخت اور کھردری سی کیوں ہوتی جا رہی ہے۔ کیا یہ انجکشن کا ری ایکشن تو نہیں ہے"...... جولیا نے عمران اسے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ انجکشن اسکن ہارڈ کرنے کے لئے ہی تھا جس سے انسانی جسم کی اسکن ہارڈ ہو کر کھردری سی ہو جاتی ہے۔ اسکن ہارڈ

اور کھردری ہونے کی وجہ سے کوئی بھی حشرات الارض ہمارے جسموں پر نہیں چڑھ سکے گا اور اگر اس نے کاٹنے کی کوشش کی تو ہارڈ اسکن پر اس کا بھی کوئی اثر نہیں ہو گا بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ حشرات الارض کے اگر دانت ہوتے اور وہ ہمارے ہارڈ جسم پر دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کرتے تو ان بے چاروں کے دانت ہی ٹوٹ کر رہ جاتے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بات تم پہلے نہیں بتا سکتے تھے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"کون سی بات۔ حشرات الارض کے دانتوں والی بات"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"اسکن ہارڈ ہونے کی بات کر رہی ہوں نانسنس"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"نانسنس۔ اوہ۔ میں سمجھا تم مجھ سے پوچھ رہی ہو۔ یہ تو تم سے پوچھ رہی ہے تنویر"...... عمران نے سائیڈ میں موجود تنویر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ مجھے نہیں تمہیں نانسنس کہہ رہی ہے نانسنس"......تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں تو میں نے کب کہا کہ یہ مجھے نانسنس کہہ رہی ہے۔ میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ تمہیں نانسنس کہہ رہی ہے"......عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار

ہنس پڑے۔

''فضول باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ہمیں ابھی اور کتنا سفر کرنا ہے''...... جولیا نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا۔

''زندگی کے سفر کا کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے یہ کب تک جاری رہتا ہے اس کے بارے میں نہ کوئی جانتا ہے اور نہ کوئی بتا سکتا ہے''......عمران نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

''میں زندگی کے سفر کی نہیں سیوریج لائن کے سفر کی بات کر رہی ہوں نانسنس''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''لو اب تم نے ہر بات نانسنس سے ہی پوچھنی ہے تو پھر میری طرف کیوں دیکھ رہی ہو۔ اس کی طرف دیکھو جو نانسنس ہے۔ میں تو ایک سیدھا سادا اور شریف سا آدمی ہوں۔ نہیں یقین تو اپنے بھائی نانسنس سے پوچھ لو''......عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ انہیں سیوریج لائن میں چلتے ہوئے دو گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو گیا تھا۔ آگے جا کر سیوریج لائن جگہ جگہ سے مڑ رہی تھی۔ چونکہ لارڈ فورٹ سے نہر کی طرف جانے والی ایک ہی بڑی لائن تھی اس لئے انہیں وہاں دوسرا کوئی پائپ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور وہ اسی پائپ میں آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

''سیدھی طرح کہو کہ تم کچھ بتانا نہیں چاہتے ہو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھ سے کچھ پوچھو گی تو بتاؤں گا۔ اب تم ہر بات نانسنس سے پوچھو گی تو میں اس کا جواب کیسے دوں گا''......عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''اچھا تو بتاؤ کہ ہمیں ابھی اور کتنا آگے جانا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''اگر تم آگے جانے سے تھک چکی ہو تو ہم پیچھے کی طرف چلنا شروع کر دیتے ہیں''......عمران نے کہا تو اس کے ساتھی ایک بار پھر ہنس پڑے جبکہ جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''میرے خیال میں ہم کچھ ہی دیر میں لارڈ فورٹ کے نیچے پہنچ جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا اور اس کے باقی ساتھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کچھ دیر سے تمہاری کیا مراد ہے''......صفدر نے پوچھا۔

''وہ دیکھو۔ آگے جا کر بہت سے پائپ اس بڑے پائپ سے مل رہے ہیں جن کے دہانے اس پائپ سے چھوٹے ہیں لیکن میرے خیال میں وہ سارے پائپ لارڈ فورٹ سے ہی نکل کر اس مین پائپ کی طرف آ رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے ٹارچ سے سامنے روشنی ڈالتے ہوئے کہا تو سب کی ٹارچوں کے رخ سامنے کی جانب ہو گئے جہاں واقعی کئی پائپ مختلف جگہوں سے بڑے پائپ سے مل رہے تھے اور ان پائپوں سے نکلتا ہوا پانی مین پائپ میں گر رہا تھا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ یہ پائپ لارڈ فورٹ سے ہی اس طرف آ رہے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ شہر کی دوسری لائنوں کو بھی اسی مین سیوریج لائن سے ملا دیا گیا ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرے پاس جو نقشہ ہے اگر وہ صحیح ہے تو پھر یہ تمام پائپ لارڈ فورٹ کے ہی ہیں۔ مین پائپ شہری سیوریج لائنوں سے ہٹ کر الگ بچھایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ شہر کے کسی پائپ کو ایڈجسٹ نہیں کیا گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تب ٹھیک ہے۔ پھر تو ہمارا سیوریج لائن کا یہ سفر ختم ہونے والا ہے''...... جولیا نے کہا اسی لمحے انہوں نے سامنے نظر آنے والے پائپوں سے سرخ رنگ کا دھواں سا نکلتے دیکھا۔ سرخ دھواں بے حد تیزی سے نکل رہا تھا۔ سرخ دھواں دیکھ کر عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔

''یہ سرخ دھواں کیسا ہے''...... ڈینجر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کو رکتے دیکھ کر وہ سب بھی رک گئے تھے۔

''لارڈ اور پرنسز مارگریٹ کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ ہم لارڈ فورٹ میں باہر سے نہیں بلکہ سیوریج لائن سے داخل ہو رہے ہیں''...... عمران نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

''اوہ۔ تو کیا یہ دھواں انہوں نے چھوڑا ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اور یہ عام دھواں نہیں انتہائی زہریلا دھواں ہے جسے

ایف سکس کہا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ایف سکس۔ اوہ۔ تو پھر ہمیں اس دھویں سے بچنا چاہئے۔ یہ دھواں اگر ہمیں چھو بھی گیا تو یہ ہمارے مساموں کے راستے ہمارے جسموں میں داخل ہو جائے گا اور اس کا اثر سائنائیڈ کی طرح ہوتا ہے''...... ڈینجر مین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تم سب کو جو انجکشن لگایا تھا اس انجکشن کی وجہ سے ہمارے جسموں کی اسکن ہارڈ ہو چکی ہے اور ہارڈ اسکن کے مسام بند ہوتے ہیں اس لئے ایف سکس ہمیں چھو بھی جائے تو ہمیں اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا''۔ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہیں اس دھویں سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر تم اس طرح ٹھٹکے کیوں تھے''...... جولیا نے اسے گھور کر پوچھا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو۔ اگر وہ یہاں گیس پھیلا سکتے ہیں تو پھر لارڈ فورٹ کو بچانے کے لئے وہ سیوریج لائن دھماکے سے اڑا بھی سکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ سیوریج لائنوں کے باہر ہمارا انتظار کریں تا کہ جیسے ہی ہم ان سے باہر نکلیں وہ موت بن کر ہم پر ٹوٹ پڑیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو ان سب کے چہرے ستے گئے۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم خطرے میں ہیں''...... ڈینجر مین نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی ہمارے پاس ایک چانس ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا چانس"...... جولیا نے پوچھا۔

"انہوں نے ایف سکس گیس پھیلائی ہے۔ انہیں اس بات کا یقین ہو گا کہ ہم اس گیس کے اثر سے نہیں بچ سکیں گے۔ یہ بھاری گیس ہے جس کا اثر ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک رہتا ہے اور اتنی دیر میں کسی بھی انسان کا ہلاک ہونا یقینی ہے۔ وہ فوری طور پر نہ تو سیوریج لائن اُڑانے کا سوچیں گے اور نہ ہی ان میں سے کوئی زہریلی گیس کی وجہ سے سیوریج لائن میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ البتہ وہ سیوریج لائنوں کے کھلنے والے حصوں پر رک کر ہمارا انتظار ضرور کریں گے۔ لیکن اب ہم اس طرف سے نہیں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہم اس طرف سے نہیں جائیں گے تو پھر ہم سیوریج لائنوں سے نکل کر باہر کیسے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں درمیان سے سیوریج لائن اُڑانی پڑے گی۔ سیوریج لائن کی چھت پر بم لگا کر ہم جب اسے بلاسٹ کریں گے تو وہاں اتنا بڑا خلاء ضرور بن جائے گا کہ ہم اس سے باہر نکل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ترکیب تو اچھی ہے لیکن چھت ہم سے کم از کم پانچ فٹ اونچی ہے۔ ہم چھلانگیں لگا کر خلاء سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔ ایسا تو

تب ہی ممکن ہے جب ہمارے پاس کوئی سیڑھی ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے ہم انسانی سیڑھی بھی تو بنا سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے کاندھوں پر چڑھتے ہوئے ہم باہر نکل جائیں گے اور خلاء کو کور کرتے ہوئے دشمنوں کو اس وقت تک اس طرف آنے سے دور رکھنے کی کوشش کریں گے جب تک کہ ہمارا ایک ساتھی باہر نہیں آ جاتا"...... عمران نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی جینیئس ہو پرنس بے حد جینیئس"...... ڈینجر مین نے عمران کی ترکیب سن کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ وقت تعریف کرنے کا نہیں عمل کرنے کا ہے۔ چلو اس سے پہلے کہ سرخ گیس کا اثر یہاں سے ختم ہو جائے ہم دشمنوں کی خوش فہمی کا فائدہ اٹھا کر یہاں سے نکل چلتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تیزی سے آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ سیوریج لائن میں اب ہر طرف سرخ رنگ کا دھواں ہی دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ گیس ماسکس پہن رکھے تھے اور ان کی اسکن ہارڈ تھی اس لئے انہیں گیس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے جیب سے لارڈ فورٹ کا نقشہ نکال لیا تھا وہ نقشے کو دیکھتا ہوا اپنے ساتھیوں کو مختلف سیوریج لائنوں میں لے جا رہا تھا۔ ایک سیوریج لائن میں آ کر وہ رک گیا۔

"یہ لارڈ فورٹ کا سنٹر ہے۔ ہمارے لئے اس سے اچھی جگہ نہیں ہے جہاں سے ہم باہر نکل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم اس جگہ خلاء بناؤ گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بم نکالا اور سر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھنے لگا۔

"تنویر"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"تم میرے کاندھوں پر چڑھ جاؤ اور یہ بم چھت سے لگا دو"۔

عمران نے بم تنویر کو دیتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران سے بم لے کر اسے جیب میں ڈال لیا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر ہاتھ کھولے اور اپنا جسم قدرے نیچے جھکا لیا تو تنویر اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے ہاتھوں پر آ گیا اور پھر وہ پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عمران کے کاندھوں پر سوار ہو گیا۔ عمران نے اپنا بیلنس کیا اور اپنا جسم آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ یہاں پائپ کی بلندی زیادہ نہیں تھی۔ تنویر کے ہاتھ آسانی سے پائپ کی چھت تک جا سکتے تھے۔ اس نے جیب سے بم نکالا اور بم کے پیچھے لگا ہوا ایک سٹرپ اتار دی۔ اسٹرپ کے نیچے گم لگا ہوا تھا جس سے بم کسی بھی دیوار کے ساتھ آسانی سے چپکایا جا سکتا تھا۔ تنویر نے بم کو چھت سے لگا کر اس پر دباؤ ڈالا تو بم گم کی وجہ سے آسانی سے

چپک گیا۔ بم کے ساتھ ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ تنویر نے اس بٹن کو پریس کیا تو بم پر لگا ہوا ایک سرخ بلب روشن ہو گیا۔

"میں نے بم آن کر دیا ہے"...... تنویر نے کہا تو عمران فوراً جھک گیا اور تنویر چھلانگ لگا کر اس کے کاندھوں سے اتر آیا۔

"سب دیواروں سے لگ جاؤ۔ ہری اپ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی تیزی سے دوڑ کر سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے دیواروں سے لگنے کے لئے بھاگ پڑے۔

"بم بلاسٹ ہوتے ہی ہم تیزی سے چھت میں بنے ہوئے ہول کی طرف آئیں گے اور سب سے پہلے میں اوپر جاؤں گا تاکہ دھماکے کی آواز سن کر اور ہول دیکھ کر اگر کسی نے اس طرف آنے کی کوشش کی تو میں اسے ہول سے دور رکھ سکوں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی شدت سے پائپ بری طرح سے ہل گیا تھا۔ بم نے چھت میں ایک بڑا سا ہول بنا دیا تھا۔ وہاں گرد و غبار پھیل گیا تھا اور چھت کا بہت سا حصہ ٹوٹ کر نیچے گر گیا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ صفدر"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے چھت میں بنے ہوئے ہول کی طرف بھاگا۔ اس کی بات سن کر صفدر بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔ عمران کے کہنے پر صفدر ہول کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ عمران اچھل کر اس کے کاندھوں پر

آیا اور پھر اس نے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی
طرح اُڑتا ہوا چھت میں بنے ہوئے ہول سے نکلتا چلا گیا۔ ہول
سے باہر نکلتے ہوئے اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر منی میزائل گن
نکال لی تھی۔ ہول سے نکلتے ہی اس کا جسم کسی کمان کی طرح مڑا
اور وہ ہوا میں الٹی قلابازی کھاتا ہوا ہول کے کنارے پر آ گیا۔ وہ
قلعے کے شمالی کنارے میں ایک کھلی جگہ سے باہر نکلا تھا جہاں سائیڈ
میں ایک اونچی فصیل تھی۔ اتفاق سے اس طرف کوئی نہیں تھا۔
دائیں اور بائیں طرف رہائشی کمروں کی عقبی دیواریں تھیں۔ وہاں
کسی کو موجود نہ پا کر عمران کے چہرے پر سکون آ گیا۔

”اس طرف کوئی نہیں ہے۔ چلو جلدی آؤ باہر“...... عمران نے
ہول میں جھانکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی ایک
دوسرے کے کاندھوں پر سوار ہو کر تیزی سے ہول سے باہر آنا
شروع ہو گئے۔ جیسے ہی سب افراد اوپر پہنچے اسی لمحے انہیں عقبی
دیوار کی طرف سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو
عمران چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔

”سائیڈوں میں چلے جاؤ اور جو اس طرف آئے اسے اُڑا
دینا“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا
کہ اسی لمحے عقبی دیوار کے پیچھے سے چند مسلح افراد دوڑتے ہوئے
اس طرف آ گئے۔ انہیں دیکھتے ہی وہ سب ٹھٹھک گئے اور پھر
انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کرنے کے لئے

مشین گنیں سیدھی کی ہی تھیں کہ اسی لمحے صفدر اور تنویر نے ان پر
مشین پسٹل سے فائرنگ کر دی۔ ماحول مشین پسٹل کی تیز
تڑتڑاہٹوں کی آوازوں کے ساتھ انسانی چیخوں سے بری طرح سے
گونج اٹھا۔

”چلو سب۔ دوسری طرف چلو ورنہ وہ ہمیں یہاں آ کر گھیر سکتے
ہیں“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ڈینجر مین اور اس کے ساتھی
تیزی سے دائیں طرف والی دیوار اور عمران کے ساتھی بائیں طرف
والی دیوار کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ اسی لمحے عمران کی نظر اوپر
فصیل پر پڑی۔ اوپر چند مسلح افراد پوزیشین سنبھالتے دکھائی دے
رہے تھے۔ ان پر نظر پڑتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے منی
میزائل گن کا رخ فصیل کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ گن سے
میزائل نکل کر بجلی کی سی تیزی سے فصیل کی طرف بڑھا۔ دوسرے
لمحے زور دار دھماکہ ہوا اور فصیل کے پرخچے اُڑتے نظر آئے۔ فصیل
کے اُڑتے ہی مسلح افراد بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتے نیچے گر
رہے تھے۔ انہیں گرتے دیکھ کر عمران نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی اور
تیزی سے اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف اس کے ساتھی گئے
تھے۔ دیوار کی دوسری طرف جانے کی بجائے عمران رہائشی حصے کی
دیواروں کو غور سے دیکھنے لگا پھر اس نے کچھ سوچ کر منی میزائل کا
رخ ایک دیوار کی طرف کیا اور میزائل فائر کر دیا۔

زور دار دھماکہ ہوا اور دیوار کے پرخچے اُڑ گئے۔ وہاں ایک بڑا

ہول بن گیا تھا۔ عمران نے ایک لمحہ توقف کیا اور اس نے منی میزائل گن اپنی جیب میں ڈالی اور اس کی جگہ جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور پھر تیزی سے دیوار میں بنے ہوئے ہول کی جانب بھاگا۔ بھاگتے بھاگتے اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور ہول سے گزرتا ہوا اندر چلا گیا۔

یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں عام ضرورت کا سامان موجود تھا۔ عمران نے جو منی میزائل فائر کیا تھا وہ دیوار کو اُڑانے کے ساتھ ساتھ فرش کو بھی اکھاڑ گیا تھا۔ عمران چھلانگ لگا کر جیسے ہی فرش پر گھسٹتا ہوا آیا وہ سیدھا فرش میں بنے ہوئے ہول کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہول دیکھ کر عمران نے فوراً اپنا رخ پلٹا اور پھر تیزی سے گھسٹتے ہوئے اس نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر ہول کے کنارے پھنسا دیں اور ایک جھٹکے سے رک گیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو فرش پر بنے ہوئے ہول میں جا گرتا۔

ہول کے کنارے سے ٹانگیں پھنسا کر رکتے ہی وہ تیزی سے سیدھا ہوا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہول میں جھانکا تو یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ نیچے ایک تہہ خانہ تھا۔ عمران نے جھک کر تہہ خانے میں جھانکا۔ تہہ خانہ خالی تھا وہاں ایک چھوٹی سی چیز بھی رکھی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے عمران نے سوچا پھر اس نے فرش کے ہول میں چھلانگ لگا دی۔ نیچے جاتے ہوئے اس نے قلابازی کھائی اور پھر گھومتا ہوا پیروں کے بل تہہ

خانے کے فرش پر جا کھڑا ہوا۔

خالی تہہ خانے کا ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف لپکا۔ دروازے کے قریب جا کر وہ سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا اور دروازے کی دوسری طرف کی سن گن لینے لگا لیکن یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ دوسری طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عمران نے جھک کر دروازے کے کی ہول سے آنکھ لگائی۔ سامنے ایک طویل راہداری تھی جو خالی تھی۔ عمران ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر گھمایا لیکن دوسری طرف لاک لگا ہوا تھا۔

عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ٹیوب نکالی۔ یہ ٹیوب عام ٹوتھ پیسٹ کی ٹیوب جیسی تھی۔ عمران نے ٹیوب کا ڈھکن کھولا۔ ٹیوب کا منہ قدرے لمبا اور نوکیلا تھا اور اس پر باقاعدہ نوزل لگی ہوئی تھی۔ عمران نے ٹیوب کی نوزل کی ہول میں ڈالی اور ٹیوب کے عقبی حصے پر دباؤ ڈالا تو ٹیوب سے ایک پیسٹ سا نکل کر لاک میں گرا۔ دوسرے لمحے لاک سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ دھواں دیکھ کر عمران نے نوزل کی ہول سے نکالی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

لاک سے اٹھنے والا دھواں تیز ہو گیا تھا اور فولادی لاک سرخ ہوتا جا رہا تھا جیسے آگ کی بھٹی میں اسے پگھلایا جا رہا ہو۔ دوسرے ہی لمحے لاک یوں پگھلنا شروع ہو گیا جیسے موم کا بنا ہوا

ہو۔ جیسے ہی لاگ پگھلا عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران فوراً کمرے سے نکل کر راہداری میں آ گیا اور مشین پسٹل دونوں ہاتھوں میں لئے آگے بڑھنا شروع ہو گیا۔ وہ انتہائی چاک و چوبند تھا۔ اس کی تمام حسیں بیدار تھیں۔ سائیڈ کی دیواروں میں متعدد کمروں کے دروازے تھے جو بند تھے۔ عمران ان دروازوں کے پاس آ کر ایک لمحے کے لئے رکتا اور دیوار کے ساتھ لگ کر اندر کی آواز سننے کی کوشش کرتا لیکن جب اندر سے اسے کوئی آواز سنائی نہ دیتی تو وہ اگلے دروازے کی طرف بڑھ جاتا اور پھر وہ راہداری کے آخری کمرے کی دیوار کے پاس آ کر رکا تو اسے کی ہول سے اندر سے ایک مرد اور ایک عورت کی آوازیں سنائی دیں۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے کی ہول سے کان لگانے کے باوجود آوازیں بہت ہلکی ہلکی سنائی دے رہی تھیں۔

عمران چند لمحے ان کی باتیں سنتا رہا۔ باتوں کی آوازوں سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کمرے میں لارڈ ٹیموتھی اور پرنسز مارگریٹ موجود ہیں۔ ان کی باتیں سن کر عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے جا رہے تھے اور ان دونوں کی باتوں نے عمران کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں کر دیئے تھے۔ پھر عمران سے رہا نہ گیا تو وہ دروازے کے سامنے آ گیا۔ اس نے چہرے سے ماسک اتار کر ایک طرف پھینکا اور پھر اس نے دروازے پر پوری قوت سے لات ماری تو دروازہ ایک دھاکے سے

کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی عمران کی نظر لارڈ پر پڑی جس کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس سے وہ پرنسز مارگریٹ کو گولی مارنے والا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل سے فائر کیا تو لارڈ کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا اور عمران اچھل کر کمرے میں آ گیا اور ان کی طرف انتہائی زہریلی اور غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

”کون ہو تم اور تم اس طرح یہاں کیسے آ گئے“...... لارڈ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”منکہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں اور میں اپنی دونوں ٹانگوں پر چل کر یہاں آیا ہوں“۔ عمران نے اپنی اصلی آواز میں کہا اور اس کی بات سن کر لارڈ اور پرنسز مارگریٹ بری طرح سے اچھل پڑے۔

”علی عمران“...... لارڈ اور پرنسز مارگریٹ کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

”صرف علی عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی۔ (آکسن) عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ لیکن تم فورٹ میں داخل کیسے ہوئے اور یہاں۔ میرا مطلب ہے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں موجود ہوں“...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

”فورٹ میں جس راستے سے میں آیا ہوں اس کا تمہیں علم ہے اور رہی بات کہ میں تم تک کیسے پہنچا ہوں تو اس کا جواب صرف

اتنا ہی دے سکتا ہوں کہ میں تمہیں یہاں ڈھونڈتا ہوا نہیں آیا بلکہ اتفاق مجھے یہاں لے آیا ہے اور یہ اتفاق کیا ہے اس کے بارے میں تم کچھ نہ ہی پوچھو تو بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں تمہارے اس اتفاق کو نہیں مانتا۔ مجھے سچ بتاؤ"۔ لارڈ نے غرا کر کہا۔

"نہیں مانتے تو نہ مانو۔ میری بلا سے۔ جو سچ تھا وہ میں نے بتا دیا اور میں نے دروازے کے باہر تمہاری چند باتیں سنی ہیں۔ مجھے ان باتوں کے بارے میں بتاؤ کیا وہ سب سچ ہیں"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"کون سی باتیں"...... پرنسز مارگریٹ نے پوچھا۔

"یہ کہ تم تک جو ڈائمنڈ ہارٹ پہنچا تھا وہ اصلی نہیں نقلی تھا"۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میرے پاس نقلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچا تھا"...... پرنسز مارگریٹ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"اگر وہ نقلی ڈائمنڈ ہارٹ نہیں تھا تو پھر لارڈ تمہیں پاکیشیا جا کر اصلی ڈائمنڈ ہارٹ لانے کے لئے کیوں کہہ رہا تھا اور تمہارے انکار پر اب یہ تمہیں گولی بھی تو مارنے والا تھا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"یہ سچ ہے عمران۔ عامر جبران نے اسے جو ڈائمنڈ ہارٹ بھیجا تھا وہ اصلی نہیں نقلی تھا۔ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ عامر جبران نے کہیں

اور چھپا دیا تھا"...... لارڈ نے کہا۔

"کہیں اور چھپا دیا تھا۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"عامر جبران نے سفارت خانے میں نقلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچایا تھا۔ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کا اس نے کیا کیا تھا اس کے بارے میں ہمیں کچھ علم نہیں ہے"...... پرنسز مارگریٹ نے منہ بنا کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عامر جبران میں ابھی کچھ غیرت باقی تھی کہ اس نے ایک لڑکی کے لئے ملک کا مفاد داؤ پر نہیں لگایا تھا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسا کرنے سے اسے کیا فائدہ ہوا۔ اس کے حصے میں موت ہی آئی تھی"...... پرنسز مارگریٹ نے منہ بنا کر کہا۔

"ملک کے مفاد کو داؤ پر نہ لگا کر اور ڈائمنڈ ہارٹ تم جیسے ملک دشمن عناصر سے بچا کر وہ ملک و قوم کے سامنے سرخرو ہو گیا ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو"...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"تم نے اور تمہاری اس پرنسز نے پاکیشیا کی سلامتی کو داؤ پر لگا کر بہت بڑی غلطی کی تھی اور میرے ملک کے خلاف جو غلط قدم اٹھانے کی کوشش کرتا ہے میں اسے کبھی معاف نہیں کرتا۔ گو کہ میں یہاں ڈائمنڈ ہارٹ لینے کے لئے آیا تھا لیکن اب جبکہ مجھے علم ہو گیا ہے کہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ تمہارے پاس ہے ہی نہیں تو میں تم

سے کیا لے جا سکتا ہوں لیکن تم میرے ملک کے خلاف دوبارہ کوئی انتہائی قدم نہ اٹھا سکو اور دوبارہ ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرنے کی سعی نہ کر سکو اس لئے میں تمہیں اور تمہاری گریٹ ایجنسی کو مکمل طور پر ختم کر دوں گا“...... عمران نے کہا۔

”تم لارڈ فورٹ میں آ تو گئے ہو مگر یہاں سے میری اجازت کے بغیر زندہ واپس نہیں جا سکو گے“۔ لارڈ نے غرا کر کہا۔

”میرے تمام آدمی اور وہ تمام کرمنلز جنہیں تم نے منی وائلڈ تک محدود کر رکھا تھا تمہارے ناقابلِ تسخیر فورٹ میں داخل ہو چکے ہیں اور اب تک انہوں نے تمہارے فورٹ کی اینٹ سے اینٹ بھی بجانی شروع کر دی ہو گی۔ کچھ ہی دیر میں یہاں نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا یہ ناقابلِ تسخیر قلعہ پھر مجھے یہاں سے جانے سے کون روک سکے گا“...... عمران نے کہا۔

”کک کک۔ کیا کہا۔ کرمنلز بھی فورٹ میں داخل ہو چکے ہیں“...... لارڈ نے بوکھلا کر کہا۔

”ہاں۔ اب تم اپنی خیر مناؤ“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”جانتے ہو کہ اس نے کرمنلز کو منی وائلڈ تک کیوں محدود کر رکھا تھا“...... پرنسز مارگریٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں جانتا۔ تمہیں معلوم ہے تو تم بتا دو“...... عمران نے کہا۔

”یہ گریٹ لینڈ کا بھی وفادار نہیں ہے۔ گریٹ لینڈ کا باشندہ، لارڈ اور گریٹ ایجنسی جیسی طاقتور اور فعال ایجنسی کا چیف ہونے

کے باوجود یہ گریٹ لینڈ کی پارلیمنٹ پر اپنا قبضہ کرنا چاہتا تھا اور اس کے ارادے رائل پیلس تک پہنچنے کے بھی تھے تاکہ یہ گریٹ لینڈ کے سیاہ وسفید کا مالک بن جائے“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا تو لارڈ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

”یہ سب جان کر بھی تم اس پاکھنڈی کا ساتھ دے رہی تھی“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”نہیں۔ میں نے اس کا ساتھ نہ دینے کا فیصلہ کیا تھا اسی لئے تو اس نے مجھے گولی مارنے کی کوشش کی تھی اگر تم عین وقت پر یہاں نہ آ جاتے تو اب تک یہ میری لاش گرا چکا ہوتا“...... پرنسز مارگریٹ نے کہا۔

”تو پھر دیکھ کیا رہی ہو۔ اس کا ریوالور اٹھاؤ اور اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دو۔ اس کا لارڈ فورٹ اور اس کی گریٹ ایجنسی تمہاری ہو جائے گی اور اس کی جگہ تم یہاں راج کرنا“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے“...... پرنسز مارگریٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہیں ہلاک کرنے سے مجھے کیا ملے گا۔ تم تو پہلے ہی دو بار ناکامیوں کا شکار ہو چکی ہو۔ ایک تمہارے محبوب نے تمہیں اصلی ڈائمنڈ ہارٹ سے محروم کر دیا تھا اور دوسرا تمہارا چیف ہی تمہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ میری نظر میں تم ہمدردی کی مستحق ہو اور میں

ایسے افراد کو ہلاک نہیں کیا کرتا“...... عمران نے کہا تو پرنسز مارگریٹ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے لارڈ کا گرا ہوا ریوالور اٹھا لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ریوالور اٹھا کر اس کا رخ لارڈ کی طرف کرتی اسی لمحے اچانک کمرے میں ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے سے نہ صرف پرنسز مارگریٹ بلکہ عمران بھی کئی فٹ اونچا اچھلا اور اُڑتا ہوا پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے ٹکڑے اُڑ گئے ہوں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے ستارے سے ناچ اٹھے تھے اور اس کے دماغ میں اندھیرے بھرتے چلے گئے۔ عمران نے زور زور سے سر جھٹک کر دماغ میں بھرنے والے اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کی لیکن لا حاصل۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے لارڈ کے تیز اور انتہائی زہر انگیز قہقہوں کی آوازیں سنی تھیں۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی میں بری طرح سے جکڑا ہوا ہے۔ جلد ہی عمران کا شعور لاشعور کی کیفیت سے نکل آیا اور اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں ایک راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا اور وہ وہاں اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے ارد گرد اور بھی کئی راڈز والی کرسیاں موجود تھیں جن پر اس کے ساتھی، ڈینجر مین اور اس کے بے شمار ساتھی جکڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ وہ سب ابھی بے ہوش تھے۔

کمرے کی دیواروں کے پاس بیس مسلح افراد کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ان سب نے مشین گنوں کے رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر رکھے تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور لارڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ تین افراد اور تھے جو لڑاکا ٹائپ معلوم ہو رہے تھے۔

عمران کو ہوش میں دیکھ کر ایک لمحے کے لئے لارڈ ٹھٹکا پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھ آیا۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا"...... لارڈ نے عمران کے سامنے آ کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آیا کہ میں بے ہوش کیسے ہوا تھا اور وہ دھماکہ کیسا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ تم لارڈ فورٹ میں ہو اور لارڈ فورٹ میں صرف میرا حکم چلتا ہے۔ جب تم نے پرنسز مارگریٹ کو ریوالور اٹھانے کے لئے کہا تو تمہاری بھی نظریں اس کی طرف چلی گئی تھیں۔ میں نے اس موقع کا فائدہ اٹھا کر جیب سے پاور پلس بم نکال کر پوری قوت سے کمرے کے درمیان میں مار دیا تھا۔ اس بم کے دھماکے سے جانی نقصان تو نہیں ہوتا مگر ارد گرد موجود چیزیں اچھل کر پوری قوت سے دور جا گرتی ہیں۔ تم اور پرنسز مارگریٹ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ میں نے فرش پر بم مارتے ہی خود کو فوراً فرش پر گرا لیا تھا ورنہ میرا بھی وہی حشر ہوتا جو تمہارا اور پرنسز مارگریٹ کا ہوا تھا"...... لارڈ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کی نظریں واقعی ایک لمحے کے لئے لارڈ پر سے ہٹ گئی تھیں۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں پرنسز مارگریٹ اس کے ساتھ دھوکہ نہ کر دے اور ایسا نہ ہو کہ وہ ریوالور اٹھا کر بجائے لارڈ کو گولی مارنے کے اس پر ہی فائرنگ نہ کر دے۔

"اور یہ سب۔ یہ سب یہاں کیسے پہنچے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"ان سب کو لارڈ فورٹ میں بلیک ریز سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ فورٹ کی فصیلوں پر بلیک گنیں لگی ہوئی ہیں جن کا کنٹرول ماسٹر روم میں ہے۔ یہ سب فورٹ کے ہر حصے میں تباہی پھیلاتے پھر رہے تھے۔ انہوں نے میرے بے شمار افراد کو ہلاک کر دیا ہے اور فورٹ کا بہت سا حصہ تباہ کر دیا تھا۔ ماسٹر روم میں موجود میرا ایک ساتھی انہیں بلیک گن سے نشانہ بنا رہا تھا۔ وہ چونکہ انہیں بلیک گن سے ہلاک نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ انہیں بلیک ریز سے بے ہوش کرتا جا رہا تھا اور آخر کار وہ ان سب کو بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ میرے ساتھی چاہتے تو انہیں بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک کر سکتے تھے لیکن میں نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا اور پھر میں نے ان سب کو یہاں لا کر تمہارے ساتھ راڈز میں دیا تا کہ تم سب کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ہلاک کیا جا سکے"...... لارڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ فائرنگ اسکوارڈ یہاں ہمیں ہلاک کرنے کے لئے موجود ہے"...... عمران نے دیواروں کے پاس کھڑے مسلح افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں فائرنگ کر کے ہلاک نہیں کراؤں گا۔ تم سب کو میں اپنے طریقے اور اپنے انداز میں ہلاک کروں گا"۔ لارڈ

نے اسی انداز میں کہا۔

''اور تمہارا اپنا طریقہ اور انداز کیا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''سر اٹھا کر اوپر دیکھو''...... لارڈ نے کہا تو عمران نے سر اٹھایا تو اسے اپنے اور اپنے تمام ساتھیوں کے سروں پر ایک ایک بڑا گلوب دکھائی دیا۔ گلوب شیشے کے بنے ہوئے تھے اور وائرز سے لٹک رہے تھے۔ ان گلوبز میں سرخ رنگ کا سیال سا بھرا ہوا تھا۔ سیال میں ننھے ننھے بلبلے سے بنتے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ کیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان گلوبز میں چار انتہائی تیز اور خطرناک تیزابوں کا مرکب ہے جسے تم ریڈ ایسڈ بھی کہہ سکتے ہو۔ یہ ایسڈ جیسے ہی تم پر گرے گا تمہارے جسم میں آگ لگ جائے گی اور یہ آگ ایسی آگ ہے جسے کسی بھی طرح سے بجھایا نہیں جا سکتا اور یہ آگ اس وقت تک تم سب کے جسموں کو جلاتی رہے گی جب تک تمہاری ایک ایک ہڈی جل کر راکھ نہیں بن جاتی''...... لارڈ نے کہا۔ اس کی سفاکی کا سن کر عمران یکبارگی لرز کر رہ گیا۔

''میں تم سب کو ایک ساتھ نہیں بلکہ ایک ایک کر کے ہلاک کروں گا تاکہ تم سب مرنے سے پہلے زندہ انسانوں کو جل جل کر ہلاک ہوتے دیکھ سکو اور اپنی موت کا تصور کر کے خوفزدہ ہوتے رہو۔ تمہارا خوف دیکھ کر میری روح کو سکون ملے گا۔ اس قدر سکون

جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے''...... لارڈ نے اور زیادہ سفاکانہ لہجے میں کہا۔

''سوچ لو۔ کہیں تمہاری موت ہماری موت سے زیادہ دردناک اور بھیانک نہ ہو جائے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا۔ لارڈ کو موت چھو بھی نہیں سکتی۔ لارڈ نے اپنی حفاظت کے تمام انتظامات کر رکھے ہیں''...... لارڈ نے فاخرانہ لہجے میں کہا تو عمران غرا کر رہ گیا۔

''پرنسز مارگریٹ کہاں ہے۔ کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ پہلے میرا ارادہ اسے ہلاک کرنے کا ہی تھا لیکن میں جانتا ہوں کہ اس کی مدد کے بغیر میں پاکیشیا سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل نہیں کر سکوں گا اس لئے مجھے اسے مجبوراً زندہ رکھنا پڑ رہا ہے۔ میں اس کا مائنڈ اسکین کروں گا اور اسے اپنا محکوم بنا کر پاکیشیا بھیجوں گا تاکہ وہ میرے لئے پاکیشیا سے ڈائمنڈ ہارٹ تلاش کر کے لا سکے''...... لارڈ نے کہا۔

''کیا وہ جانتی ہے کہ ڈائمنڈ ہارٹ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ لیکن وہ بے حد ذہین ہے۔ اب وہ اپنے دل کی بجائے دماغ کا استعمال کرے گی اور وہ لازماً ڈائمنڈ ہارٹ تک پہنچ جائے گی کیونکہ وہ عامر جبران کو جتنا جانتی ہے اتنا اس کے بارے میں

اور کوئی نہیں جانتا''...... لارڈ نے کہا۔

''یہ تو ہوا میں تیر چھوڑنے والی بات ہے۔ ہو سکتا ہے عامر جبران نے سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری ہی نہ کیا ہو۔ ایسی صورت میں پرنسز مارگریٹ کیا کر سکتی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ میری اطلاع کے مطابق سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری ہو چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ عامر جبران نے ڈائمنڈ ہارٹ سیکرٹ سنٹر سے باہر کہیں چھپایا ہے جس کے لئے اگر چھان بین کی جائے تو اسے ڈھونڈا جا سکتا ہے''...... لارڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تمہاری خام خیالی ہے لارڈ ٹیموتھی۔ عامر جبران نے اگر پرنسز مارگریٹ کو نقلی ڈائمنڈ ہارٹ دینے کا ہی فیصلہ کیا تھا تو پھر اسے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ سیکرٹ سنٹر سے باہر لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری ضرور کیا ہے لیکن اس کا مقصد ملک کے مفادات کو نقصان پہنچانا نہیں تھا اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس نے ڈائمنڈ ہارٹ سیکرٹ سنٹر میں ہی کہیں چھپایا ہو گا تاکہ وہاں کی چیز وہیں رہے''۔ عمران نے کہا۔

''تو کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ عامر جبران نے ڈائمنڈ ہارٹ سیکرٹ سنٹر میں ہی کہیں چھپایا ہو گا''...... لارڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ پرنسز مارگریٹ کوشش کرے تو وہ سیکرٹ سنٹر میں بھی داخل ہو سکتی ہے اور وہ سیکرٹ سنٹر کی ایک ایک اینٹ بھی اکھاڑ کر وہاں سے ڈائمنڈ ہارٹ نکال کر لا سکتی ہے''...... لارڈ نے کہا۔

''اگر اس میں اتنی صلاحیتیں ہوتیں تو یہ کام وہ خود جا کر کرتی۔ اپنے بوائے فرینڈ کو اس کام کے لئے آگے نہ کرتی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''جو بھی ہے۔ تمہیں اب ان باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے۔ تم اب اپنی فکر کرو۔ موت تمہارے سر پر ناچ رہی ہے۔ اس کی فکر کرو''...... لارڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''اس کی فکر کرنے والے تم جو موجود ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... لارڈ نے چونک کر کہا۔

''کچھ نہیں''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ان سب کو بھی ہوش میں لاؤ تاکہ یہ سب ایک دوسرے کی موت کا تماشہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں''۔ لارڈ نے اپنے ساتھ آئے ہوئے تین افراد سے مخاطب ہو کر کہا تو ان تینوں نے ایک ساتھ سر ہلائے اور جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بے ہوش افراد کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے جیبوں سے زرد

رنگ کے محلول سے بھرے ہوئے انجکشن نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔ پھر انہوں نے عمران اور ڈینجر مین کے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے انجکشن لگانے شروع کر دیئے وہ انجکشن کا محلول بے حد کم مقدار میں ان کے جسموں میں انجیکٹ کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ تینوں سب کو انجکشن لگا چکے تو وہ پیچھے ہٹ آئے۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ایک ایک کر کے ان سب کے جسموں میں حرکت ہونا شروع ہوگئی۔

ان کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ سب راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں اور پھر ان کے شعور جاگے تو وہ سب کو ایک ساتھ دیکھ کر حیران رہ گئے۔

”تم بھی یہاں ہو“...... جولیا نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جہاں تم وہاں ہم“...... عمران نے مسکرا کر لہکنے والے انداز میں کہا تو جولیا کے چہرے پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

”ہم سب لارڈ کی قید میں ہیں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے سامنے لارڈ ٹیموتھی ہی موجود ہے گریٹ ایجنسی کا چیف لارڈ ٹیموتھی“...... ڈینجر مین نے کہا۔

”تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے انگلس۔ میں لارڈ ٹیموتھی ہوں۔

گریٹ ایجنسی کا چیف اور گریٹ لینڈ کے مستقبل کا سربراہ۔ تم سب کو میں نے اپنے ایک خاص مقصد کے لئے انڈر ورلڈ سے الگ کیا تھا تاکہ ضرورت پڑنے پر میں تم سے اپنا کام لے سکوں لیکن عمران کی وجہ سے میرا سارا منصوبہ خراب ہو گیا ہے لیکن خیر کوئی بات نہیں۔ انڈر ورلڈ میں اب بھی بہت سے لوگ ہیں جو میرے کام آ سکتے ہیں۔ تم نے میرے سب سے بڑے دشمن عمران کے ساتھ مل کر میرے فورٹ پر حملہ کر کے ناقابلِ معافی جرم کیا ہے اس لئے میں نے ان کے ساتھ تمہارے اور تمہارے تمام ساتھیوں کے لئے بھی موت کی سزا تجویز کر دی ہے جو تم سب کو باری باری اور ایک دوسرے کے سامنے ملے گی تاکہ مرنے کے بعد بھی تم میری دی ہوئی موت سے لرزتے اور کانپتے رہو“...... لارڈ نے کہا۔ اس نے فوراً جیب سے ایک بھاری دستے والا ریوالور نکال لیا اور پھر اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا اس نے اچانک ڈینجر مین کے ایک ساتھی کے سر پر موجود گلوب پر فائر کر دیا۔ دھماکے کے ساتھ گلوب ٹوٹا اور اس میں موجود سیال ڈینجر مین کے ساتھ والی کرسی پر جکڑے ہوئے ساتھی پر آ گرا۔ جیسے ہی سیال اس آدمی پر گرا اس آدمی کے حلق سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کے جسم سے یکلخت دھواں نکلنے لگا تھا اور اس کے جسم پر ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں آبلے پڑنے شروع ہو گئے تھے جو تیزی سے بن اور پھوٹ رہے تھے۔ وہ کرسی پر بندھا بری طرح سے سر مار رہا تھا

لیکن اس پر گرنے والا تیزاب اسے موم کی طرح پگھلا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں اس آدمی کا سر موم کی طرح پگھل گیا اور کمرہ انسانی گوشت جلنے اور تیزاب کی تیز بو سے بھر گیا۔ اس آدمی کا نہ صرف گوشت بلکہ اس کی ہڈیاں بھی موم کی طرح پگھلتی جا رہی تھیں۔

اپنے آدمی کا یہ انجام دیکھ کر نہ صرف ڈینجر مین اور اس کے ساتھی بلکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی دم بخود رہ گئے تھے۔ انہیں لارڈ ٹیموتھی سے اس قدر بربریت اور انسانیت سوز ظلم کی توقع نہیں تھی۔ لارڈ اس شخص کا پگھلتا ہوا جسم دیکھ کر انتہائی فاخرانہ انداز میں قہقہے لگا رہا تھا۔

”رک جاؤ لارڈ ٹیموتھی۔ تم ہم پر اس قدر وحشیانہ اور انسانیت سوز ظلم نہ کرو۔ ہمیں ہلاک کرنا ہے تو اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ ہم پر فائرنگ کر دیں“...... ڈینجر مین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تو پھر یہ لو“...... لارڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ایک اور آدمی کے سر پر موجود گلوب پر گولی چلا دی۔ گلوب ٹوٹا اور اس کا سیال دوسرے آدمی پر گرا اور کمرہ اس آدمی کی لرزہ خیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے گونجنے لگا۔

”کچھ کرو عمران۔ یہ تو انتہائی سفاک اور درندہ صفت انسان ہے۔ اگر ہم نے اسے نہ روکا تو یہ واقعی ہم سب کو ایک ایک کر کے زندہ جلا دے گا“...... جولیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

”تم کچھ نہیں کر سکتے۔ یہاں موت میرے اشاروں پر ناچتی ہے اور اس وقت تم سب کی موت کا ریموٹ میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں جسے چاہوں ہلاک کر سکتا ہوں“...... لارڈ نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اس نے ایک اور آدمی کے سر پر موجود گلوب پر فائر کرنے کے لئے ریوالور اٹھایا۔ اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتا اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور نہ صرف لارڈ بلکہ وہاں موجود تمام افراد کو زور دار جھٹکے لگے اور وہ سب یوں ساکت ہوتے چلے گئے جیسے کسی نے انہیں جادو کی چھڑی گھما کر پتھر کے بتوں میں تبدیل کر دیا ہو۔ جو جس پوزیشن میں تھا اسی پوزیشن میں ساکت ہو کر رہ گیا تھا۔ اسی لمحے اچانک کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ نہ صرف عمران کی کرسی بلکہ اس کے تمام ساتھیوں کی کرسیوں کے راڈز کھلتے چلے گئے۔ راڈز کھلنے کے باوجود وہ سب اپنی جگہ ساکت تھے۔ اسی لمحے عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے وہی جادوگر ہو اور اسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اپنے سوا سب کو پتھر کے بتوں میں تبدیل کر دیا ہو۔ عمران کرسی سے اٹھ کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا لارڈ ٹیموتھی کے قریب آ گیا۔

”تم شاید بھول گئے تھے لارڈ ٹیموتھی کہ ہر خدائی دعویٰ کرنے والے کے لئے ایک موسیٰ پیدا ہوتا ہے جو تم جیسے شیطان کو ہلاک کرنے کے لئے ہی آتا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ یہاں موت

تمہارے اشاروں پر ناچتی ہے اور اس کا کنٹرول تمہارے ہاتھوں میں ہے لیکن دیکھ لو ایک لمحے میں تمہارا کنٹرول ختم ہو گیا ہے۔ میں تم جیسے شیطانی دماغ والے لارڈ کے خلاف کام کرنے آیا تھا اس لئے میں اپنی پوری تیاری سے آیا تھا۔ مجھے اس بات کا بھی اندازہ تھا کہ تم جیسا شیطان کسی بھی وقت بازی پلٹ سکتا ہے اور تمہارے انسانیت سوز مظالم کی داستانوں کا بھی مجھے بخوبی علم تھا۔ تم نے ہمیں یہاں لا کر اور قید کر کے اپنی زندگی کی سب سے بڑی بھول کی تھی اور اگر تم ہمیں ہلاک کرنا ہی چاہتے تھے تو پھر تمہیں چاہئے تھا کہ موت کا یہ بھیانک کھیل تم ڈینجر مین کے آدمیوں کے ساتھ بعد میں پہلے ہمارے ساتھ کھیلتے بلکہ سب سے پہلے اس کھیل کی شروعات تم مجھ سے کرتے تا کہ تمہارا پانسہ نہ پلٹتا۔ میں نے اپنے جوتوں کی ایڑی میں ایک ایمرنگ بم چھپا رکھا تھا جس سے نظر نہ آنے والی شعاعیں پھوٹتی ہیں اور ان شعاعوں کی زد میں جو آتا ہے وقتی طور پر اس کا جسم مفلوج ہو جاتا ہے۔ وہ سن سکتا ہے دیکھ سکتا ہے لیکن نہ تو وہ حرکت کر سکتا ہے اور نہ ہی کچھ بول سکتا ہے۔ اس بم کی دوہری خاصیت یہ ہے کہ بم سے نکلنے والی شعاعیں ہر قسم کے سائنسی اور الیکٹرانک سسٹم کو بلاک کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف تم سب مفلوج ہو گئے ہو بلکہ الیکٹرانک راڈز والی چیئرز کے راڈز بھی خود بخود کھل گئے تھے۔ اس ریز سے میرے ساتھی بھی مفلوج ہیں لیکن میں آزاد ہوں۔ میں نے ایمرنگ ریز سے بچنے

کے لئے اپنا سانس روک لیا تھا۔ سانس روکنے والوں پر ایمرنگ ریز کا اثر نہیں ہوتا۔ اگر تمہیں ایمرنگ ریز کے بارے میں معلوم ہے تو پھر تمہیں اس بات کا بھی پتہ ہو گا کہ ان ریز سے مفلوج ہونے والا جاندار اس وقت تک اپنی اصلی حالت میں نہیں آتا جب تک اس کی گردن کی ایک مخصوص رگ کو نہ دبایا جائے اور کچھ دیر کے لئے اس کا سانس نہ روک دیا جائے۔ میں اب اپنے ساتھیوں پر یہی عمل کروں گا اور انہیں اصل حالت میں لاؤں گا۔ اس کے بعد تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا انجام کیا ہو گا اس کا تم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہو گے‘‘...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ لارڈ ٹیموتھی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ جواب دے بھی کیسے سکتا تھا۔ عمران نے ایمرنگ بم کی ریز سے وہاں موجود تمام افراد کو مفلوج کر دیا تھا جو پتھر کے بتوں کی طرح ساکت ہو گئے تھے۔

عمران نے آگے بڑھ کر جولیا کی گردن کی ایک مخصوص رگ دبائی اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے جولیا کا سانس روک دیا۔ چند ہی لمحوں میں جولیا کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کا ساکت جسم حرکت میں آ گیا۔

’’ویل ڈن عمران۔ ویل ڈن۔ مجھے یقین تھا کہ تم اس درندہ صفت انسان سے بچنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرو گے۔ ڈینجر مین واقعی صحیح کہتا ہے تم جینیئس ہو بے حد جینیئس‘‘...... جولیا نے اصل حالت میں آتے ہی عمران کی اس انداز میں تعریف کرتے

ہوئے کہا جیسے کہہ رہی ہو کہ میرا عمران جینئیس ہے۔ بے حد
جینئیس۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔

"اس تعریف کا شکریہ"...... عمران نے مسکرا کر کہا اور وہ صفدر کی
طرف بڑھ گیا۔ چند ہی لمحوں میں صفدر بھی یوں تیز تیز سانسیں لے
رہا تھا جیسے وہ میلوں دوڑ لگاتا ہوا آیا ہو۔ عمران نے جولیا اور صفدر
کو گردن کی مخصوص رگ دبانے اور سانس روکنے کی تکنیک بتائی تو
وہ بھی عمران کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو ٹھیک کرنے میں مصروف ہو
گئے۔ کچھ ہی دیر میں اس کے تمام ساتھی اور ڈینجر مین اور اس کے
ساتھی آزادی کی سانس لے رہے تھے۔ ڈینجر مین تو عمران کی
ذہانت اور اس کی دور اندیشی کی وجہ سے اس کی تعریف میں زمین
اور آسمان کے قلابے ملانا شروع ہو گیا تھا۔

"اس بدبخت لارڈ ٹیموتھی کا تو میں ویسا ہی حشر کروں گا جیسا
اس نے میرے دو ساتھیوں کا کیا ہے"...... ڈینجر مین نے کہا۔

"ہاں۔ ان کا انجام ایسا ہی ہونا چاہئے تاکہ انہیں بھی اس بات
کا پتہ چل سکے کہ دردناک موت کیسی ہوتی ہے"...... جولیا نے غرا
کر کہا۔

"پرنس اگر تم اجازت دو تو میں لارڈ اور اس کے ساتھیوں کو ان
کرسیوں پر باندھ دوں جہاں اس نے ہمیں جکڑ رکھا تھا"...... ڈینجر
مین نے عمران کی طرف دیکھ کر منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں اجازت کی کیا بات ہے۔ یہ جتنا ہمارا دشمن ہے اتنا

تمہارا بھی ہے۔ جو چاہے اس کے ساتھ سلوک کرو۔ یہ کسی بھی نرمی
اور رحم و رعایت کا مستحق نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو ڈینجر مین
کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا
اور خود تیزی سے لارڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اور اس کے
ساتھیوں نے لارڈ اور وہاں موجود اس کے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر
ان کرسیوں پر باندھنا شروع کر دیا جن پر لارڈ نے ان سب کو جکڑ
رکھا تھا۔

"ان سب کا قصہ تمام کر کے ہمیں پھر قلعے پر ہلہ بولنا ہو گا۔
ہم اندر ہی اندر سے قلعے کو تباہ کریں گے تاکہ لارڈ کے کسی ساتھی کو
ہم پر بلیک گن سے نشانہ بنانے کا موقع نہ مل سکے"۔ جولیا نے کہا
تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پرنس۔ لارڈ کو ٹھیک کرو۔ میں اسے اسی طرح تڑپ تڑپ کر
اور چیختے ہوئے ہلاک ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں جس طرح سے اس
نے میرے دو ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے"...... ڈینجر مین نے عمران
کے قریب آ کر ایک بار پھر اس سے منت کرتے ہوئے کہا تو
عمران نے ایک طویل سانس لے کر صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر اس کا
اشارہ سمجھ کر لارڈ ٹیموتھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لارڈ ٹیموتھی کی
گردن کی رگ پریس کی اور اس کا سانس روکا تو چند ہی لمحوں میں
وہ نارمل ہو گیا۔ اپنا جسم ٹھیک ہوتے ہی اس نے پاگلوں کی طرح
سے چیخنا شروع کر دیا۔

”مجھ پر ایسا ظلم مت کرو عمران۔ اسے کہو کہ یہ مجھے چھوڑ دے۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اور میری ایجنسی دوبارہ تمہارے ملک کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔ مجھے ایک بار آزاد کر دو میں تم سے یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں سمیت ڈینجر مین کو یہاں سے سلامت جانے دوں گا بلکہ تم جو کہو گے میں تمہاری ہر بات پر عمل بھی کروں گا“...... لارڈ ٹیموتھی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”یہ سب تم اگر ڈینجر مین کے دو ساتھیوں کو ہلاک کرنے سے پہلے کہتے تو شاید میں تمہاری بات سن لیتا لیکن نجانے کیا بات ہے کہ اب مجھے تمہاری آواز سنائی ہی نہیں دے رہی ہے“...... عمران نے کہا۔

”نن نن۔ نہیں نہیں۔ ایسا مت کرو۔ میری بات سنو۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ میں اپنی اس غلطی کا ہر طرح سے ازالہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ پر رحم کرو“...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

”ڈینجر مین یہ اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کے لئے تیار ہے“۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ڈینجر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اس کی غلطی کا ازالہ اس کی موت سے ہی ہو سکتا ہے اور اسی موت سے جس سے اس نے میرے دو ساتھیوں کو ہمکنار کیا تھا“۔

ڈینجر مین نے غرا کر کہا۔ اس نے لارڈ کا ریوالور پکڑ رکھا تھا اس سے پہلے کہ لارڈ مزید کچھ کہتا ڈینجر مین نے اس کے سر پر موجود تیزاب سے بھرے ہوئے گلوب پر فائر کر دیا۔ دھماکے کے ساتھ گلوب ٹوٹا اور اس میں موجود تیزاب لارڈ پر آ گرا۔ دوسرے لمحے کمرہ لارڈ کی انتہائی کرب ناک اور خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے سر اور جسم کی کھال تیزی سے جل رہی تھی اور دھواں نکل رہا تھا جس سے کمرے میں انسانی کھال جلنے کی تیز سرانڈ بھر گئی تھی۔ کچھ دیر تک لارڈ تڑپتا اور چیختا رہا پھر اس کی چیخیں آہستہ آہستہ دم توڑتی چلی گئیں اور کچھ ہی دیر میں اس کی پگھلی ہوئی لاش کرسی پر موم کی طرح بہہ رہی تھی۔

”اب سب یہاں سے نکلو اور لارڈ فورٹ کے ہر حصے میں پھیل جاؤ۔ ہم تہہ خانے میں ہیں۔ ہمارا سامان بھی یہیں کہیں ہو گا یا پھر ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی اسلحہ کے ڈپو مل جائے۔ پھر ہم بم اور ڈائنامائٹس لگا کر ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں“...... عمران نے کہا تو اس نے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب لارڈ فورٹ میں پھیل گئے اور انہوں نے لارڈ فورٹ کے ایک ایک حصے میں جا کر وہاں موجود افراد کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ قلعے میں موجود لارڈ فورس کو گمان بھی نہیں تھا کہ قلعے کے اندر سے ہی دشمن نکل کر ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔

انہیں دشمنوں کے سامنے زیادہ مزاحمت کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ ایک جگہ انہیں اسلحہ کے بڑا ذخیرہ بھی مل گیا جہاں ٹائم بم اور ڈائنامائٹس بھی تھے۔ انہوں نے تہہ خانے کے ہر حصے میں ڈائنامائٹس لگا کر ان کے ساتھ ٹائم بم فکسڈ کئے اور پھر وہ سب قلعے سے نکلتے چلے گئے۔ قلعے سے باہر جانے کے لئے انہوں نے باہر سے تمام راستے پہلے ہی کلیئر کرا لئے تھے۔

عمران کو ایک کمرے میں پرنسز مارگریٹ بھی مل گئی تھی جس کی حالت بے حد خراب تھی۔ لارڈ نے اسے ایک راڈز والی کرسی پر باندھ کر اسے نشے کے تیز انجکشن لگا رکھے تھے جن کی وجہ سے وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی۔ پرنسز مارگریٹ کی حالت دیکھ کر عمران کو اس پر بے حد افسوس ہو رہا تھا لیکن وہ بھی چونکہ پاکیشیا کی مجرمہ تھی اور اسی کی وجہ سے عامر جبران نے پاکیشیا سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا اس لئے عمران اسے بھی زندہ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ پرنسز مارگریٹ کو اسی حالت میں چھوڑ کر باہر آ گیا اور پھر جیپوں اور گاڑیوں کا قافلہ قلعے سے دور گیا تو قلعے کے تہہ خانے میں لگے ہوئے ٹائم بم پھٹنا شروع ہو گئے جن کے ساتھ ڈائنامائٹس لگے ہوئے تھے۔ ڈائنا مائٹس بلاسٹ ہوئے تو قلعے میں جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا اور قلعہ تنکوں کی طرح ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔

''کیا فائدہ ہوا اس ساری مہم جوئی کا۔ ہم یہاں جس مقصد کے لئے آئے تھے وہ تو پورا ہی نہیں ہوا ہے''...... عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ تم لارڈ سے باتیں کر رہے تھے ان باتوں سے ہمیں اس بات کا علم ہوا تھا کہ عامر جبران نے پاکیشیا کے سیکرٹ سنٹر سے جو ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا وہ اصلی نہیں تھا۔ کیا یہ سچ ہے''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چاروں ایک ہی کار میں عمران کے ساتھ موجود تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی سیٹوں پر کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا بیٹھے ہوئے تھے۔

''نہیں۔ عامر جبران نے سیکرٹ سنٹر سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا لیکن گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں وہ جو ڈائمنڈ ہارٹ لے گیا تھا وہ نقلی تھا''...... عمران نے کہا۔

''اگر سفارت خانے میں وہ نقلی ڈائمنڈ ہارٹ لے گیا تھا تو پھر اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کا کیا ہوا تھا اور وہ کہاں ہے''...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''عامر جبران نے اسے کہیں چھپا دیا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''کہاں''...... کیپٹن شکیل نے بھی حیران ہو کر کہا۔

''معلوم نہیں۔ اب پاکیشیا جا کر ہمیں یہ الگ سر درد اٹھانا پڑے گا کہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر عامر جبران نے پرنسز مارگریٹ کو نقلی ڈائمنڈ ہارٹ ہی دینا

تھا تو پھر اس نے سیکرٹ سنٹر سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ چوری ہی کیوں کیا تھا''...... تنویر نے کہا۔

''شاید اسے علم تھا کہ پرنسز مارگریٹ اس پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اسے پتہ چل سکتا ہے کہ سیکرٹ سنٹر سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ چوری بھی کیا گیا ہے یا نہیں۔ عامر جبران کو پرنسز مارگریٹ سے بے حد لگاؤ تھا وہ اس کی کسی بات سے انکار بھی نہیں کرنا چاہتا تھا اور پاکیشیا کے مفادات کو نقصان بھی نہیں پہنچانا چاہتا تھا اس لئے اس نے دکھاوے کے طور پر سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا اور وہاں سے نکل گیا۔ اس نے نقلی ڈائمنڈ ہارٹ پرنسز مارگریٹ کے کہنے پر گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں پہنچا دیا۔ اب اگر پرنسز مارگریٹ کو پتہ چل بھی جاتا کہ وہ نقلی ڈائمنڈ ہارٹ ہے تو عامر جبران اس سے صاف کہہ سکتا تھا کہ وہ سیکرٹ سنٹر سے یہی ڈائمنڈ ہارٹ لایا تھا وہ نقلی کیسے ہو گیا اس بات سے وہ آسانی سے انکار کر سکتا تھا اور پرنسز مارگریٹ بھی اس کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتی تھی لیکن یہ عامر جبران کی بدقسمتی تھی کہ اس نے جیسے ہی ڈائمنڈ ہارٹ پرنسز مارگریٹ کے کہنے پر سفارت خانے پہنچایا۔ سفارت خانے کے عملے نے اسے ہی ہلاک کر دیا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ پیار اندھا ہوتا ہے۔ کیوں جولیا واقعی ایسا ہی ہوتا ہے''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر وہ جینئس نہ ہو تو''...... جولیا نے کہا اور وہ اپنے

جواب پر خود ہی جھینپ سی گئی۔

''لیکن چیف نے کہا تھا کہ انہوں نے جو تحقیقات کرائی ہیں ان کے مطابق وہ سیکرٹ سنٹر سے نکل کر سیدھا گریٹ لینڈ کے سفارت خانے تک گیا تھا پھر اس نے راستے میں ڈائمنڈ ہارٹ کہاں چھپایا ہو گا''...... صفدر نے اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بات اب دوسرے رخ چلی گئی ہے۔

''یہ تو اب پاکیشیا جا کر مزید تحقیقات کرنے پر ہی پتہ چلے گا کہ راستے سے اصلی ڈائمنڈ ہارٹ گیا کہاں ہے اور اس کی جگہ نقلی ڈائمنڈ ہارٹ کہاں سے آ گیا تھا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے سیل فون جیب سے نکال لیا۔ لارڈ فورٹ میں تلاشی کے دوران انہیں اپنی تمام چیزیں واپس مل گئی تھیں۔

''ارے باپ رے۔ چیف کی کال ہے''...... عمران نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو اس میں بوکھلانے والی کون سی بات ہے۔ چیف ہے کوئی آدم خور جن تو نہیں جو تمہیں کھا جائے گا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''چیف سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب آدم خور جن بن جائے۔ مشن پورا ہونے کے بعد اسے جب مجھے چیک دینا پڑتا ہے تو اس

وقت وہ آدم خور جن سے کم نہیں ہوتا کہ چیک دینے کی بجائے وہ مجھے کھا ہی جائے“...... عمران نے کہا۔

”اچھا باتیں بعد میں کر لینا پہلے چیف سے تو بات کر لو“۔ جولیا نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

”مجھ میں تو ہمت نہیں ہے۔ چیف نے پوچھا کہ ڈائمنڈ ہارٹ کہاں ہے تو میں کیا جواب دوں گا“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ کہہ دینا اصلی ڈائمنڈ ہارٹ پاکیشیا میں ہی موجود ہے جسے ہم جا کر ڈھونڈ لیں گے“...... جولیا نے کہا۔

”وہ کہے گا کہ اگر گریٹ لینڈ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچا ہی نہیں تھا تو ہم یہاں کیا جھک مارنے کے لئے آئے تھے“...... عمران نے کہا۔

”ہمیں کیا پتہ تھا کہ یہاں نقلی ڈائمنڈ ہارٹ پہنچا ہے۔ ہونہہ۔ تم نہیں کر رہے بات تو لاؤ۔ مجھے دو فون۔ میں کرتی ہوں چیف سے بات“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران سے سیل فون جھپٹ لیا۔

”چیف سیل فون کے ٹرانسمیٹر سسٹم پر کال کر رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”دیکھ لیا ہے میں نے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا اور اس نے سیل فون کا ٹرانسمیٹر سسٹم آن کرنے والا بٹن پریس کر دیا۔

”یس چیف۔ جولیانا سپیکنگ۔ اوور“...... جولیا نے سپیکر آن

کرتے ہوئے کہا تاکہ اس کے ساتھی بھی اس کی اور چیف کی باتیں سن سکیں۔

”کہاں ہو تم سب اور تم نے ابھی تک رپورٹ کیوں نہیں دی کہ کیا کر رہے ہو۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”چیف ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ لارڈ ٹیموتھی اور اس کی گریٹ ایجنسی مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ اوور“...... جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم سب اب واپس آ جاؤ۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ ہم آج رات ہی واپسی کے لئے روانہ ہو جائیں گے لیکن چیف آپ کو ایک بات اور بھی بتانی ہے۔ اوور“...... جولیا نے کہا۔

”یہ کہ گریٹ ایجنسی کے پاس اصلی ڈائمنڈ ہارٹ نہیں پہنچا تھا۔ اوور“...... چیف نے کہا تو چیف کی بات سن کر وہ سب حیران رہ گئے۔

”یس چیف۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہاں اصلی ڈائمنڈ ہارٹ نہیں آیا تھا۔ اوور“...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہارے جانے کے بعد سر سلطان کو ایک کوریئر ملا تھا جس میں ایک پیکٹ میں اصلی ڈائمنڈ ہارٹ اور عامر جبران کی طرف سے اپنے جرم کی تفصیل لکھی ہوئی ملی تھی۔ اس نے تحریر کیا تھا کہ

اس نے اپنی محبت کی خاطر سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ ڈائمنڈ ہارٹ پاکیشیا کے لئے کس قدر اہمیت کا حامل ہے مگر وہ اپنی محبت کی خاطر ملک وقوم کا مفاد بھی داؤ پر نہیں لگانا چاہتا تھا اس لئے اس نے چوری بظاہر اپنی محبت کو دکھانے کے لئے کی تھی اور اس نے اپنی محبت کو نقلی ڈائمنڈ ہارٹ بھیجا ہے جبکہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ اس نے سر سلطان کو بھیج دیا ہے تاکہ اس کی محبت بھی مطمئن رہے اور پاکیشیا کو بھی کسی نقصان کا احتمال نہ ہو۔ اوور"...... چیف نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تھینک گاڈ کہ اصلی ڈائمنڈ ہارٹ مل گیا ہے ورنہ پاکیشیا پہنچ کر نجانے اس کی تلاش میں ہمیں کہاں کہاں کی خاک چھاننی پڑتی اور جب تک ساری خاک چھن نہ جاتی اور ڈائمنڈ ہارٹ مل نہ جاتا مجھے اس مشن کے معاوضے کے طور پر چیک بھی نہ ملتا۔ نہ چیک ملتا اور نہ میری شادی ہوتی"...... عمران نے طویل سانس لے کر اونچی آواز میں کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب مسکرا دیئے۔

"تمہارا یہ مشن بے سود رہا ہے عمران۔ تم جس مقصد کے لئے گریٹ لینڈ گئے تھے وہ پورا نہیں ہوا ہے اس لئے مجھ سے کسی چیک کے ملنے کی کوئی توقع نہ رکھو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ چیف کی بات سن کر اور رابطہ ختم ہوتے دیکھ کر وہ سب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے

جبکہ عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا تھا۔

"لو اسے کہتے ہیں کہ نہ ہم ادھر کے رہے اور نہ ادھر کے۔ ساری جدوجہد ہی بے کار گئی۔ اب پھر سے کسی نئے مشن کا انتظار کرو اور مشن پورا کر کے چیک ملنے کا بھی انتظار کرو۔ یہ انتظار تو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ ایک طرف چیک کا اور دوسری طرف برف کی شہزادی کے انکار کے پگھلنے کا۔ اور برف کی شہزادی مجھے جینیئس کہتی ہے۔ کیا میں واقعی جینیئس ہوں۔ کیوں جولیانا"۔ عمران نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"چیف سے چیک تو تمہیں مل جائے گا کیونکہ تم نے ڈائمنڈ ہارٹ کے دشمنوں کا صفایا کر دیا ہے اور ڈائمنڈ ہارٹ محفوظ ہو گیا ہے۔ اب رہی دوسری بات تو تم واقعی جینیئس ہو مگر ڈائمنڈ ہارٹ کی طرح جس کا دل دھڑکتا نہیں ہے۔ ہر احساس سے عاری ہے"...... جولیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور آنکھوں سے چھلکنے والے انمول موتیوں کو آنکھوں میں ہی جذب کرنے کے لئے ایک طرف بڑھ گئی۔

ختم شد

عمران اور کرنل فریدی کا انتہائی دلچسپ مشترکہ کارنامہ

ہاف فیس

سپریم نمبر

مصنف

ظہیر احمد

ہاف فیس ⁂ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی ایک بھیانک اور لرزہ خیز سازش۔

ہاف فیس ⁂ ایک ایسی سازش جس کے تحت پوری دنیا کے مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔

ریڈ کوبرا ⁂ ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک ایسی ایجنسی جس کا چیف بھی تھا اور گرانڈ ماسٹر بھی۔

ریڈ کوبرا ⁂ ایک ایسی ایجنسی جو انتہائی خفیہ انداز
میں پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمانوں کو ایک ساتھ
ہلاک کرنے کے بھیانک منصوبے پر کام کر رہی تھی۔

ریڈ کوبرا ⁂ جس کا چیف کرنل براؤن تھا لیکن گرانڈ ماسٹر کون تھا اس بات سے سب لاعلم تھے۔ کیوں ——؟

سیٹھ عاصم ⁂ قاسم کا باپ جس کے گھر میں ایک خونی کھیل کھیلا گیا تھا۔ وہ خونی کھیل کیا تھا ——؟

قاسم ⁂ جو اپنی کار میں ایک لاش لئے گھوم رہا تھا۔ وہ کس کی لاش تھی ——؟

کیپٹن شکیل ⁂ جس کے فلیٹ پر یاجوج آیا تھا۔ یاجوج کون تھا۔ کیا وہ کوئی فرشتہ تھا۔ یا ——؟

قاسم ⁂ جس کی کار سے ملنے والی لاش ماجوج کی تھی۔

کرنل فریدی ⁂ جسے یاجوج کی تلاش تھی اور عمران ماجوج کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ⁂ جسے آدھے چہرے والی ایک تصویر ملی تھی۔ وہ تصویر کس کی تھی۔؟

کرنل فریدی ⁂ جس کے پاس بھی ایک تصویر تھی لیکن وہ بھی آدھے چہرے کی تھی۔

وہ لمحہ ⁂ جب کرنل فریدی ایک سازش کا احوال بتانے عمران کے پاس پاکیشیا پہنچ گیا۔

وہ لمحہ ⁂ جب عمران نے بھی کرنل فریدی کو ایک سازش
کا حال بتایا اور دونوں بڑے سر جوڑ کر ایک ساتھ بیٹھ گئے۔

کرنل براؤن ⁂ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ہلاک کرنے کے لئے دو جزائر پر موت کے بھیانک جال پھیلا دیئے تھے۔

کرنل براؤن ⁂ جس نے عمران اور کرنل فریدی کو ان جزائر تک لانے کے لئے ایک گیم کھیلی تھی۔ وہ گیم کیا تھی ——؟

کیا ⁂ عمران اور کرنل فریدی، کرنل براؤن کی گیم سمجھ سکے۔ یا ——؟

وہ لمحہ ⁂ جب عمران اپنے چند ساتھیوں کو لے کر جزیرہ ہوان کی طرف روانہ ہو گیا اور کرنل فریدی اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ کرانڈ کی طرف چل پڑا۔

جزیرہ ہوان ⁂ جہاں ریڈ کوبرا کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ عمران اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھی تھی۔

جزیرہ کرانڈ ⁂ جہاں ریڈ کوبرا کا ٹاپ ایجنٹ کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا سامان سجائے بیٹھا تھا۔

موت کے جزائر ⁂ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے لئے قدم قدم پر موت نے پنجے پھیلائے ہوئے تھے۔

کیا ⁂ عمران اور کرنل فریدی موت کے پھیلے ہوئے ان پنجوں سے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچا سکے۔

سمندر کے گہرے پانیوں میں ہونے والی خوفناک جنگ

جزیرہ ہوان اور جزیرہ کرانڈ پر لڑائی کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا اور ہر طرف موت کے سیاہ بادل چھاتے چلے گئے۔

موت کے بادل کس پر چھائے تھے۔ پاکیشیا اور کافرستان کے مسلمان ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں کیسے ہلاک ہو سکتے تھے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سب سے بڑی اور انوکھی سازش جس کا احوال پڑھ کر آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔

کرنل فریدی اور عمران کے متوالوں کے لئے ایک ناقابل یقین اور انتہائی حیرت انگیز ناول جو آج تک صفحہ قرطاس پر نہ ابھرا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں تیز ایکشن کے متوالوں کے لئے ایک یادگار ناول

مکمل ناول

ہارڈ سیکشن

مصنف

ظہیر احمد

ہارڈ سیکشن ۔۔۔ ایک ایسا سیکشن ۔جس کے بارے میں سوائے ایک شخص کے کوئی نہیں جانتا تھا۔وہ شخص کون تھا ۔۔۔۔؟

ہارڈ سیکشن ۔۔۔ جو کافرستان یا اسرائیل میں ہوسکتا تھا۔مگر اس کے بارے میں عمران کچھ نہیں جانتا تھا۔

ہارڈ سیکشن ۔۔۔ جسے تباہ کرنے کے لئے عمران اپنی ٹیم لے کر کافرستان پہنچ گیا۔

ہارڈ سیکشن ۔۔۔ جہاں پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے ایک انتہائی طاقتور بلاسٹر گن بنائی جا رہی تھی لیکن عمران یہ نہیں جانتا تھا کہ بلاسٹر گن کافرستان میں بنائی جا رہی ہے یا اسرائیل میں۔

عمران ۔۔۔ جس نے اپنے طور پر ٹیم کے ساتھ کافرستان میں رسکی مشن پورا کرنے کی کوشش کی تھی ۔کیا اس کی کوشش درست تھی یا وہ واقعی کافرستان آ کر رسک لے رہا تھا۔

شاگل ۔۔۔ جسے چیف سیکرٹری کے سامنے بے حد ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

پاور گرل ۔۔۔ کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کی لیڈی چیف ۔جو شاگل سے انتہائی نفرت کرتی تھی ۔کیوں ۔۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب شاگل نے پاور گرل سے بدلہ لینے کے لئے ایک کلب میں اس کے لئے موت کا جال پھیلا دیا۔

وہ لمحہ ۔۔۔ جب پاور گرل نے شاگل کے موت کے جال کو کاٹ دیا اور اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔

عمران اور ناٹران ۔۔۔ جو ایک سرنگ میں سفر کر رہے تھے اور شاگل اور کرنل جے کشن سرنگ میں ان پر جان لیوا حملے کر رہے تھے اور جولیا اور اس کے ساتھی جن کا مقابلہ ملٹری انٹیلی جنس فورس سے تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی ۔۔۔ جو ہارڈ سیکشن کی تلاش کے لئے کافرستان پہنچ تو گئے لیکن انہیں قدم قدم پر شاگل کی فورس کا سامنا کرنا پڑا اور آخر کار شاگل کی فورس نے عمران کے ساتھ آنے والے اس کے تمام ساتھیوں کو یقینی طور پر ہلاک کرنے کا دعویٰ کر دیا۔کیا واقعی عمران کے ساتھی شاگل کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے۔یا ۔۔۔۔؟

عمران ۔۔۔ جس نے ناٹران کے ساتھ مل کر کافرستانی پرائم منسٹر کو اغوا کر لیا۔مگر کیسے ۔۔۔۔؟

عمران ۔۔۔ جس سے شاگل اور پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کرنل جے کشن نے پرائم منسٹر کو آزاد کرانے کی ہر ممکن کوشش کی ۔مگر ۔۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب جولیا اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑیوں میں موجود ایک عمارت کو تباہ کرنے پہنچ گئی ۔مگر ۔۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب جولیا اور اس کے ساتھیوں کو علم ہوا کہ انہوں نے انتہائی جدوجہد کے باوجود ایک نقلی عمارت تباہ کی ہے تو ان پر کیا بیتی ۔۔۔۔؟

پاور گرل ـــ جو موت بن کر اچانک جولیا اور صالحہ کے سامنے آ گئی۔
کیا ـــ عمران اصلی ہارڈ سیکشن تک پہنچ سکا جہاں پاکیشیا کی تباہی کے لئے بلاسٹر گن بنائی جا رہی تھی ـــ؟ کیا عمران کا یہ مشن واقعی رسکی مشن تھا۔ یا ـــ؟

ایک انتہائی تیز رفتار اور نان سٹاپ ایکشن سے مزین اس سال کا بہترین ناول۔

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ایکشن فل ناول۔

پاور ایکشن

مصنف
ظہیر احمد

عمران جو بلیک مشن کا بدلہ لینے کے لئے سیکرٹ سروس کے ممبروں کے ساتھ کافرستان پہنچ گیا۔
پنڈت نارائن کافرستانی سیکرٹ سروس کا نیا چیف جو انتہائی بے رحم، سفاک اور درندہ صفت انسان تھا۔
ناگری ایئر پورٹ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے استقبال کے لئے پنڈت نارائن نے پوری تیاریاں کر رکھی تھیں۔
ناگری ایئر پورٹ جہاں عمران نے ہر طرف انتہائی خوفناک تباہی پھیلا دی۔ کیسے؟
عمران جس نے پنڈت نارائن کو کافرستان میں پاور ایکشن کی دھمکی دے دی۔
وہ لمحہ ـــ جب تنویر اپنے ساتھیوں کے سامنے ہزاروں فٹ کی بلندی سے بغیر پیراشوٹ کے سنگلاخ چٹانوں پر گرتا چلا گیا۔ پھر کیا ہوا۔
وہ لمحہ ـــ جب ایک کھلے میدان میں تین گن شپ ہیلی کاپٹروں نے نہتے عمران پر بے دریغ فائرنگ کرنا شروع کر دی۔
⚜ انتہائی تیز رفتار ایکشن، بے پناہ اور اعصاب منجمد کر دینے والا سسپنس ⚜
⚜⚜⚜ لئے لمحہ بہ لمحہ کروٹیں بدلتا ہوا انتہائی حیرت انگیز ناول ⚜⚜⚜

عمران سیریز میں افریقہ کے جنگلوں پر لکھا گیا ایک پراسرار' خوفناک اور ایڈونچر ناول

ماورائی نمبر

مکمل ناول

مکاشو

مصنف
ظہیر احمد

شنکارہ == جسے جوزف نے چاندی کی بوتل میں قید کر دیا تھا مگر وہ چند ہی روز بعد آزاد ہوگئی۔ کیسے ——؟

شنکارہ == جس نے بوتل سے آزاد ہوتے ہی عمران اور جوزف سے انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا۔

شنکارہ == جس نے عمران کی زندگی حقیقتاً اجیرن کر دی تھی۔ وہ جس چیز کو کھانے کے لئے ہاتھ لگاتا وہ جل کر راکھ بن جاتی اور پانی بھاپ بن کر اڑ جاتا۔

عمران == جس نے شنکارہ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا عمران شنکارہ سے خوفزدہ ہوگیا تھا۔ یا ——؟

ساکالی == شنکارہ کی دست راست بدروح۔ جس نے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو ایک لمحے میں غائب کر کے افریقہ کے ایک خوفناک جزیرے پر پہنچا دیا۔

جوزف == جس نے شنکارہ کے لئے ایک بار پھر مکاشو بننے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں —؟

زاشال == کافرستان کا پراسرار صلاحیتوں کا مالک جو اس جزیرے پر پہنچ گیا جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے۔

زاشال == جس نے عمران کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے جنگل میں وائلڈ کمانڈوز کو بھیج دیا۔

وہ لمحات == جب جولیا اور اس کے ساتھی جزیرے کے جنگل میں جا کر اپنی زندگی کے بدترین حالات کا شکار ہوگئے۔

وہ لمحات == جب جولیا اور اس کے ساتھیوں کو آدم خور اور خونخوار درندوں اور وائلڈ کمانڈوز کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ لڑنا پڑی۔

وہ لمحات == جب عمران' جوزف' جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ شنکارہ بھی مجسم حالت میں ہوائی جہاز پر سفر کر رہی تھی۔

وہ لمحات == جب عمران اور اس کے ساتھیوں پر وائلڈ کمانڈوز اور وحشیوں کے ساتھ ساتھ ہر طرف سے خونخوار گدھوں نے حملہ کر دیا۔

وہ لمحات == جب جوزف نے شنکارہ کو اندھی' بہری اور گونگی بنا دیا۔ کیسے —؟

وہ لمحات == جب سردار زکاتا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی گردنیں کاٹ کر انہیں ہلاک کر دیا۔ کیا واقعی وہ ہلاک ہوگئے تھے۔ یا ——؟

کیا == عمران اور اس کے ساتھی پہاڑوں کے نیچے سینکڑوں سالوں سے دفن کاشارا کا جسم نکال سکے تھے۔ یا ——؟

کیا == شنکارہ' کاشارا کے جسم میں سما کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگئی۔ یا ——؟

== پراسرار علوم اور ماورائی سلسلے پر لکھی گئی ایک دلچسپ' حیرت انگیز ==
== اور خوفناک کہانی جو یقیناً آپ کے دل دہلا دے گی ==

افریقہ کے خوفناک جنگلوں پر لکھی گئی ایک ایسی پراسرار کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ مدتوں فراموش نہیں کر سکیں گے

پراسرار اور ماورائی ناولوں کے شیدائیوں کے لئے تحفۂ خاص

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

ریڈ ہاک ے اسرائیل کی طاقتور تنظیم کا سربراہ۔ جو بے حد شاطر، تیز طرار اور خوفناک ایجنٹ تھا۔

ریڈ ہاک ے جسے ہائی سکیورٹی کے لئے اسرائیلی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ نے اپنے پاس طلب کر لیا۔

ریڈ ہاک ے جو ذہین ایجنٹ بھی تھا، سائنسدان بھی اور مارشل آرٹس کا ماہر بھی۔

ریڈ ہاک ے جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ان کے تمام راستوں پر موت کے جال پھیلا دیئے۔

عمران اور اس کے ساتھی ے جو ریڈ ہاک سے ٹکرانے کے لئے ایک خوفناک صحرا میں داخل ہو گئے۔

ریڈ ہاک ے جسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی صحرا کے خوفناک اور کالے طوفان کا شکار ہو جائیں گے۔

عمران اور اس کے ساتھی ے اس صحرا کے کالے طوفان کا شکار ہو گئے اور وہ خوفناک طوفان میں تنکوں کی طرح بکھرتے چلے گئے۔

ریڈ ہاک ے جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے اسرائیل کی تمام ایجنسیوں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا۔

ریڈ ہاک ے جس کے تمام ساتھی موت کی علامت بن کر اسرائیل میں پھیل گئے تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کر سکیں۔

وہ لمحہ جب عمران اور ریڈ ہاک ایک دوسرے کے مقابل آ گئے اور پھر ——؟

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں پر بار بار موت جھپٹ رہی تھی اور ——؟

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی گروپ بنا کر بکھر گئے اور پھر ——؟

عمران اور اس کے ساتھی ے جنہیں اسرائیل میں ایک ساتھ کئی مشنز پر کام کرنا تھا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں داخل ہو سکے۔ یا ——؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشنز پر کام کر سکے
یا موت کے بھیانک پنجوں نے انہیں دبوچ لیا؟

بے پناہ ایکشن، مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ
بموں کے دھماکوں اور انوکھے واقعات کی کشمکش کا حال
ایک ایسا ناول جو آپ کے دلوں میں یادگار اور گہرے نقوش چھوڑ جائے گا

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران اور میجر پرمود پر لکھا گیا ایک ایکشن فل' حیرت انگیز اور اچھوتا ناول

سلور جوبلی نمبر

مکمل ناول

سلور پاور

مصنف

ظہیر احمد

سلور پاور ایک ایسی طاقت جس سے ایٹمی میزائلوں کی طاقت میں ہزاروں گنا اضافہ کیا جا سکتا تھا۔

سلور پاور جسے اسرائیل کے ایجنٹ لے اڑے تھے مگر ان کا طیارہ اوٹان میں گر کر تباہ ہو گیا۔

سلور پاور جسے اوٹان سے ساک لینڈ کے ایجنٹوں نے اڑا لیا۔

ساک لینڈ کراسٹی کا ملک۔ جہاں سلور پاور کی حفاظت کا انتہائی سخت اور فول پروف انتظام کیا گیا تھا۔

کرنل سکارنو کے جی بی تھری کا چیف۔ جس کے پاس ساک لینڈ میں میجر پرمود کی آمد کی حتمی اطلاع تھی۔

کرنل سکارنو جس نے میجر پرمود اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ساک لینڈ آنے سے روکنے کے لئے فول پروف انتظام کر رکھا تھا۔

میجر پرمود جو کرنل سکارنو کے سامنے موجود تھا۔ مگر ——؟

عمران جب اپنی ٹیم لے کر ساک لینڈ پہنچا تو ——؟

عمران اور میجر پرمود جن کا مشن سلور پاور کا حصول تھا۔

میجر پرمود جس نے عمران کو دوسری بار سامنے آنے پر خوفناک نتائج کی دھمکی دے دی۔

میجر پرمود جو سلور پاور کے حصول کے لئے کھل کر میدان میں آ گیا۔

"عمران اور میجر پرمود کا خوفناک اور بھیانک ٹکراؤ"

وہ لمحات جب عمران اور اس کے ساتھی میجر پرمود کی موجودگی میں اپنا مشن مکمل کرنا چاہتے تھے۔ مگر ——؟

وہ لمحات جب میجر پرمود کو کرنل سکارنو کے مسلسل حملوں سے جان بچانے کے لئے اپنی کار کو خوفناک دریا میں گرانا پڑا۔

وہ لمحات جب میجر پرمود پر کرنل سکارنو اور اس کی فورس بے پناہ اور خوفناک حملے کر رہی تھی۔

وہ لمحات جب عمران پر مارشل ہاسٹو موت بن کر جھپٹ رہا تھا اور اس کے ساتھی موت کے اس طوفان سے بھاگتے پھر رہے تھے۔

کراسٹی جس پر اسرائیلی ایجنٹوں نے خوفناک تشدد کرنے کے لئے اس کے گرد گھیرا تنگ کر دیا۔ اور ------

وہ لمحات جب عمران اور میجر پرمود کے ہاتھوں میں سلور پاور کا بریف کیس تھا وہ اور دونوں ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔

وہ لمحات جب اسرائیلی پرائم منسٹر نے کراسٹی کو ہلاک کر دیا تا کہ سلور پاور کا راز عمران تک نہ پہنچ سکے۔ کیا کراسٹی واقعی ہلاک ہو گئی۔ یا ——؟

ان قارئین کے لئے تحفہ خاص

جو عمران اور میجر پرمود کو ایک دوسرے کے مقابل دیکھنا چاہتے ہیں

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں برازیل کے جنگلوں پر لکھا گیا ایک خوفناک اور لرزا دینے والا ناول

ماورائی نمبر

مکمل ناول

اناتا

مصنف
ظہیر احمد

سلیمان جس نے عمران کو صبح جگانے کے لئے اس کے بیڈروم کا دروازہ کھولا تو اسے عمران کے بیڈروم کی ہر چیز کوئلہ بنی دکھائی دی۔

عمران جسے پراسرار اور ماورائی طاقتوں نے راتوں رات غائب کر دیا تھا۔

عمران جس نے خود کو ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں قید پایا اور جب اس کے سامنے بھیانک بدروحیں آئیں تو ——؟

عمران جس نے کوٹھڑی سے فرار ہونے کی کوشش کی تو اس پر خوفناک عذاب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

جوزف جس نے خواب میں عمران کو برازیل کے خوفناک جنگلوں میں بھٹکتے دیکھا تھا۔

جوزف جسے یقین تھا کہ اس کا باس عمران پراسرار قوتوں کی وجہ سے برازیل کے خوفناک جنگلوں میں پہنچ چکا ہے۔

جوزف جس نے سلیمان کو ساتھ لیا اور عمران کو برازیل کے جنگلوں میں موجود آدم خور قبائل سے بچانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

سلیمان جس کا انداز اور جس کا کردار لمحہ بہ لمحہ احمقانہ ہوتا جا رہا تھا اور جوزف اس سے زچ ہو گیا تھا۔ پھر کیا ہوا ——؟

کرکاش قبیلہ جو عمران کی بھینٹ اپنی دیوی اناتا کو دینا چاہتا تھا۔ کیوں ——؟

جوزف اور سلیمان جو عمران کو جنگلوں میں ہر جگہ تلاش کر رہے تھے۔ مگر؟

سردار جوزاکا جو عمران کو ہر قیمت پر اناتا دیوی کی بھینٹ چڑھانا چاہتا تھا۔

اناتا برازیل کے جنگلوں کی ایک پراسرار دیوی، جس کا سحر انسانوں کے ساتھ ساتھ جنگل کے ہر جانور اور چرند پرند پر بھی چلتا تھا۔

اناتا جس نے عمران سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور عمران بھی اس سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ کیا واقعی؟

وہ لمحہ جب جوزف اور سلیمان برازیل کے جنگلوں میں پہنچے تو ان کا استقبال ہر قدم پر موت نے کیا۔

وہ لمحہ جب عمران اور اناتا دیوی کی شادی ہو رہی تھی جبکہ سلیمان رقص کر رہا تھا جبکہ جوزف ڈھول پیٹ رہا تھا۔

وہ لمحہ جب عمران کو سردار جوزاکا کی جگہ لینے کے لئے تین خطرناک آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔

وہ لمحہ جب عمران کا مقابلہ سردار جوزاکا سے ہوا اور وہ دونوں ایک دوسرے پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے۔

برازیل کے جنگلوں پر لکھا گیا ایک ہوشربا اور انتہائی تحیر خیز ناول

انتہائی پراسرار، انتہائی حیرت انگیز اور دلوں کی دھڑکنیں روک دینے والا ایسا ناول جو اس سے پہلے صفحہ قرطاس پر کبھی نہیں ابھرا ہوگا

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

مادام کیٹ

مصنف ظہیر احمد

عمران جو ایک بار پھر اماں بی کے ہاتھوں جوتیاں کھانے ان کے پاس پہنچ گیا۔

عمران جس پر الزام تھا کہ وہ ٹیلی فون پر لڑکیوں کو بلیک میل کرتا ہے۔ کیا واقعی عمران ایسا تھا ———؟

سارہ نواب جس نے عمران کو ایک فرضی جرم میں تگنی کا ناچ نچانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیوں ———؟

سارہ نواب کون تھی اور وہ عمران سے کیا کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔

راڈل ایکریمیا کا ایک ٹاپ ایجنٹ جو سارہ نواب کے ساتھ تھا مگر سارہ نواب اس کی اصلیت سے بے خبر تھی۔

راڈل جو ایکریمی ایجنٹ ہونے کے باوجود گریٹ لینڈ کے لئے ڈی ہائٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیوں ———؟

ڈی ہائٹ ایک ایسی ایجاد جو سائنس کی دنیا میں انقلاب برپا کر سکتی تھی۔

ڈی ہائٹ جس کے حصول کیلئے کافرستان کی ایک نئی کیٹ ایجنسی بھی سرگرداں تھی۔ کیوں ———؟

کیٹ ایجنسی جس کی چیف مادام کیٹ انتہائی بے رحم، سفاک اور خوفناک قاتلہ تھی۔ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانا چاہتی تھی۔ مگر ———؟

ڈی ہائٹ جسے راڈل اس سائنسدان سمیت لے اڑا تھا جس نے ڈی ہائٹ ایجاد کیا تھا۔

ڈی ہائٹ جس کیلئے عمران راڈل کے پیچھے ایکریمیا جانے کے بجائے کافرستان کے ساندربن کے جنگلوں میں پہنچ گیا۔

ساندربن کے جنگلات جہاں کافرستان ایک بار پھر پاکیشیا کے خلاف ایک ہولناک منصوبہ تیار کر رہا تھا۔

ساندربن کے جنگلات جہاں ہر طرف کافرستانی آرمی کا راج تھا۔

ساندربن کے جنگلات جہاں مادام کیٹ نے اپنی ایجنسی کے ساتھ مل کر عمران کے لئے قدم قدم پر موت کا جال پھیلا دیا تھا۔

کیا عمران کا ساندربن کے جنگلوں میں جانے کا فیصلہ درست تھا؟
کیا سارہ نواب کی حقیقت عمران پر کھل سکی کہ وہ اصل میں کون تھی؟
کیا سارہ نواب راڈل سے انتقام لے سکی؟

ایک ایسا خصوصی ناول جس کا تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح آپ کا دل موہ لے گا

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.c

عمران سیریز میں انتہائی تہلکہ خیز ناول

مکمل ناول

ریڈ سٹون

مصنف ظہیر احمد

ریڈ سٹون ایک ایسا شہاب ثاقب جو پاکیشیا میں گر رہا تھا اور اس کی کسی کو خبر نہ تھی۔ کیوں ——؟

ریڈ سٹون جو اتنا بڑا تھا کہ اس کی وجہ سے پاکیشیا میں خوفناک تباہی آ سکتی تھی۔

ریڈ سٹون جسے کافرستان کے ایک ماہر فلکیات نے پاکیشیا میں گرتے دیکھ لیا۔

ریڈ سٹون جس کا ٹکڑا کاٹ کر جب اس کو چیک کیا گیا تو بے شمار افراد جل کر ہلاک ہو گئے۔ کیوں ——؟

ڈاکٹر استھانا کافرستان کا ماہر ارضیات جو اس ریڈ سٹون کو خود حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیوں ——؟

ڈاکٹر استھانا جس نے ریڈ سٹون کے حصول کے لئے دو سینڈیکیٹ پاکیشیا بھیج دیئے اور وہ سینڈیکیٹ ریڈ سٹون کو کاٹ کاٹ کر کافرستان سمگل کرنا شروع ہو گئے۔

گروپرساد کافرستان کے گولڈن پرل سینڈیکیٹ کا باس جو ریڈ سٹون کی اصل حقیقت جان گیا تھا۔

گروپرساد جس نے کافرستان اور ڈاکٹر استھانا سے غداری کرتے ہوئے ریڈ سٹون پر قبضہ کر کے اسے ایکریمیا کے ہاتھوں فروخت کرنے کا پروگرام بنا لیا۔

گروپرساد جس کی تلاش میں پاکیشیا سیکرٹ سروس موت کے منہ میں پہنچ گئی۔

صفدر جس نے اس کوٹھی کو خوفناک دھماکے سے تنکوں کی طرح اڑتے دیکھا جس میں جولیا، کیپٹن شکیل، چوہان اور تنویر بے ہوش پڑے تھے —— کیا جولیا، کیپٹن شکیل، چوہان اور تنویر واقعی ہلاک ہو گئے تھے ——؟

عمران جس کے ہاتھوں گروپرساد چکنی مچھلی کی طرح بار بار پھسل رہا تھا۔

عمران جو گروپرساد کو پکڑنے میں ناکام رہا تھا۔ کیوں ——؟

ریڈ سٹون جو تیزی سے ٹکڑوں میں تبدیل کیا جا رہا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سپاٹ تک پہنچنا مشکل ہو رہا تھا جہاں ریڈ سٹون موجود تھا۔

کیا گروپرساد ریڈ سٹون اپنے قبضے میں کرنے میں کامیاب ہو گیا ——؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی ریڈ سٹون جیسے عظیم سرمائے کو پاکیشیا کے لئے بچانے میں کامیاب ہو سکے۔ یا ——؟
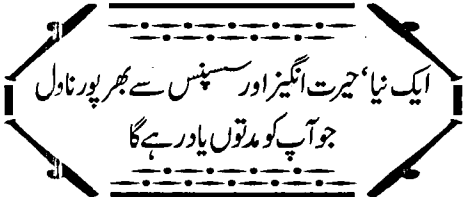
ایک نیا، حیرت انگیز اور سسپنس سے بھرپور ناول
جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز کی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دینے والا ناول

مکمل ناول

ایکسٹو کا راز

ایک ایسا ناول

جس میں جولیا سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران
کے سامنے عمران کے ایکسٹو ہونے کا راز کھلتا ہے۔

ایک ایسا ناول

جس میں عمران کو آخر کار سب کے سامنے
اپنے ایکسٹو ہونے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ایک ایسا ناول

جس میں عمران کو بطور ایکسٹو، ایکسٹو کا راز کھلنے پر
سیکرٹ سروس کو موت کی سزا دینے کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔

کیا عمران بطور ایکسٹو سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

انتہائی تیز رفتار ایکشن اور سسپنس سے بھرپور منفرد انداز کا ناول
بہت جلد آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ مصنف: ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
lob 333-6106573
336-3644440
336-3644441
h 061-4018666
.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com